

دوست دوست

الکھتر عید



[urdunovelsghar.pk](http://urdunovelsghar.pk)

## وحشتِ عشق از واجبہ فاطمہ مکمل ناول

پوری یونی انھیں بیڈ بوائے کے نام سے جانتی تھی  
یا پھر تمھری دیولز

اتنی ہی ریپوٹیشن خراب تھی ان کی

...امیر ترین اربوں کے مالک ماں باپ کی بگڑی اولاد.. اوپر سے تینوں شیطان سگے بھائی  
وہ کونسی برائی تھی جو ان میں موجود نہیں تھی

ان کی ٹی شرٹس پر بھی اکثر یہی لوگو ہوتا تھا

If you're Bad than I'm your Dad

..... شاہ ویر سلطان... سب سے بڑا، برائیوں میں بھی سب سے آگے  
ظالم، اذیت پسند، چیخیں سن کر سکون حاصل کرنے والا، معمولی غلطی پر نوکروں کی  
چمڑی ادھیڑ دینے والا

شاہ میر سلطان، بدتمیز منہ زور، ضدی ہٹ دھرم۔ اور فیورٹ مشغلہ لڑکیوں سے دوستی  
کرنا اور ٹشو پیپر کی طرح یوز کر کے پھینک دینا

شاہ زر سلطان... مغرور، گھمنڈی۔ سب سے بڑھ کر بے حس.. دنیا کی جو چیز پسند آ  
جائے اسے ہر قیمت ہر حال میں حاصل کرنے والا۔ سب سے چھوٹا پر سب کا باپ

تینوں اپنے سٹائل سے اپنی اپنی زندگی جی رہے تھے اس بات سے بے خبر  
کے ان کی زندگیوں میں عشق دیمک کی طرح آئے گا  
ان کی کمر توڑنے  
انہیں جھکانے  
ان کا غرور خاک میں ملانے  
ان کو تباہ برباد کرنے





..ویر اپنے آفس کے سٹاف پر دھاڑ رہا تھا

تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی.. شاہ میر سلطان کو پیسے پینے سے انکار کرنے کی.. زرا مجھے  
بھی تو پتہ چلے

.....سس... سر انکار نہیں کیا تھا

میرے میٹنگ سے باہر آنے تک ویٹ کرنے کا بھی کیوں کہا..... ہاؤ ڈیئر یو ایڈیٹس

سس... سر وہ دد.... دس لاکھ مانگ رہے.. تمھے.. مینجر پھر گھگھیا گیا.. شاہ ویر سلطان  
.. کے سامنے تو بڑے بڑوں کی بولتی بند ہو جاتی تھی وہ تو پھر بیچارہ مسکین سا مینجر تھا

ہاں تو تمہارے باپ کے مال میں سے تو نہیں مانگ رہا تھا ناں.. دس کروڑ مانگتا پھر میرا ویٹ کرتے... اب دفع ہو جاؤ جا کر خود اسے چیک دے کر معافی مانگ کر آؤ.... ناراض ہو کر مری والے فارم ہاؤس گیا ہوگا.. ویر نے دانت پیسے

میجر اپنے کیبن تک جانے لگا کہ پھر ویر سلطان کی دھاڑ پر ٹانگیں کانپیں

...گیٹ لاسٹ رائٹ ناؤ

وہ کھولتے دماغ اور دہکتی کنپٹیوں سمیت اپنے شاندار آفس داخل ہوا اور چئیر پر بیٹھ کر کنپٹیاں سہلانے لگا

.....کانوں میں پھر جانی پہچانی آوازیں گونجیں

...دور کہیں بچپن میں گیا

شاہ میر اور شاہ زر سائیکل سے کھیلتے ہوئے گر گئے تھے  
وہ بھی پاس ہی فٹبال سے کھیل رہا تھا  
.. جب زیب کی آواز کانوں میں گونجی۔

ویر یہ کیا طریقہ ہے.. دیکھو تمہارے دونوں بھائی سائیکل سے گر گئے ہیں۔ انہیں کتنی  
انجریز ہوئی ہیں.. تم ایسے کیسے،!؟ میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے ان کا خیال رکھا کرو۔ اور  
.. تمہیں ہی ان کا خیال رکھنا ہے.. ہر حال میں

میں چاہے ہوں تمہارے پاس یا پھر نہیں... اور تمہیں پتہ بھی ہے کہ بورڈنگ جاؤ گے تو تم سب سے بڑے بھائی ہو.... ہم سے دور رہو گے تینوں..... تو وہاں چھوٹوں کا خیال کون کرے گا

اوکے.... زیب... وہ گہرا مسکرایا اور گال کا خوبصورت ڈمپل واضح ہوا... یہ ڈمپل تینوں بھائیوں نے ہی اپنی ماں سے چرایا تھا

میں پراس کرتا ہوں کہ ان گدھوں کا خیال رکھوں گا... خود سے بھی زیادہ... وہ کہتا ..ہنستا چلا گیا.... جب ارجی بھی ان کے قریب آئی

زب بھی ہنسنے لگی



وہ تینوں ان کے پاس آئے جو سائیکل سے گر کر اب روتے بسورتے ابھی سلطان  
میشن کے طویل و عریض لان کی زمین پر ہی گرے ہوئے تھے

ویر نے سمیع کو آواز دی وہ بھاگ کر فرسٹ ایڈ باکس لایا

...ویر نے ان کی انجریز پر سینٹائزر لگایا..... زیب نے آئمنٹ لگائی

اب وہ تینوں بھائی زیب اور ارجی کے ساتھ لان میں کھیل رہے تھے.. اور ان کی  
..... کھلکھلاہٹیں پورے سلطان میشن میں گونج رہیں تھیں

جب اچانک یہ کھلکھلاہٹیں دلدوز چیخوں اور ماتم میں بدلیں تھیں

....ویر نے جھٹ وحشت سے بھرپور سرخ آنکھیں کھولیں تھیں

یہ تو بارہ سال پرانی بات تھی... اب تو اس کا وہ خوبصورت ڈمپل کہیں کھو سا گیا تھا کیونکہ آج تک کبھی کسی نے شاہ ویر سلطان کو ہنستے کیا مسکراتے ہوئے دیکھا ہی نہیں تھا.. نایونی میں نا اب جب وہ دو سال سے حاتم سلطان کے ساتھ مل کر سلطان... انڈسٹریز کو آسمان کی بلندیوں تک لے گیا تھا

.ویر سیدھا ہوا... فون ملایا.. سمیع نے فوراً اٹینڈ کیا

..... سمیع کچھ پتہ چلا

نہیں سر... مگر.... اگر وہ پاتال میں بھی چھپ کر بیٹھا ہوا تو میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا...  
...اور اس کی پوری نسل تباہ کردوں گا



تم بس پتہ لگاؤ.. اس کا اور اس کی نسل کا کیا کرنا ہے وہ بس مجھ پر چھوڑ دو... ویر کا  
سر سراتا لہجہ

کوئی بھی کمزور دل کا انسان ہوتا تو اس کی روح کانپ جاتی... مگر سامنے سمیع تھا..... جو  
..... ویر کی وحشتوں سے باخبر تھا



.... وہ صوفے پر بیٹھا.. بیل گم چباتا... پاؤں ٹیبل پر رکھے جھلا رہا تھا  
عجیب اول جلول سا حلیہ تھا.. برنڈ گھٹنوں سے پھٹی جینز کی بلو پینٹ... وائٹ ٹی  
شرٹ میں ابھرتا چوڑا کسرتی جسم

اور بالوں کی ایک انچ لمبی پونی بنائے بے نیاز سا لاؤنج میں بیٹھا تھا۔ اس حلیے کے باوجود بے تحاشا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ کچھ بیل چباتے قاتل سا ڈسپل بار بار گال پر ابھر کر معدوم ہو جاتا۔ دو لڑکے دوست اور تین لڑکیاں جو پاس ہی بیٹھیں تھے معنی خیز سا مسکرا رہے تھے۔

اس کے بالکل سامنے مینجر چیک ہاتھ میں لئے سر جھکائے کھڑا تھا اور ابھی ابھی معافی مانگ کر ہٹا تھا۔

اسے شاہ میر سلطان سے معافی مانگنے اور چیک پنے اسلام آباد سے مری آنا پڑا تھا۔ وہ ..... بھی میر سلطان کے پہنچنے سے پانچ منٹ کے اندر اندر

مگر شاہ میر سلطان کی بے نیازی تھی کہ کم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی

سر پلیر... مجھ سے مسٹیک ہو گئی... آئندہ

آئندہ یقیناً تمہیں مجھ سے الجھنے سے پہلے اپنی یہ انسلٹ ہزار مرتبہ یاد آئے گی... ناؤ کیپ  
..اٹ آن ٹیبل..... اینڈ گیٹ لاسٹ

.... مینجر کو اپنی خلاصی ہوتی نظر آئی تو چیک ٹیبل پر رکھا اور وہاں سے تیر ہوا

زین نے چیک اٹھا کر میر کو تھمایا... اس نے طنزیہ سی مسکان کے ساتھ باہر دروازے  
کی جانب دیکھا اور چیک پاکٹ میں ڈال لیا

..... دل میں ویر سے کہا..... لویو ویر برو

بھی MBA میر..... تم بزنس کب جوائن کر رہے ہو برو کے ساتھ.. اب تو لندن سے  
.. کر آئے.... زین نے پوچھا

میں تو کہہ رہا ہوں جوائن کروں ... پر ویر نے کہا ہے ابھی کچھ عرصے لائف انجوائے  
کرو... ساری لائف پڑی ہے ان جھنجھنٹوں کے لئے.... میر نے بے نیازی سے کندھے  
اچکا کر کہا

.. سب کو دے... زین نے کہا تو میر ہنس دیا Big B اووو... خدا ایسا

... ہاں واقعی یہ تو ہے



Ok.. Let it go .. And start the party.....



شاہ زر.... واٹ اس دس یار... دانش چلایا

واٹ.... اب میں نے کیا کیا؟ شاہ زر لا پرواہی سے بولا

یار میں نے ردا والی بات تمہیں بتائی تھی کہ وہ مجھ میں انٹرسٹڈ ہے اور تم نے پوری یونی کو بتادی.. اسے اتنی انسلٹ فیل ہوئی وہ اب یونی بھی نہیں آرہی



ہاں تو کیا... ویسے تو بڑی حاجن بنتی ہے۔ یہ بڑے بڑے لیکچر.. تم میں انٹرسٹ لینے سے پہلے سوچتی.. اب کیوں انسلٹ فیل ہوئی۔ ویسے بھی ان انگریزوں کے بیچ اسے کیا انسلٹ... فیل ہونی ہے

کے لئے اس یونی میں تھا اور آکا آپی کے MBA وہ لندن میں اپنے بھائیوں کی طرح پاس رہتا تھا

یار تم کیوں اتنے بے حس ہو... تمہیں کسی کو بھی ہرٹ کرتے کسی کے اموشنز کے.... ساتھ کھیلتے زرا بھی احساس نہیں ہوتا

No.....

شاہ زر بھی ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ تھا.. آرام سے بولا

تو میں دعا کروں گا کہ تمہاری لائف میں کچھ ایسا ہو کہ.. تمہارے اندر فیلنگز اور اموشنز آ.. جائیں... وہ بھی بے تحاشا.... تاکہ تمہیں دوسروں کی فیلنگز اور اموشنز کا احساس ہو

اور وہ دن کبھی نہیں آئے گا... وہ پھر لاپرواہ سا بولا.. میں نے دنیا میں جو چاہا اسے پایا.. اسی لئے میرا نہیں خیال کہ میری لائف میں کسی چیز کی کمی ہے. یا کسی ایسی چیز کی خواہش ہو جو میری دسترس میں نا ہو... اسی لئے ہی شاید میرے دل میں کسی بھی چیز کے لئے فیلنگز ہی نہیں ہیں

وہ بڑے اطمینان سے دانش کو اپنی بے حسی کی داستان سنا رہا تھا

..دانش پاؤں پٹختا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

وہ ہینڈ سم گہرا سا مسکرایا... اور اس کا ڈمپل دیکھ کر کئی مغربی دل اس کے قدموں میں  
 کا بورڈ لگا دیکھ کر کسی No Lift گرے آکر... مگر اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح  
 میں اس کے قریب آنے کی ہمت نہیں تھی



پریمہا..... پری... بابا نے صحن میں داخل ہو کر آوازیں دیں

..جی بابا..... بولیں وہ کچن میں مصروف سے انداز میں روٹی بناتی بولی

..... وہ کچن میں ہی چلے آئے

ادھر اڈ.... بابا نے اسے بازو سے پکڑ کر کچن سے باہر نکالا

....وہ ارے ارے کہتی رہی مگر... انھوں نے چولہا بھی بند کر دیا

سیلری ملی آج..... جو میری گڑیا نے ضروری چیزیں لینی تمھیں... مارکیٹ جا کر وہ لے کر آتے ہیں.. اسی لئے جلدی اگیا میں... اب چلو

مگر بابا

کوئی اگر مگر نہیں... چلو میں نے تمھاری ماں کو بتا دیا ہے ہم جا رہے ہیں.. چلو سکارف وغیرہ لے کر آؤ

اس نے سادہ سے فیروزی سوٹ پر اچھے سے سکارف سے خود کو ڈھانپا اور حجاب لیا.. دودھیا رنگت.. نرم و نازک وجود، تیکھے نقوش.. پر نور چہرہ اور بھوری غزالی آنکھیں اس کی تو ماں اسے نظر بھر کر نہیں دیکھتی تھی کہ کہیں اس کی گڑیا کو نظر نا لگ جائے



وہ گھر سے نکلے

.. بڑے سے شاپنگ مال کے سامنے حافظ سعید نے موٹر سائیکل روکی

.. بابا یہ... وہ حیران ہوئی... اتنے مہنگے شاپنگ مال میں ان کا کیا کام

وہ جو تم نے مجھے کتاب بولی تھی وہ یہیں سے ملے گی.. میں نے پتہ کیا تھا.. اسی لئے پہلے

... میری گڑیا کی بک پھر کوئی اور چیز

... اوکے... وہ بے تحاشا خوش ہوئی... دونوں اندر کی جانب بڑھے





آج شاہ ویر اپنی ضروری چیزیں لینے مال آیا تھا.... سمیع سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتا تھا

اسی لئے اب بھی ساتھ تھا

.... وہ اپنے لئے برانڈڈ واچ سلیکٹ کر رہا تھا

.. جب گلاس کے اس پار نظر اٹھی.... اور پلٹنا بھول گئی

وہ فیروزی سوٹ میں آسمان سے اتری کوئی پاکیزہ آسمانی مخلوق ہی لگ رہی تھی.. ایک .. بزرگ سے ساتھ تھے

شاہ ویر کی نظریں اس پر سے ہٹ نہیں رہیں تھیں

وہ بڑی محو سی کتابیں دیکھنے میں مگن تھی

یوں لگتا تھا کہ فیری ٹیلز سے نکل کر کوئی فیری کتابوں میں اپنے پرنس کو ڈھونڈ رہی ہو۔

وہ ہمیشہ سے کسی ایسے چہرے ہی کی تو تلاش میں تھا۔

بارہا اس کا اظہار خیال اپنے بیسٹ فرینڈ ساحر سے کر چکا تھا جب ساحر اس کی تنہا اجاڑ زندگی کو دیکھ کر فکر مند ہوتا اور اسے شادی کرنے کا کہتا ویر یہی کہتا کہ جس دن اسے کوئی ایسی مل گئی جسے پہلی نظر میں دیکھ کر وہ دوبارہ اس سے نظر نہ ہٹا پائے۔ جسے پہلی نظر میں دیکھ کر اسے ایسا لگے کہ وہ صرف شاہ ویر سلطان کے لئے ہے۔ شاہ ویر سلطان کے لئے بنائی گئی ہے۔ تو وہ بالکل دیر نہیں لگائے گا اسے اپنا بنانے میں

شاہ ویر کے دل کی دنیا تمہ و بالا ہو رہی تھی

یوں لگتا تھا جیسے برسوں کے بھڑکتے سلگتے دل پر ٹھنڈے اوس کے چھینٹے پھینکے گئے تھے

.. جیسے کسی بیمار کو بے وجہ قرار آیا ہو

.. جیسے تپتے صحراؤں میں بادِ نسیم چلی ہو

سمیع نے اپنے مالک کی کسی ایک جگہ محویت نوٹ کی تو بڑی حیرت سے اس کی نظروں کے تعاقب میں گلاس کے پار دیکھا.. ایک نظر دیکھ کر فوراً نظر ہٹائی

دل میں شکر ادا کیا.. کیونکہ اپنے مالک کی چھبیس سالہ زندگی میں وہ پہلی مرتبہ اسے کسی لڑکی کو گھورتے دیکھ رہا تھا.. نہیں تو.. ویر تو اسے انسان لگتا ہی نہیں تھا.. کوئی مشین یا پھر انتقام کا بھڑکتا آگ کا گولہ

..... سمیع... ویر نے پکارا

جی سر..... حکم

...وہ سامنے لڑکی دیکھ رہے ہو... فیروزی سوٹ میں... شاید اپنے بابا کے ساتھ ہے

..... جی سر دیکھ لی

ہممم۔ مجھے اپنے آفس پہنچنے سے پہلے اس کی ڈیٹیلز اپنے ٹیبل پر چاہئیں.... سمجھ رہے ہو

ناں۔



....جی سر ہو جائے گا

اب شاہ ویر ہر کام چھوڑ کر اطمینان سے اپنی جیکٹ میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھنے میں  
...مصرف تھا

باجی اس کتاب کا سٹاک تو ختم ہو گیا یہاں سے بھی... وہ شارٹ ہوئی ہے کتاب.. مگر  
ہمارے پاس اور موجود ہے سٹاک.. آپ کل دس بجے دوبارہ آجانا لینے. دکاندار نے کہا

پرمیہا کے چہرے پر سخت مایوسی چھائی... اور اس چہرے کی یہ مایوسی کسی سے چھپی نا  
...رہی بلکہ اسے بے چین کر گئی

...بابا اب کیا کریں... وہ روہانسی ہوئی

کوئی بات نہیں بیٹا... جہاں اتنے دن صبر کیا.. وہاں ایک دن اور سہی... کل سنڈے ہے  
...ویسے بھی میں تمہیں دس بجے ہی لے آؤں گا

.....اوکے بابا چلیں پھر

...وہ بابا کے ساتھ وہاں سے نکلتی چلی گئی

شاہ ویر سلطان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔ وہ مبہم سا مسکرایا... اور سمیع  
نے بے حد حیرت سے برسوں بعد اس کا وہ ڈسپل دیکھا جو بچپن کہ ویر کے ساتھ کہیں  
بکھو سا گیا تھا

سمیع فوراً ان کے پیچھے باہر کی جانب لپکا

ان کے جانے کے بعد وہ کتابوں کی شاپ پر آیا۔۔۔ اور بھلا شاہ ویر سلطان کو وہاں کون نہیں جانتا تھا

جی سر حکم وہ لپک کر اس کے استقبال کو باہر آیا

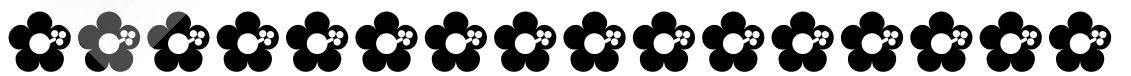
ابھی وہ میڈم کیا خریدنا چاہتی تھیں۔۔۔ اس کی شاپ پر صرف وہی تھی تو دکاندار سمجھ گیا کہ ویر کس کی بات کر رہا ہے

وہ۔۔ سر وہ ایک بک لینے آئی تھیں۔۔۔ جو کے شارٹ ہے۔۔ ہمارے پاس سٹاک موجود ہے۔۔ مگر وہ کل کو ملے گی۔۔۔ ان کو بول دیا ہے کہ کل دس بجے آکر لے جائیں

ہممم گڈ... یہ میرا کریڈٹ کارڈ ہے.. پورے سٹاک کی قیمت لے لو... اس کے آنے سے پہلے سٹاک کی ایک بھی بک نہیں نکلی چلی ہے.. اس کے جانے کے بعد چاہے باقی سیل کر دینا..... وہ لاپرواہی سے بولا

دکاندار کی بے تحاشا حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں  
مگر شاہ ویر سے سوال جواب کا مطلب اپنی شامت بلانا تھا اس لئے خاموشی سے کیرڈٹ  
کارڈ تھام لیا

میڈم تو کچھ زیادہ ہی قسمت والی ہیں جو شاہ ویر سلطان مہربان ہوا ہے  
.... دکاندار نے دل میں سوچا





وہ اپنے آفس میں پہنچا تھا

اور اب بے چینی سے سمیع کا انتظار تھا

...ایک گھنٹے بعد ہی وہ ایک فائل ہاتھ میں تھامے اجازت لے کر ویر کے آفس داخل ہوا

..... فائل ٹیبل پر رکھی

ویر نے ایک نظر فائل کو دیکھا اور پھر سمیع کو

مجھے تمہارے منہ سے سن کر زیادہ اچھالگے گا سمیع تمہاری ہونے والی میم کے بارے  
.. میں

....نام پریمہ سعید..... والد کا نام حافظ سعید اور والدہ کا نام ربیعہ بیگم

ادھر سے جو گرلز کالج ہے اس سے آگے ایک چھوٹی مگر صاف ستھری بستی ہے.. وہاں  
بہ تین کمروں کا ایک گھر ہے

ایڈرس بھی لے آیا ہوں

..کے تھرد سمسٹر میں ہیں Bsc .. میم اکلوتی ہیں.. بابا سرکاری آفس میں کلرک ہیں

.... ہممم گڈ... اور کوئی خاص بات

نہیں سر... کافی مزہبی گھرانہ ہے حافظ صاحب شام کو بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں...  
محله میں سب بہت عزت کرتے ہیں... کہنے کا مطلب یہ کہ میم کی تربیت اور اخلاق و  
..کردار بھی بہت بلند ہے

ویر نے سکون سے آنکھیں موندی... دل میں شبہ دوبارہ ابھری اور یہ تو اس کے  
چہرے کے نور سے ہی لگتا تھا کہ وہ کتنی پاکیزہ ہوگی

(برائیوں کی دلدل میں دھنسے ویر کو ایک پاکیزہ ہمسفر کی تلاش تھی... مضحکہ خیز)

پھر کچھ یاد آنے پر بے چین سا ہو کر آنکھیں کھولیں

... سمیع کہیں رشتہ وغیرہ

.. نہیں سر..... اب تک نہیں ہوا کہیں پر

... اسے پھر سکون آیا

سر ایک اور خبر ہے... مگر اس خوشی کے موقع پر میں بتا کر آپ کا موڈ ہرگز خراب نہیں کرنا چاہتا.. برسوں بعد سمیع اس کے چہرے پر سکون محسوس کر کے خبر چسنے میں ہچکچایا

...ویر کے چہرے کے تاثرات فوراً خطرناک حد تک سنجیدہ ہوئے

اگر تو خبر اس سور حیدر نواب کے بارے میں ہے تو فوراً بتا دو سمیع کیوں کہ میں اس کے خاندان کی تباہی اور بربادی کے صف ماتم پر ہی اپنی شادی اور خوشیوں کے.. شادیانے سجاؤں گا



... اس کی آنکھوں میں پھر خون اتر

وہ سر ایک خاص ذبیحے سے پتہ چلا کہ اس کے ملتان میں ہونے کے چانسز ہیں..... بس  
.. خود جا کر کنفرم کرنا ہے

تو کرو..... جاؤ..... کل روانہ ہو جانا... کنفرم ہو گیا تو مجھے فوراً انفارم کرنا.. میں جلد از جلد  
اپنے دل میں لگی اس آگ کو ٹھنڈا کرنا چاہتا ہوں... اس کے بعد ہی پریمہ سے رشتہ  
... جوڑوں گا.. ہر درد سے ہر تکلیف سے نکل کر

..... اوکے سر

.. وہ کہتا چلا گیا... ویر کی آنکھیں پھر لہو رنگ ہوئیں



وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو روپ سلطان اور حاتم سلطان چائے پیتے ہوئے کسی بات کو  
ڈسکس کر رہے تھے

اسے آتے دیکھ کر روپ کے چہرے پر مہربان سی مسکان نے احاطہ کیا

وہ آکر ان کی گود میں سر رکھے صوفے پر ہی لیٹ گیا

..کیا بات ہے میرا بچہ.. آج کچھ زیادہ ہی تھک گیا ہے

..تھکنا تو تھا ہی مام..... آپ کی بہو کو جو ڈھونڈ کر آ رہا ہوں

...کیا سچ... روپ کو بے تحاشا خوشی ہوئی.. حاتم بھی سیدھے ہوئے

سچ میں برخوردار... کس کی قسمت پھوٹی ہے... حاتم نے چھیڑا... ویر نے ناراض سا ہو کر حاتم کو دیکھا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے

.....ڈیڈ پلینز

اور یہ اتنی خوشی کی خبر تم ہمیں منہ لٹکا کر سنارہے ہو... یار اب تو اپنا ڈمپل دکھا دو.. جسے دیکھنے کو ہم برسوں سے ترس رہے ہیں

ان کی بات پر ویر نے روپ کے آنچل سے اپنا چہرہ کور کر لیا جس کا مطلب یہ تھا کہ  
.. اس کا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

... روپ نے اپنا دوپٹہ کھینچا

اچھا بتاؤ تو سہی کون ہے... کہاں ہے.. ہم آج ہی رشتہ لے کر چلتے ہیں

ابھی نہیں مام... پہلے مجھے ضروری کام سے ملتان جانا ہے... ہو سکتا ہے پرسوں تک  
.. جانا پڑے.. وہاں سے آکر پھر

ویر..... اس کی آنکھوں کے بے حد سرد تاثرات سے حاتم بہت کچھ سمجھ گئے. اس لئے  
..... تنبیہ کرتے ہوئے اسے پکارا



...ڈیڈ پلیز... نو مور آرگو مینٹس..... اس نے بات ہی ختم کی

ویر چھوٹے نواب کدھر ہیں کچھ خبر بھی ہے یہ لڑکا کیا کرتا پھر رہا ہے.. کتنا آوارہ ہو گیا  
..... ہے.. اس کی سرگرم

مام..... کرنے دیں اسے اپنی لائف انجوائے.. پھر بعد میں یہی سب کچھ کرنا ہے  
اسے... اور ویسے بھی میرو جہاں بھی جاتا ہے مجھے بتا کر جاتا ہے.. اس کے پل پل کی خبر  
... ہوتی ہے مجھے

ویر یہ بے جا لادُ پیار تمہارا انھیں بگاڑ رہا ہے.. ادھر شاہ زر نے نمرہ کے ناک میں دم کر رکھا ہے.... دونوں ہی بس گھومنا پھرنا.. لیٹ نائٹ پارٹیز... ان کی لائف سپوئل ہو رہی ہے.... کسی ایم کے بغیر

روپ نے سمجھانا چاہا... اوپلیز مام... میں ہوں ان کے حصے کے ہر غم، فکر اور پریشانی کو جھیلنے کے لئے... میں ان کی زندگیوں پر کسی غم کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا.. دنیا میں انھیں جو چیز چاہیے ہوگی وہ میں انھیں لا کر دوں گا ہر قیمت پر ہر حال میں... ..چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے

ویر.... بس کرو..... خدائی دعوے مت کرو.. تم انھیں دنیا کی ہر چیز... ہر خوشی دے... سکتے ہو مگر ان کی قسمت سے نہیں لڑ سکتے

مام اگر ایسا کرنا پڑا تو وہ بھی کر جاؤں گا میں... اس کی آنکھوں میں عجیب سا جنون اور  
.. وحشت سی تھی

وہ اٹھ کر پیٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اپنے کمرے کی جانب بڑھا  
روپ نے بے حد فکر مندی سے حاتم کو دیکھا تو انھوں نے اشارے سے انھیں تسلی  
دی۔



.. آج اسے مال جانا تھا.. اسی لئے صبح جلدی آنکھ کھلی  
لیکن بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے وہ خاموش رہی.. اور بک کے بارے میں  
بتایا ہی نہیں

دن کے بارہ بجے تھے... جب سعید ناراض سے اس کے پاس کچن میں آئے

پری یہ کیا بات ہوئی.. بھلا.. میری گرٹیا نے یاد نہیں کروایا... کہ آج بک لینے جانا تھا..  
اب چلو اگر آج بھی سیل ہوگئی تو میں بہت سخت ناراض ہو جاؤں گا

لیکن بابا آپ کی طبیعت..؟

...میں ٹھیک ہوں اب جلدی چلو

..... آج سمیع ساتھ نہیں تھا

.. سمیع ہوتا تھا تو کسی گارڈ کی ضرورت پیش ہی نہیں آتی تھی



آج وہ نہیں تھا تو گارڈز ساتھ تھے

مگر آج وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کا مالک فضول ہی مال میں گھومے پھرے جا رہا تھا۔ دس بجے سے وہ خوار ہو رہے تھے مگر ویر کو کسی پل قرار نہ تھا

آخر وہ ایک جگہ ٹھٹھک کر کھڑا ہوا

پریمہ بابا کا ہاتھ تھامے مال میں داخل ہوئی تھی... آج وہ سفید لباس میں تھی.. اور  
معصوم فرشتہ لگ رہی تھی

وہ بک شاپ کی طرف گئی.. وہ حیران ہوئی.. سیلزمین نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا تھا... حالانکہ وہ لیٹ تھے

مگر بکس جون کی توں شاپ پر موجود تھیں... سیل نہیں ہوئیں  
اس کی خوبصورت براؤن آنکھوں کی حیرت کوئی پاس کھڑا غور سے دیکھ رہا تھا

.. اس نے ڈبے میں پیک بک پریمہا کو پیش کی  
اس نے پیمٹ کرنے کی کوشش کی... مگر سیلزمین نے کہا لکی ڈرا سے یہ آپ کو گفٹ  
کی گئی ہے

.. اب پھر پریمہا حیران ہوئی تھی اور خوش بھی

.. اس کی یہ خوشی کسی نے اپنے اندر اترتی محسوس کی تھی

بابا مجھے ایک اور چیز لینی ہے.. پلیز چلیں۔ اس نے ضد کی

..... چلو... میری گڑیا

وہ ایک جیولری کی شاپ پر آئی تھی

ویران کے بیچھے ہی تھا.. گارڈ حیران تھے... آج سر کسی لڑکی کا پیچھا کر رہے تھے.. انوکھی بات تھی

پ

جی میم کیا چاہیے آپ کو؟ سیلزمین نے پوچھا

مجھے وہ جھمکے لینے ہیں.. اس نے اشارہ کیا.. کل اس نے ایک نظر میں ہی پسند کر لئے تھے اور آج اپنی پاکٹ منی کے پیسے لے کر آئی تھی... کل سیلزمین سے کسی کو بتاتے ہوئے قیمت بھی سن لی تھی اس لیے مطمئن تھی

.. سیلزمین نے جھمکے ایک باکس میں ڈالے

.... کتنے کے ہیں؟ پرہانے پوچھا

.... سیون ہنڈرڈ میم

پرہانے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں.. ابھی کل تو آپ نے فائو ہنڈرڈ کے بتائے تھے.. میں تو فائو ہی دوں گی

لیکن میم

لیکن ویکن کچھ نہیں.. چنے ہیں تو دیں.. ورنہ میں تو چلی.



Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

بیچھے کھڑا ویر اس کی بحث سن رہا تھا

یعنی کے اتنے بڑے بزنس ٹائیگون عربوں کے مالک شاہ ویر سلطان جو کہ یہ سارا مال  
خرید سکتا تھا اس کی ہونے والی بیوی دو سو روپوں کے لئے بحث رہی تھی.. ویر عش  
.. عش کراٹھا

اسے ہنسی آئی اور بے اختیار مسکرا اٹھا

گارڈز نے شدید قسم کی حیرت سے اس کی گال کا ڈمپل دیکھا جو انھوں نے پہلی مرتبہ  
دیکھا تھا.. جس سے وہ اور زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا

ویر کا دل کیا وہ اسے یہ ساری جیولری شاپ ہی خرید دے

.. پری چلو بیٹا... چھوڑو بحث.. دے دو جتنے وہ کہتا ہے

نہیں بابا... اب مجھے کچھ نہیں خریدنا.... اس کا سخت موڈ آف ہوا.. منہ پھلا کر بولی  
اس نے بابا کا ہاتھ تھاما اور وہاں سے نکلتی چلی گئی

ویر بہت کڑے تیوروں سے جیولری شاپ میں داخل ہوا تھا



شاہ میر نے شہر کے مشہور فائو سٹار ہوٹل میں اپنے فرینڈ کو برتھ ڈے کی پارٹی دی  
.. تھی

جب اس کی ملاقات ثانیہ سے ہوئی تھی

اس کی فرینڈ تھی سونیا... وہ اس کی دوست تھی

پہلے ثانیہ نے ہی اس کی طرف بری طرح اٹریکٹ ہوتے ہوئے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا جسے اس نے خوشدلی سے قبول کر لیا

وہ لگتا ہی کسی پرنس چارمنگ کی طرح تھا.. اب بھی بلیک ٹوپیس میں نیچے واٹ شرٹ... ہلکی بیئر ڈگھنی تنی مونچھیں.. اور مسکراتے ہوئے وہ قاتل ڈمپل.. اوپر سے بے نیازی شخصیت کا حصہ تھی.. اب بھی پیٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے وہ دھیمسا سا مسکرا رہا تھا

ثانیہ تو بری طرح فدا ہوئی تھی اس سے دوستی کی پہل کی تھی  
..... اور شاید اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی بھی





...وہ مسرور سا اپنے آفس میں تھا جب فون کی بیل بجی

...سمیع کا تھا

...تاثرات فوراً بدلے تھے.... اس نے خون آلود چہرے کے ساتھ فون اٹینڈ کیا

...بولو سمیع میں سن رہا ہوں

سر... وہ یہیں پر ہے... سمیع نے نفرت سے کہا... ایڈریس بھی نکلو لیا... اور ڈیٹیلز

...بھی آگے کیا حکم ہے

کچھ نہیں.. اور فیملی،؟

.... بیوی ہے اور دو بیٹیاں..... باقی آگے پیچھے کوئی نہیں

اوکے رائٹ.... میں آرہا ہوں..... تم کچھ نہیں کرو گے... اپنے دشمن کو شہ مات پینے  
.... کے لیے شاہ ویر سلطان خود آرہا ہے

اوکے سر..... سمیع فون رکھ چکا تھا جبکہ اب آفس میں کوئی انسان نہیں جیسے حیوان  
.. بیٹھا تھا



وہ بھسم کر چنے والے انداز میں ایئر پورٹ سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا تھا.. بلو تھری  
پیس.... سن گلاسز میں .. جیل سے بالوں کو سیٹ کیے... وجاہت اور مردانگی کا بھرپور  
شہکار مگر خطرناک

سمیع لینے آیا تھا..... چہرے پر بے تحاشا وحشت اور حیوانیت تھی کہ ایک مرتبہ تو سمیع  
.. بھی لرز گیا تھا

... وہ ایک جھٹکے سے گاڑی میں بیٹھا

حاتم سے وہ ضروری ڈیل کے لیے بول کر آیا تھا... مگر وہ جہاندیدہ تھے سمجھ گئے کہ ان کا  
بیٹا ڈیل نہیں ڈیلیٹ کرنے جا رہا ہے... کسی کو

وہ پہلے بھی بزنس کے سلسلے میں یہاں آتا رہتا تھا اس لیے یہاں بھی بہت بڑا فارم  
ہاؤس تھا

جانے پہچانے راستوں پر چلتی گاڑی وہ ایک مرتبہ پھر دور کہیں پہنچا

..... وہ تینوں لندن بورڈنگ سے چھٹی پر آئے تھے

وہ گیارہ سال کا تھا.. شاہ میر سات اور شاہ زر پانچ سال کا

لندن میں ان کی نگرانی ان کی سگی اور شادی شدہ بہن نمرہ کرتی تھی.. کسی وجہ سے  
اس کی شادی چھوٹی عمر میں اور تعلیم کے دوران ہی کر دی گئی تھی

مسئلہ بھی یہ تھا کہ اسے برین ٹیومر تھا... لندن میں مستقل علاج اور وہاں رہنے کے  
لیے حاکم نے اپنے دوست کے ڈاکٹر بیٹے شہروز سے اس کی شادی کر کے لندن بھیج دیا



...کچھ ہی عرصہ بعد اس کا کامیاب آپریشن ہوا اور وہ صحتیاب ہو گئی  
 مگر اب دونوں میں اتنی محبت پیدا ہو چکی تھی کہ ایک دوسرے کے بغیر رہنا ناممکن  
 ...تھا۔ سو نمبر لندن میں اپنے پیا کو پیاری ہو گئی

...وہ سب سے بڑی تھی... اور اب جلد ہی ماما بھی بننے والی تھی

وہ سلطان مینشن داخل ہوئے تو کافی ٹینشن کا ماحول تھا  
 .... سامنے ہی اس کے پاپا حاکم سلطان اور چچا حاتم سلطان بیٹھے تھے  
 .. اس کی ماں زیب اور چچی اور خالہ روپ بیٹھی رو رہی تھیں

انہیں اندر آتا دیکھ انہوں نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے

... اور ان کی جانب بڑھے

انہیں سینے سے لگایا... بہت پیار کیا۔ ویران کے پاس آیا... میر اور شاہ زر لان میں  
..... جھولوں پر کھیلنے کے لئے بھاگ گئے

... آپ لوگ روکیوں رہیں تھیں؟ زیب جلدی بتائیں

دیکھ رہے ہیں ہیں حاکم یہ آپ کا نالائق بیٹا شروع سے مجھے آپ کی دیکھا دیکھی ممانہ کی  
.. بجائے زیب کہتا ہے اس سے پوچھیں یہ ایسا کیوں کرتا ہے

زیب نے اس کا دھیان اپنے رونے سے ہٹانے کے لیے ہزار مرتبہ کی کی گئی شکایت پھر  
.. لگائی

...اور یہ مجھے آنی یا چچی کہنے کی بجائے روپ کہتا ہے

..روپ نے برا سامنہ بنایا

وہ سب ہنس دیئے... وہ زیب کے پاس ہی بیٹھا تھا جب بے حد شرارت سے اتنی سی عمر میں اپنی ماں کے ڈمپل کو عقیدت سے بوسہ دیا اور بولا

بھلا اتنی پیاری پیاری ڈمپل والی لڑکیوں کو بھی کوئی ممایا چچی بول سکتا ہے.... اسی لئے... میں نام لیتا ہوں تاکہ کسی کو آپ کی عمر کا ناپتہ چلے

اچھا بد معاش ادھر آؤ.... ویر کی سختی آئی تھی.. اسے گردن پر بے تحاشا گدگی ہوتی تھی.. اب بھی زیب اور روپ اس کی گردن پر گدگدائیں لگیں وہ ہنس کر لوٹ.... پوٹ ہوا تھا

وہ بھاگ کر ان کی گرفت سے نکلا تھا۔ اس کی پھرتی پر حاکم اور حاتم بھی مسکرا اٹھے

...روپ.... ارجی کدھر ہے..... اس نے حاتم کہ بیٹی اور اپنی سگی چچا زاد کا نام لیا

....وہ تو ابھی کالج میں ہے....وہ نائٹھ میں تھی

....اوکے

اس کے کانوں میں بچپن کی کھلکھلاہٹیں زیادہ دیر گونج نہیں پاتی تھیں

..اس کے کانوں میں تو بس دھڑا دھڑا سینا چیرتی چیخیں گونجتی تھیں... ہر پل ہر وقت



وہ ابھی ان چیخوں، اذیتوں - عذاب اور درد کا ہی حساب لینے چلا تھا۔ یہ جانے بغیر کہ خدا  
..کی حکمت انسان کی سوچ سے بالاتر ہے

..وہ رحیم ہے، غفور اور کریم ہے... درگزر کرتا ہے، معاف کر دیتا ہے

...درگزر اور معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

..اسی لئے اس پاک ہستی سے نا انصاف مانگو نا بدلہ

..بس رحمت مانگو

وہ بچپن میں ہزار مرتبہ کی سیکھی ہوئی یہ حکایت بھول گیا تھا

کہ ایک بزرگ نے سو سال ایک پہاڑ پر دعا میں گزارے فرشتہ آتا تو وہ کہتا مجھے خدا سے  
انصاف چاہیے

..فرشتہ واپس چلا جاتا

تین مرتبہ یہ عمل دہرایا گیا

چار سو سال کے بعد چوتھی مرتبہ فرشتے نے آکر پوچھا کہ کیا چاہیے تو اس نے پھر وہی کہا  
خدا سے مجھے انصاف چاہیے۔ فرشتے پر جلال سا بولا

نادان انسان ان چار سو سالوں میں تم خدا سے اس کی رحمت مانگتے تو تمہاری جھولی بھر  
... دی جاتی... مگر تم نے انصاف مانگا

اور اب انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ چار سو سال تم نے اس پہاڑ پر گزارے اور اب  
لگے چار سو سال یہ پہاڑ تم پر گزارے گا۔ یہ کہہ کر فرشتہ اس پر پہاڑ پلٹ دیتا ہے

یہی شاہ ویر سلطان کے ساتھ ہو رہا تھا۔ وہ رحمت کی بجائے انصاف چاہتا تھا

یہ جانے بغیر کہ اگر اس سے کچھ چھینا گیا تھا تو اسے بے شمار عطا بھی تو کیا گیا تھا

.....دولت، شہرت، مقام، ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے چچا چچی.. بہن بھائی

مگر وہ تو انصاف اور بدلا لینے میں اتنا اندھا ہو چکا تھا کہ ان سب نعمتوں کو بھلائے خدا  
کے انصاف کو آوازیں دے رہا تھا

اور خدا کس طرح انصاف کرتا ہے یہ اگر انسان سمجھ جاتا تو نادان ناکھلاتا



....وہ فارم ہاوس پہنچا

...سمیع سے ساری ڈیٹیلز لیں

پر حیدر نواب تم پاتال میں بھی Not bad... ..... ہمسم تو یہاں چھپا ہے وہ درندہ  
چھپتے تو میں تمہیں ڈھونڈ نکالتا

اس نے نفرت اور حقارت سے اسے تصور میں مخاطب کیا

چلو سمیع... زرا اسے اپنے پرانے وفادار سے تو مل کر آئیں

.... مگر سر آپ آرام کر لیتے

نہیں..... آرام مجھے اب اپنے انتقام کے بعد ہی آئے گا سمیع

.... وہ گاڑی میں نکلے



ہم کہاں جا رہے ہیں سمیع؟

... سراسر وقت شام پانچ بجے وہ اپنی بیٹی کی میڈیسن لینے جاتا ہے ہر روز میڈیکل سٹور پر

وہ تنگ سی گندی گلیاں اور تنگ سا علاقہ تھا.... ایک چھوٹے سے بازار میں میڈیکل  
سٹور سے قدرے ہٹ کر گاڑی کھڑی کی اور ویٹ کرنے لگے

گاڑی کے بلیک شیشے.. ہر کوئی تجسس سے دیکھنا چاہتا تھا کہ اندر آخر کون ہے مگر نظر نا  
آیا..

..آخر شاہ ویر کی رگیں تنی... اور خو نوار نظروں سے سامنے کا نظاہ دیکھا

وہ فرعون نما آدمی جھکے کندھوں اور ہلکی سفید داڑھی مونچھوں میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا  
..بازار میں داخل ہوا

میڈیکل سٹور پر گیا... میڈیسن لی اور نیچے آنے لگا تو شاہ ویر جھٹکے سے گاڑی سے باہر نکلا  
..تمھا... اور اطمینان سے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

وہ پیچھے مڑا اور سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر یوں رونگٹے کھڑے ہوئے جیسے کے  
..عزرائیل کو دیکھ لیا ہو

ابھی تو مقابل کی آنکھوں پر بلیک سن گلاسز تھے... نہیں تو ان کی وحشت اور درندگی دیکھ  
...کر تو نواب یونہی پھڑک کر مر جاتا

وہ سرپٹ بھاگا.. اتنا بھاگا جتنا بھاگا جا سکتا تھا.... اسے بھاگتے دیکھ ویر کی گال پر تمسخر  
...اڑاتا وہ ڈمپل نمودار ہوا

اسے بس اپنے دشمن کے چہرے پر یہی خوف و دہشت دیکھنا تھا... اس کی یونہی ہوائیاں  
...اڑانی تھی

..بتانا تھا کہ وہ بدلہ لینے لوٹ آیا تھا

..وہ سرد تاثر لئے اطمینان سے واپس لوٹ آیا



وہ افتاں و خیزاں گھر میں داخل ہوا تھا... اندر داخل ہو کر کنڈی لگائی یوں جیسے پیچھے  
موت تعاقب میں آرہی ہو

..شکر ہے اس وقت فوزیہ بیگم گھر پر نہیں تھے.. وہ دوڑ کر اس کے کمرے میں گیا

پری.... پریمہا.... وہ لوٹ آیا... وہ شاہ.... شاہ ویر سلطان آگیا ہے بدلہ لینے... میں کیا  
کروں... کہاں چھپاؤں تم لوگوں کو... وہ لپک کر اس کے قریب آئے اور اس کی گود  
..میں سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

وہ جو لاغر اور بیمار سا وجود وہیل چئیر پر بیٹھا تھا اس کی بھی آنکھیں صدمے سے پھیل  
..... گئیں



...بب..... بابا..... وہ اپنی پوری ہمت مجتمع کر کے بولی

بارہ سال سے کوئی ایک ایسا لمحہ... کوئی ایسا پل نہیں جب میں نے اپنے کیے گئے گناہوں کی معافی مانگی ہو.. میں کیا کروں پری... کیسے کہوں اس سے میں اپنے کیے گئے ہر گناہ کا خمیازہ بھگت چکا ہوں... بلکہ اس سے بھی زیادہ..... وہ نہیں چھوڑے گا کچھ بھی... میرے پاس.. دعا کرو وہ مجھے مار ڈالے... مگر... مگر تم لوگوں تک نا پہنچے.. نواب کی آواز رندھی ہوئی تھی اور آنکھوں میں بے پناہ خوف کے سائے

.. وہیل چئیر پر اس بیمار وجود نے اچانک جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تھے

...پری.... پری.... کیا ہوا تمہیں.... میری گڑیا... میری بچی

.. نواب نے جلدی سے اس کی زبان کے نیچے میڈیسن رکھی

میڈیسن کا اثر ہوتے ہی وہ غنودگی میں جانے لگی

اس لاغر سے وجود کو وہیل چئیر سے اٹھا کر بستر پر لٹایا اور اس کے سرہانے بیٹھ کر پھر  
پھوٹ پھوٹ کر رو دیا



سمیع دو دن کا میرا شیڈول کافی ٹف ہے.. نظر رکھنا اس پر.. کہیں بھاگ نہ پائے... اپنے  
ہی گھر میں نظر بند رہنے پر مجبور کر دیا اسے.. میں نے ضروری میٹنگز اٹینڈ کرنی ہیں

.....جی سر

.... اس کی دو بیٹیاں ہیں

.... جی سر

ایک کو اٹھا لو... پرسوں جب میں کام سے لوٹوں تو وہ مجھے یہاں ملنی چاہیے... سمجھ رہے

ہوناں

.... جو حکم سر

.... یہ کہہ کر ویر وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہ آفس کی کھڑکی میں کھڑا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا

کیا میں جو اس کی بیٹی کے ساتھ کرنے جا رہا ہوں وہ ٹھیک ہے.. دل نے کہا

.. ہاں بالکل ٹھیک ہے بارہ سال سے اسی چیز کا تو انتظار کیا ہے.. دماغ نے کہا





ہاں..... وہ ضرور سمجھے گی مجھے..... اسے سمجھنا ہوگا کہ شاویر سلطان کی زندگی کتنی درد ناک رہی ہے..... اسے میرے زخمی زخمی وجود کا مرحم بننا ہوگا..... پور پور میری روح..... کے ادھر ہے نچے سینے ہوں گے..... میرا مسیحا میرا چارہ گر بننا ہوگا



.. بارہ سال سے ویر نے انتقام کی آگ کو سینے میں بھڑکا رکھا تھا  
.. جو کہ اب آگ کی جوالہ لکھی بن چکی تھی

ایک بھی دن ایسا نہیں گزرا ہوگا جب اس نے اپنے زخم کھرچ کر انھیں تازہ ناکیا ہو.. وہ  
.. روز قبرستان جاتا تھا تاکہ ہر روز اس کی روح پہ لگے زخم ادھرئیں.. اور تازہ رہیں

وہ دنیا تمس نہس کر کے جلا کر بھسم کر دینا چاہتا تھا

شاہ ویر کو خوشیوں کے دامن سے چھین کر اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے خاندان  
کے خون سے داستانِ رقم کی گئی تھی  
اس تباہی اور بربادی کا وہ اکیلا ہی گواہ تھا

اپنے چھوٹے لاڈلے بھائیوں تک تو اس آگ کی جلتی داستان کی ہلکی سی آنچ بھی نا پہنچنے  
دی تھی

وہ بھسم کر پینے والے انداز میں لہو ٹپکاتی آنکھیں اور چہرے فارم ہاؤس داخل ہوا

شاندار گاڑی سے باہر آیا... تیزی سے سن گلاسز اتارتا اندر کی جانب بڑھا دو گارڈز اور سمیع  
 .. ہاتھ باندھے اس کے پیچھے لپکے  
 وسیع و عریض لاؤنج میں قدم رکھا  
 .. گارڈ کو ہاتھ کے اشارے سے باہر جانے کا کہا

سمیع کام ہوا.. اور کنفرم اسی کی بیٹی ہے ناں .. بھاری رعب دار تحکم بھری آواز

جی سر.. اور کنفرم ہے.. اسی کی بیٹی ہے.. گھر سے ہی اٹھایا ہے.. سمیع نے ہاتھ باندھ کر  
 کہا.... کیوں کے ویر کو نا کہنے کا مطلب تھا اپنی چمڑی ادھر ڈوانا

سر وہ اپنے گھر میں ہی ہے... آگے حکم کریں کیا کرنا ہے

سمیع تمہیں لگتا ہے میں اسے اتنی آسان موت دوں گا.. ویر استریہ ہنسا.. پہلے وہ کرو  
.. جس کا بولا ہے

ویر کے چہرے کے تاثرات کسی حیوان میں بدلے  
کہاں ہے وہ...؟

آپ کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں.... سر

اوکے... سمجھدار ہو.... اس گند کے ڈھیر کو میرے کمرے میں نہیں رکھا نہیں تو ٹکڑے  
.. ٹکڑے کر کے چیل کووں کو کھلا دیتا... تمہارے بھی اور اس کے بھی



اب غور سے سنو... میں جا رہا ہوں اس کمرے میں..... تھوڑی دیر بعد جب میں کمرے سے نکلوں گا تو اس غلاظت کے ڈھیر کو اسی ادھر ہی ہوئی حالت میں بیڈ شیٹ میں لپیٹ کر اس کے باپ کے صحن میں پھینک آنا

اور یاد رکھنا جب پھینک کر آؤ گے تو اس سے آگے کی ویڈیو میرے موبائل پر اسی وقت لائیو چاہیے مجھے۔ اُن کی چیخوں کی آوازوں سے میرے کانوں میں بارہ سالوں سے گونجتی ..ارجی اور زیب کی چیخیں معدوم ہوں گی

وہ فرعونیت کی ہر حد پار کرتا کمرے کی جانب جانے لگا جب سمیع نے اسے آواز دی

... سر میری بات سنیں

کیا ہے سمیع گیت لاسٹ.. مائڈ یور اون بزنس اور مجھے اپنا کام کرنے دو... اس کی وحشی  
آنکھوں سے لہو ٹپکنے کو تھا

..... سر پلیر

... گیت لاسٹ

.. وہ شعلہ بنا تن فن کرتا اس کمرے کی جانب بڑھا... دھاڑ سے دروازہ کھول کر لاگ کیا

کمرے میں ملگجا سا اندھیرہ تھا.. وہ جو چھوٹا سا نازک وجود زمین پر بیٹھا تھا... جی جان  
.. سے لرز کر اپنے آپ میں سمٹا

..ہاتھ پیچھے کی طرف اور پاؤں رسیوں سے باندھے گئے تھے  
..وہ بری طرح سسکتی پیچھے کی جانب کھسکی

کک... کون ہے... کیوں... لائے... ہو... مم... مجھے... یہاں... چھ... چھوڑ دو... مم... مجھے  
..خدا کے لئے... پلیز... وہ گر گڑائی

میں آگ ہوں... جو آج تمہیں جلا کر خاک کر دوں گا.. تمہیں تمہارے باپ کا کیا بھگتنا  
..ہے آج ساری رات..... نفرت سے بھرپور سر سرانا لہجہ

..وہ اس انجان شیطان کے ارادے جان کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی

ویر نے مڑ کر لائٹ آن کی... اور اس لڑکی کی جانب مڑا

ویر کے قدموں کے نیچے سے زمین کھسکی تھی.. اور آسمان سر پر لٹا تھا.. وہ بھونچکا  
سامنے بیٹھے وجود کو بے یقینی سے گھور رہا تھا.. جیسے یقین کرنا چاہتا تھا کہ جو اس کی  
.... آنکھیں دیکھ رہیں ہیں کیا وہ سچ ہے

بلکل سامنے بندھی ہوئی.. دوپٹے کے بغیر بکھرے بال اور دگرگوں حالت میں کوئی اور  
نہیں وہ پریمہ تھی.. اس کی پری... پریمہ سعید

.... وہ انصاف چاہتا تھا



Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

وہ کسی کی عزت کو روندنا چاہتا تھا... اور خدا کے انصاف نے اس وجود کو اس کے سامنے لا پھینکا تھا جسے وہ اپنی عزت بنانا چاہتا تھا... وہ ایک باپ کو پل اپنی بیٹی کے لئے خون کے آنسو رلانا چاہتا تھا اور اب خود مٹھیوں میں بال جکڑے دھواں دھواں ہوتے..... وجود سے مرنے کو تھا۔ فنا ہونے کو تھا

وحشت زدہ سا ہو کر فوراً کمرے سے نکلا

... سمیع.... یو باسٹرڈ.... کسے اٹھا لائے ہو.... وہ دھاڑا

وہ جو اسی انتظار میں تھا... جانتا تھا اس کا مالک کچھ دیر بعد ہی باہر آکر اس سے الجھنے .. والا ہے

پہلی مرتبہ اس نے اپنے مالک کے منہ سے اپنے لیے گالی سنی.. کیونکہ وہ جانتا تھا زخمی شیر  
..... کس طرح غراتا اور جھپٹاتا ہے



حرم حور..... میری بچی کھانا بنا لیا ہے تو اس دوسری نالائق کو بھی اٹھا دو.... مانا کے  
... آج کلج سے چھٹی ہے مگر یہ کیا کہ سارا دن ہی مردوں سے شرط باندھ کر لیٹے رہو

... جی ماما.... وہ کہتی اس دوسری نالائق کے کمرے کی جانب بڑھی

.. حبہ..... اٹھو یا..... اس نے اس کا سر تک تانا کمر فر کھینچا

حبہ حور مہارانی اٹھ جاؤ... اس نے پھر اسے آواز دی مگر اثر ندارد..... حرم سمجھ گئی  
اب ایسے نہیں کام چلنے والا تو زور سے چلائی

... ممانے دیں چپل..... میں آواز دے رہی ہوں.. اٹھنے ہی والی ہے حبہ

اب تو حبہ میڈم تیر کی طرح کمفرٹر سے باہر نکلی تھی... لیکن جب دروازے کی طرف  
..دیکھا تو کوئی نہیں تھا

..حرم کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز پر وہ تکیہ لے کر حرم کی جانب لپکی

...وہ باہر بھاگی

سامنے ہی بابر آفس سے تھکے ہارے آرہے تھے... جب وہ دونوں ان کے گرد گول گول  
...گھومنے لگیں



ان کی کھلکھلاہٹوں سے ساری تھکن منٹوں میں اڑنچھو ہوئی۔

پاپا یہ دیکھیں اس چڑیل کو..... حرم بولتی اس کے تکیے کے وار سے بچنے کو ادھر ادھر ہوئی

پاپا آپ نے میری نیند خراب کی.... وہ روہانسی ہوئی.. اور یہ تو پورا خاندان جانتا تھا کہ حبہ نیند کے معاملے میں کتنی لیچڑ تھی... بے وقت کی اور ایسی گہری نیند ہوتی کے پاس ڈھول بھی کیوں نا بجادیئے جائیں وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی تھی

...پاپا مجھے ممانے کہا تھا

..... ماما کی چمچی

.. اور تم پاپا کی.. حرم نے حساب برابر کیا

بابر ہنس دیئے

. اور اپنی دونوں کلنچ کی آنکھوں والی ڈولز کے گرد بازو حمائل کیے

او کے .. جھکڑا ختم کرو.... مغرب کا وقت ہے... ڈنر کے بعد

. میں اپنی ڈولز کا آسکریم کھلانے لے کر جاؤں گا

. اور ٹیلی پاپا.... حرم ان سے لپٹی

نہیں پاپا... مجھے آسکریم نہیں چیز برگر کھانا ہے ویسے بھی گھر میں بھنڈی پکی ہے....

صدا کی فاسٹ فوڈ کی ندیدی حبہ نے بھنڈی کے نام پہ بہت کیوٹ اور برا سا منہ بنایا

اس کے بس میں ہوتا تو اپنی قومی سبزی کو اپنی قوم سے ہی بے دخل کر دیتی.. اتنی زہر

. لگتی تھی اسے یہ سبزی

بابر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔ لگتا ہے اس وتبجی کو گھر میں ہی نہیں لانا چاہیے۔۔ کیا فائدہ  
.. جب میری گڑیا ہی بھوکی رہے

ویسے خاص پسند تو حرم کو بھی نہیں تھی مگر وہ ایسے کھلے عام رزق کو برا کہنے کے حق میں  
... نہیں تھی

.. وہ دونوں بابر اور سدرہ بیگم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھیں  
.. دو ہی بیٹیاں نوازی انھیں اللہ تعالیٰ نے۔۔ مگر وہ دونوں ہی ان بے حد لاڈلی تھیں

بابر پڑھے لکھے تھے اور ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتے تھے۔۔ اسلام آباد کی ہاؤسنگ  
.. سوسائٹی میں چھوٹا سا دو پورشن کا گھر تھا

... میں Fsc حرم کمپیوٹر سائنس کے تھرد سمسٹر میں تھی اور جبہ

حرم بے حد خوبصورت، دودھیا رنگت... نازک سراپا، بے حد لمبے گھنے خوبصورت بال،  
سادہ اور سنجیدہ مزاج

جبہ بھی بے حد نازک گداز.. شوخ و شرارتی.. سرخ و سفید رنگت... لمبے گھنے سیاہ بال  
دونوں بہنوں کی اپنے پاپا کی طرح کانچ آنکھیں.. جو بھی کلر پہنتیں لگتا کہ اسی کلر کی  
آنکھیں ہیں

مگر آج تک ان پر کسی نا محرم کی نظر نہیں پڑی تھی

... وہ پردہ کرتی تھیں.. اپنی مرضی سے



... مکمل لباس، سکارف اور حجاب کے ساتھ نقاب  
صرف آنکھیں نظر آتی تھیں

باہر نکل کر ان آنکھوں میں بھی ایسے سرد اور سخت تاثرات ہوتے کہ یونی میں بھی کبھی  
.... کسی کی جرات نہ ہوئی ان کے پادس پھٹکنے کی



وہ سمیع کے سامنے دھواں دھواں چہرے لیے کھڑا تھا

سمیع کون ہے یہ.... وہ دھاڑا

.. سر یہ پلوشہ حیدر نواب ہے.... سمیع نے اطمینان سے ہاتھ باندھے جواب دیا

.....واٹ..... مگر..... یہ تو... پریمہ حافظ سعید

سرہم سے بھول ہوئی.... حیدر نواب کی دو بیٹیاں ہیں ایک پریمہ جو کہ معذور ہے دوسری پلوشہ جو کہ اندر ہیں۔ حیدر نواب نے کبھی دنیا پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ اس کی دو بیٹیاں ہیں۔ بس سب کو یہی پتا ہے کہ اس کی ایک ہی بیٹی ہے وہ معذور ہے۔ اور میم کو چھپا کر رکھا... یقیناً آپ کے ڈر سے... اسے پتہ تھا کہ ایک دن آپ اس تک ضرور پہنچے گے اور جو وہ کر چکا ہے اس کی وجہ سے اس کی بیٹیوں تک

میم کو اپنے سگے ماموں حافظ سعید کے پاس پریمہ کی ہی آئیڈینٹیٹی سے رکھا ہوا تھا... وہ گارڈین ہیں ان کے..... ماں باپ نہیں... میم بھی جانتی ہیں کہ وہ پلوشہ حیدر ہیں... حیدر نواب کی بیٹی.. اسی لئے ہمیشہ رات کے اندھیرے میں اپنے ماموں کے ساتھ

ملنے آتی ہیں.. پرسوں اپنی بہن کی بیماری کا سن کر آئیں ہیں اسلام آباد سے ملتان.... یہ میری غلطی ہے.. مجھے پہلے ہی پریمہ سعید کی ڈیٹیلز سی طرح معلوم کرنے چاہئیں تھے.. اگر کر لیتا تو اس وقت آپ اس تکلیف سے ناگزیر رہے ہوتے

اس کے ہر لفظ کے ساتھ ویر کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہوا تھا.... اور اس کے چہرے پر ایک مرتبہ پھر وحشت، جنون اور زندگی چھائی تھی

..... استزایہ سا ہنسا

تکلیف..... مجھے کیا تکلیف ہوگی.... کوئی تکلیف نہیں مجھے.... سمجھے... اندر بس حیدر نواب کی بیٹی ہے... اور مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا... وہ پریمہ ہو یا پلوشہ.. جاؤ..... وین تیار کرواؤ.... وہ پھر غرایا اور پھر تن فن کرتا کمرے کی جانب بڑھا

کمرے میں آکر لاک لگایا.... پری نے اس حیوان کو ایک مرتبہ پھر اپنی جانب بڑھتے  
...دیکھا... وہ تڑپ کر پھر بے تحاشہ روتی پیچھے کی جانب کھسکی

..جب ویر نے اس کے پاس دوڑا تو بیٹھ کر اس کا نازک منہ ہاتھ میں دبوچا

نام بتاؤ اپنا... اور اپنے باپ کا... وہ غرایا.. جانے کیا سننا چاہتا تھا

پپ..... پری..... پریمہ... نن... نام..... ہے مہم.. میرا.. اور.. حا..... حافظ...  
سس.... سعید

جھوٹ مت بولو... اصلی نام بتاؤ... اور میں نے تمہارے گارڈین کا نہیں باپ کا نام پوچھا  
ہے... وہ چلایا... اس کے ہاتھ کی انگلیاں بری طرح اس کی گالوں میں پیوست ہو رہی



تمہیں.. پری تکلیف سے بری طرح تڑپی.. بڑی بڑی براؤن آنکھوں میں حیرت اور صدمہ بھی تھا کہ وہ کون ہے اور یہ سب کیسے جانتا ہے۔ مگر اب سچ بولنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

پل..... پلو شہ... نام.. ہے.. اور..... اور... ب.. بابا.... حیدر... نواب

بس یہی وہ لمحہ تھا جب ویر کا غصہ سوانیزے پر پہنچا تھا.. ویر نے اس کا جبراً چھوڑ کر گردن دبوچی.. شاید اس سے جان بوجھ کر پوچھا تھا... تاکہ اس کے منہ سے حیدر نواب.. ادا ہو اور وہ انتقام کے علاوہ سب کچھ بھول جائے اور ایسا ہی ہوا تھا

... اس نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر کسی گڑیا کی طرح اٹھایا اور بیڈ پر پھینکا اور شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

..... سامنے والا وجود زلزلوں کی ضد میں آیا تھا۔ وہ روح تک کا پی

خدا..... خدا کے لئے.. چھوڑ دو.. مجھے.. جانے دو.. مم.. میں نے کچھ نہیں کیا...  
مجھے.. جانے.. دو... وہ روتی بلکتی اس پتھر سے سر پھوڑ رہی تھی

وہ اس پر جھکنے لگا.. ابھی اسے بازوؤں سے پکڑ کر تھوڑا اوپر اٹھایا ہی تھا جب ویر کو اپنے  
آپ سے اور سامنے پڑے بے بس کمزور وجود سے بے تحاشا نفرت، کرائیت اور گھن  
محسوس ہوئی... اسے لگا آج اگر اس نے یہ قدم اٹھایا تو وہ زندہ ہی نہیں رہ پائے گا..  
.. مر جائے گا

کسے روندنے چلا تھا...؟

اسے یا خود کو؟

اپنی محبت کو؟

اس کو یا خود کی روح کو جس میں وہ بس چکی تھی؟  
... محض دو مرتبہ کے دیکھنے پر اس کے روم روم میں بس چکی تھی

اس نے جھٹپٹا کر پھر اسے تکیے پر پٹخا وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی.... اور شرٹ اٹھا کر  
... دھاڑ سے دروازہ کھولتا باہر آیا  
.. وہ چاہ کر بھی اتنا نیچے نہیں گر سکا جتنا گرنا چاہتا تھا

... سمیج..... سمیج... وہ شیر کی طرح دھاڑا

سمیج جسے یہ بھی پتہ تھا کہ ایسا ہی ہونے والا ہے لاؤنج کے پلر کے پاس ہی کھڑا تھا...  
بوتل کے جن کی طرح نکل کر سامنے آیا.. اور اس لہولہان شیر کو تڑپتے دیکھا

....جی حکم سر

نکاح خواں اور گواہوں کا بندوبست کرو... ابھی پانچ دس منٹ کے اندر.... اور رشیدہ  
مائی کو اس کے پاس بھیجو... اسے سمجھانے کہ آگے اسے کیا کرنا ہے... ورنہ یہیں اس  
.. لڑکی کو زندہ گاڑ دوں گا

وہ دانت پیستا بکتا جھکتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔ اگر بال مٹھیوں میں بھرے... اور بیڈ  
پر ڈھے گیا

...دماغ جھنجھٹا اٹھا تھا

ٹھیک ہے نواب.... یہ بھی ٹھیک ہے.. تم نے مجھ سے زیب کو چھینا.. میں تم سے  
.. پری چھین لوں گا



اب وہ صرف میری ہے... صرف اور صرف شاہ ویر سلطان کی... میں اس پر تمھارا  
 .. سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا... ساری زندگی تم اس کی شکل دیکھنے کو ترسو گے  
 میں اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا... اس طرح تو بالکل بھی نہیں.. لیکن اسے اپنا بنا کر  
 ... تمھیں ضرور کانٹوں پر گھسیٹوں گا  
 وہ اپنے آپ سے مخاطب تھا

.. باہر سمیع نے اطمینان سے کال ملائی

ہاں.... لے آؤ اندر... مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ سب ایسے ہی ہونے والا ہے... وہ لاکھ  
 برے سہی.... مگر ایسا کچھ بھی نہیں کر پائیں گے.. اور اپنی محبت کے ساتھ تو بالکل  
 ... بھی نہیں

.... ٹھیک ہے سب آ جاؤ

رشیدہ مائی... اس نے آواز دی... وہ بے حد صحت مند مردانہ سا ڈیل ڈول رکھنے والی  
... عورت کچن میں ہی تھی.. بھاگ کر باہر نکلی

.....جی حکم

جاؤ... میڈم کو سمجھاؤ.. صاحب نکاح کرنے والے ہیں ان کے ساتھ کسی بھی طرح  
انہیں راضی کرو. کسی بھی طرح مطلب کسی بھی طرح. مولوی صاحب کے سامنے کوئی  
بکھیرانا ہو.. ورنہ صاحب زندہ نہیں چھوڑیں گے انہیں بھی .... اور تمہیں بھی... اگر  
کوئی گرڈ بڑ ہوئی

رشیدہ مائی دہلتی میم صاحبہ کے کمرے کی جانب بڑھی... اپنے مالک کے غصے سے واقف  
جو تھی



وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ نڈھال سی تکیے کی ایک جانب سر ڈھکائے رونے میں  
مصروف تھی

آہٹ پر پھر سہم کر مچل کر اٹھی... سامنے کھڑی عورت کو دیکھ کر پھر خوفزدہ ہوئی

کیونکہ یہی تو تھی اسے یہاں لانے والی

..رات تقریباً آٹھ بجے کا وقت تھا

دونوں بابا پریمہا کو لے کر ہسپتال گئے تھے.. وہ بہت بیمار تھی... اس کا دماغ کے کچھ  
..ٹشوز بے جان تھے.. جس کی وجہ سے اس کا نچلا دھڑ پیرالائز تھا

وہ اور اس کی ماں فوزیہ بیگم گھر میں اکیلی تھی.. جب کسی عورت کو مدد کے لئے پکارتے  
..اس نے دروازہ کھولا تھا

اس عورت نے پانی مانگا تھا.. پری کچن کی طرف گئی تھی.. اس کے ساتھ ایک اور  
..عورت تھی جب اچانک ان پر قیامت ٹوٹی تھی

..وہ پانی لے کر باہر آئی تو حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اپنی ماں کا بے ہوش وجود دیکھا  
..وہ چیختی چلاتی اس سے پہلے اس کے منہ پر بھی تیزی سے رومال رکھا گیا تھا



اور پھر وہ جس خاموشی سے آئیں تھیں.. رات کے اندھیرے میں چادر میں لپٹے ایک نازک سے وجود کو کندھے پر گرائے اسی خاموشی سے گھر سے نکل کر باہر سے لاک لگایا.. اور وہاں سے نکلتی چلی گئیں

..رشیدہ مائی اندر آئی

. اس کے پاؤں کھولے اور پھر ہاتھ.. وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی

بیگم صاحبہ... میری بات غور سے سننا.... وہ صاحب جو ابھی اندر آیا تھا... آپ کو پتہ تو... چل ہی گیا ہو گا کہ کیوں آیا تھا تمہارے پاس

اب سنو وہ چاہتا تو آپ سے یونہی تعلق بنا سکتا تھا

...مگر وہ آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہے ۔

پری نے جھٹکے اور صدمے سے اس بے حس عورت کو دیکھا... جو ایک عورت ہو کر اس سے ایسی باتیں کر رہی تھی

ابھی کچھ دیر میں آپ کا نکاح صاحب سے ہو گا.. اگر آپ نے کوئی گڑبڑ کی تو میں تو مروں گی.. تمہارا خاندان بھی مرے گا اور بعد میں تمہیں اس سے کوئی بھی بچا نہیں .. پالے گا

اسی لیے بی بی صاحبہ سوچ سمجھ کر کرنا جو بھی کرو..... وہ اس پر قیامت ڈھاتی بڑی .... لاپرواہ سی اسے چادر اوڑھانے لگی

بلتنے میں ہی دروازے پر دستک ہوئی

..جی... رشیدہ نے پوچھا

میم کو پردا کروا کر لاؤنج میں لے آؤ... مولوی صاحب آگئے ہیں.. سمیع نے پری کے سر پر بم پھوڑا

خدا کے لئے مجھے جانے دو.. میں نے کچھ نہیں کیا.. ایسے کیسے میں اپنے گھر والوں کے بغیر .. کسی سے شادی کر لوں

مجھے جانے دو.. مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے.. خدا کے لئے.. وہ روتی گرگڑاتی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی





باہر لاؤنج میں مولوی صاحب.... تین چار اور لوگ اور سمیع موجود تھا

وہ خود پتھر جیسے تاثرات لئے وہاں بیٹھا تھا

اس کا لرزنا کانپتا وجود رشیدہ مائی نے مضبوطی سے تھام کر اپنے پاس بٹھایا ہوا تھا  
.. آنسو تھے کے مسلسل رواں تھے

.. ایجاب و قبول کا مرحلہ شروع ہوا

جب مولوی صاحب دلہن کی طرف متوجہ ہوئے

پلوشہ حیدر نواب کیا تمھیں شاہ ویر سلطان کے ساتھ یہ نکاح سکھ رائج الوقت باعوض  
... ایک کروڑ حق مہر کے قبول ہے

وہ خاموشی سے مسلسل انسو بہا رہی تھی جب شاہ ویر نے لال انگارہ آنکھیں اٹھا کر  
نخنوار نظروں سے پہلے اسے پھر رشیدہ مائی کو گھورا

رشیدہ نے جو اسے کمر سے تھاما ہوا تھا.. زرا سا اس کی نازک کمر پر دباؤ بڑھا کر اسے اپنے  
صاحب کی طرف متوجہ کرنا چاہا

پری نے بھی نظر اٹھائی تھی.. اور سامنے بیٹھے شخص کی نظروں کی وحشت دیکھ کر ہی  
ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی... اس نے خوف سے لرزتے دوبارہ نظر جھکائی

.. مولوی نے دوبارہ پوچھا

جی قبول ہے.... لرزتی کانپتی آواز میں اس نے اس وحشی انسان کو زندگی بھر کے لئے  
قبول کیا

.. آدھ مری حالت میں اپنے موت کے پروانے پر تین دستخط کر دیئے

.. شاہ ویر نے بھی اسی حالت میں ایجاب و قبول کر کے سائن کیے  
... کچھ ہی دیر بعد وہ مبارک باد دیتے سب مولوی سمیت وہاں سے جا چکے تھے

وہ اسی دل دہلا دینے والے تاثرات لیے بیٹھاتی تھی سے پاؤں جھلا رہا تھا

پاس ہی وہ نازک سی گھڑی بنی بیٹھی... بس روئے جا رہی تھی

.. آخر سمیع ہی بولا

.. جاؤ... رشیدہ مائی... بیٹھی منہ کیا دیکھ رہی ہو... بیگم صاحبہ کو کمرے میں چھوڑ آؤ

ویر کچھ بھی نا بولا

...رشیدہ مائی ہڑبڑا کر اپنی بیگم صاحبہ کے مریل سے وجود کو تھام کر اٹھی

اور ویر کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں لے جانے لگی

رشیدہ مائی تمہارا دماغ خراب ہے اب بیگم صاحبہ کا وہی کمرہ ہے جو صاحب کا ہے...  
بچھے سے سمیع اطمینان سے ویر کے سامنے ہی رشیدہ کو پڑتے بولا

ویر اب بھی لا پرواہ اور لا تعلق سا بیٹھا رہا



جب کے پلوشہ کا دل کیا ابھی کے ابھی اس کمرے میں نہیں جہنم میں پہنچنے سے پہلے  
.. کہیں بھاگ جائے۔ اس کے قدم وہیں جم گئے

رشیدہ تقریباً گھسیٹتے اسے ویر کے کمرے میں لائی اور بیڈ پر بٹھا دیا۔ اور فوراً چلی گئی۔ رات  
.. کے ایک بج چکے تھے۔ اب وہ بڑے شوق سے دوبارہ رونے کا شغل فرمانے لگی

اس کے باپ نے ہمیشہ کسی ان دیکھی طاقت سے اسے چھپانے کے لئے خود سے دور  
.. رکھا۔

وہ لاکھ جھپٹائی.... تملائی.. مگر اس کے بابا نے اس کی ایک ناسنی اور اسے اسلام آباد  
.. بھیج دیا

مگر بیچارے کی سب احتیاطیں سب سکیمیں دھری کی دھری رہ گئی تھیں.. کیونکہ اب وہ  
پری ہمیشہ کے لیے ایک جن کے زندان میں قید کر دی گئی تھی

باہر ویر اٹھا تھا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر جانے لگا

..جب سمیع نے پھر پکارا

... سر... اگر انھوں نے کڈ نیپنگ کی ایف آئی آر کٹوائی تو

تو بھاڑ میں جائیں سب..... مجھے پرواہ نہیں... بس ڈی جی آئی کو ایک کال کر دینا کے  
.. یہ ایف آئی آر یہاں کے کسی بھی تھانے میں نہیں کٹنی چاہیے.. وہ کہتا باہر نکل گیا



...شاہ میر اور ثانیہ کی بے تکلفی بڑھتی ہی جا رہی تھی

..پینے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی

اور خود کو محبت کی آگ کے شعلوں والی راہ کی مسافر بنا چکی تھی

دل و جان سے شاہ میر سے محبت کرنے لگی تھی اور اس بات کا بارہا اقرار بھی کر چکی تھی

مگر شاہ میر نے ہمیشہ ہنس کر ٹال دیا اور واضح کہا کہ وہ اسے صرف دوست سمجھتا ہے...

اس کے دل میں ثانیہ کے لئے کوئی جذبات نہیں

....آج بھی وہ مری والے فارم ہاوس میں موجود تھے... اور فرینڈ بھی تھے

پارٹی زوروں پر تھی... حلال حرام میں فرق بھلائے وہ سب بگڑی اولادیں ایک  
...دوسرے میں لگن تھے... حرام مشروب کھلے عام سرو کیا جا رہا تھا

زیادہ پینے کی وجہ سے شاہ میر کا سر جھنجھٹا اٹھا تھا... مگر اس میں اتنی ول پاور ہوتی تھی  
کے اتنے نشے کے باوجود نا اس کی زبان لڑکھڑاتی تھی نا قدم

سب سے معذرت کی

Gays.... I'm not feeling well... So



...آج کی یہ پارٹی یہیں پر فنش.... میں کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا ہوں ..

.. سب باری باری اس سے مل کر جانے لگے... مگر ثانیہ وہیں بیٹھی تھی

. میر نے اپنے وفادار آدمی عزیز کو اشارہ کیا.. وہ قریب آیا

یہ میڈم کو پر سنلی طور پر اپنی گاڑی میں ان کے گھر چھوڑ کر آؤ.. میں کمرے میں جا رہا ..  
ہوں اور مجھے کوئی ڈسٹرب ناکرے

.. وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

.. چلیں میڈم..... عزیز نے کہا

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا... میں ادھر ہی ہوں.. تم جاؤ

...وہ پتہ نہیں کیا چاہتی تھی

عزیز نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا اور باہر چلا گیا

...وہ دل کے ہاتھوں مجبور..... شاہ میر کے کمرے کی طرف بڑھی

نامحرم کی محبت زلیل کرتی ہے رسوا کرتی ہے.... آزمائش ہوتی ہے... یہ سوچے سمجھے

بغیر وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی

وہ شرٹ لیس بیڈ پر اوندھا لیٹا تھا.... آہٹ پر جھنجھلایا

Aziz... What's the hell..... I said don't disturb.....

کہتے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا.. الفاظ منہ میں ہی رہ گئے.... اور ثانیہ کو دیکھ کر حیران ہوا

...ثانی.... گئی نہیں تم۔ ابھی

...نہیں میر.... میں نہیں گئی... میں ہمیشہ تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں

..وہ کہتی اس کے پاس آئی

.....تنہائی، بھرپور نشہ، اور اس تنہائی میں ان کے اوپر حاوی ہوتا تیسرا شیطان

..شاہ میر نے اس کو ہاتھ سے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا

..وہ کئی ڈال کی طرح اس کے کشادہ کسرتی سینے پر گرمی اور سب بال بکھر گئے

کتنے پاس رہنا چاہتی ہو... ڈارلنگ.. میر نے اس کے چہرے سے بال پیچھے ہٹاتے  
..پوچھا

جتنے پاس تم کہو گے شاہ... وہ بھی محبت کی اندھی بہکی

.... تو پھر ادھر آو... یہ کہتے اس نے کروٹ لی اور اس پر جھکتا چلا گیا



...وہ کھانے کی ٹیبل پر چئیر سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا



..نمرہ نے اس کے سامنے کھانا رکھا... اور اس کے بال بکھیرے

پلیز... آکا آپی.... مجھے یہ آپ کی حرکت سب سے زیادہ زہر لگتی ہے.... وہ منہ بنا کر  
بولا

اور مجھے اپنے شہزادے کا یوں منہ لٹکانا زہر لگتا ہے... تم صرف ہنستے اچھے لگتے ہو اور  
.. اس خوبصورت ڈسپل کی نمائش کرتے... زرا دکھانا مجھے کہیں کھو تو نہیں گیا  
..نمرہ نے اسے چھیڑا۔ اور اس کی گال پر ڈسپل کی جگہ انگلی رکھی

Plz don't teez me... پلیز آکا آپی... میرا موڈ نہیں

پلیز شاہ زر.... نکل آؤ اس فیز سے باہر.... کوئی بات نہیں یار.. ایسا تو ہوتا رہتا ہے...  
 کیوں اتنا ہرٹ ہو رہے ہو.. بھاڑ میں جانے دو اسے... اپنی لائف سے  
 سٹارٹ کرو.. ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے یار.... اور اب میں تمہاری زندگی کا یہ فیصلہ  
 خود کروں گی.... اور تم بالکل نہیں بولو گے..... نمرہ نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

اوکے... فائن مجھے کچھ وقت چاہیے... اس کے بعد میں آپ کو بتا دوں گا... آپ فیصلہ  
 ... کر لینا.. مجھے قبول ہوگا

پتہ نہیں بھائی اور تانی (نمرہ کی سولہ سالہ بیٹی) آپ کو کیسے جھیلے ہیں... وہ سخت  
 .. جھنجھلایا

.اوکے ڈن..... وہ مطمئن ہوئی... اور آخری بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑی

..دونوں بہن بھائی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے



...وہ ساری رات سرڑکیں نپٹتا رہا تھا

.... بے مقصد ایک ہوٹل میں بیٹھا رہا

جو سوچا تھا وہ کر نہیں پایا تھا... اور جو کیا اس سے دل تو خاموش تھا مگر دماغ قبول کرنے سے انکاری تھا

.. سالہا سال سے انتقام کی بھٹی میں سلگا تھا

.. اپنے دشمن کو شہ مات پینے کے لئے

.. اور اب اسی دشمن کی بیٹی کو اپنا لیا تھا

اعصاب بری طرح چٹخ رہے تھے.. ارجی اور زیب کی دلدوز چیخیں اور سرد پتلیاں۔ بار بار یاد آ رہیں تھیں

.. زہنی اور جسمانی تھکن روح تک اتری تو پانچ بجے کے قریب واپس آیا

... پورچ میں گاڑی کھڑی کی اور اندر داخل ہوا

.. ہر طرف چھایا سکوت رگوں میں سوئی کی طرح چھا

.. لاؤنج سے ہوتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

.. بلیک پینٹ.... ریڈ ٹی شرٹ کے اوپر بلیک لیڈر جیکٹ.. بکھرے بال.... تھکا ہارا سا



.. اسے اس حال میں دیکھ کر کون کہتا کہ وہ مشہور بزنس ٹائیکون شاہ ویر سلطان ہے

.. وہ کمرے میں داخل ہوا... لائٹ جلی ہوئی تھی  
.. ایک انجانی سی روح معطر کرتی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی

لاپرواہ سا ادھر ادھر دیکھے بغیر ڈریسنگ روم گیا... ٹراؤزر اور ٹی شرٹ لی واش روم گیا اور  
.. فریش ہو کر باہر آیا

.. اب بس ہو چکی تھی

.. نظر بے اختیار پورے کمرے میں دوڑائی

..وہ کہیں نظر نہیں آئی..بیڈ اور صوفہ خالی منہ چڑھا رہا تھا۔ فوراً ملنے پر بل آئے

اس سے پہلے پھر اپنا آپا کھوتا.. بیڈ کی جانب بڑھا.. تو بیڈ کی دوسری طرف کالیٹ پر  
دھلکا سا آنچل نظر آیا

..بے اختیار دوسری جانب گیا  
...دو زانو اس کے قریب بیٹھا

وہ زمین پر کالیٹ پر ہی پاؤں سے لے کر گردن تک دوپٹہ مضبوطی سے خود سے  
..لپٹائے... خوف، بھوک سے نڈھال اور تھکن سے چور بہت گہری نیند میں تھی

آخر کتنا روتی.. روتے روتے ہی گرمی غنودگی میں گئی تھی.. رونے سے آنکھیں ارد گرد  
.. سے اور ناک لال سرخ ہو چکی تھی

سوتے میں بھی بہت زیادہ سہمی ہوئی سی بچی لگ رہی تھی.. جو لپٹوں سے بچھڑ گئی  
.. ہو

.. وہ اسے دیکھتے ہی دنیا بھلا بیٹھا تھا

صرف یاد تھا تو اتنا کہ اب وہ اس کی ہے... شرعی اور قانونی طور پر... صرف شاہ ویر  
... سلطان کی

.. وہ اس کا مجازی خدا ہے... اس کے جسم و جاں کا مالک

اسے اب اس بات کا بھی احساس ہو چلا تھا کہ وہ جانے کب سے بھوکی تھی.. شاہ ویر  
سلطان کی بیوی پہروں سے بھوکی تھی.. مضمحکہ خیز

مگر نہیں سمیچ بھلا اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا تھا.. اب  
ٹیبل پر نظر پڑی تو وہاں کھانے کی ٹرے رکھی ہوئی تھی۔ مگر اس میں سے ایک نوالہ بھی  
نہیں توڑا گیا تھا

... اسے افسوس ہوا... اس پر جھکا

نرمی سے اسے بازوؤں میں بھر کر اٹھایا

... بیڈ پر لٹایا۔ اور۔ کمفرٹر اوڑھایا۔

خود بھی بیڈ کی دوسری سائیڈ لیٹ کر آنکھیں موند لیں اور بہت جلد گہری نیند میں چلا  
... گیا





.. بھوک پیاس سے بے چین سی صبح اس کی تقریباً نو بجے آتکھ کھلی

... خود کو بیڈ پر اور پہلو میں اس شخص کو دوسری کروٹ لے کر سوتے دیکھ پھر سہمی

... فوراً مگر آہستگی سے بیڈ سے اتری

بغیر آواز کیے دروازے کی جانب بڑھی.. اور پھر کافی دیر دروازے سے گھلی... مگر وہ بھی  
.. اپنے مالک کی طرح وحشی لگتا تھا کھل کر نادیا

.. اسے اس مقتل گاہ سے نکلنا تھا... یہی موقع تھا... پیچھے مڑ کر دیکھا

... چابی.... ہاں..... چابی ہوگی... سائیڈ ٹیبل کی ڈار میں

... وہ دبے قدموں کپکپاتے وجود سے اس کی جانب آئی

... ٹیبل کے اوپر نہیں تھی۔ دوزانو بیٹھی۔ ڈار کھولنے کو کپکپاتا ہاتھ آگے بڑھایا

وہ جو اس کے بیڈ سے اترنے پر ہی جاگ چکا تھا.. بند آنکھوں سے اس کی ایک ایک

.. حرکت نوٹ کر رہا تھا

اس نے ڈار کھولا... ایک نظر اس سوئے جن پر بھی ڈال دیتی... خوف تو ایسا تھا ایسا

. محسوس ہوا. جیسے وہ دیکھ رہا تھا اسے

چابی نظر آئی.. بلکل آہستگی سے اٹھائی... اور پھر دروازے کی جانب آئی... ایک امید دل میں جاگی.

.... چابی ناب میں گھمائی مگر بے سود  
... بے آواز آنسو پھر گال بھگونے لگے

کہ تبھی اپنے پیچھے آہٹ پا کر اس کی روح فنا ہوئی... جھٹکے سے پیچھے مڑی تو وہ وحشت  
زدہ سی آنکھوں سے سنجیدگی سے دونوں ہاتھ باندھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

دروازے سے لگی وہ جی جان سے لرزی... دروازے کا سہارہ نا ہوتا تو کب کی زمین بوس  
... ہو چکی ہوتی

کیوں اپنی چھوٹی سی جان کو مشقت میں ڈال رہی ہو جان یہ دور میرے فنگر پر نٹس سے  
..کھلتا ہے

سرد سا بھاری بوجھل لہجہ.....چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا قریب آیا... پری کی جان  
..لبوں پر آئی... کیونکہ اب اس کی شعلہ بار آنکھوں میں رات والی وحشت تھی

اور ایک اور بات اچھے سے سنو اور ذہن نشین کر لو... تمہیں اب ہمیشہ میرے پاس رہنا  
ہے.... دنیا میں کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے تمہارا..... اپنی پچھلی زندگی تو بالکل ہی  
بھول جاؤ... کوئی حوالہ کوئی رشتہ نہیں تمہارا کسی سے



پری نے جھٹکے سے سر اٹھا کر تحیر سے آنکھیں پھیلائے سامنے کھڑے پاگل آدمی کو  
..دیکھا.. جیسے اس کہ ذہنی توازن پر شک ہوا ہو

میرے پاس سے کہیں دور جانے اور مجھ سے بھاگنے کا تو سوچنا بھی مت.... جب جب  
ایسا کرو گی تب تب تمہیں اپنی نازک جان پر سزا جھیلنی پڑے گی.. اب بھی تم نے  
میرے ڈار سے کی نکلنے کی جرات کی بھاگنے کی نیت سے... سزا خود طے کر لو.... میں  
...فریش ہو کر آتا ہوں اتنا

وہ یہ کہتا.... اس پر قیامت ڈھانا ڈریسنگ روم سے کپڑے لے کر واش روم چلا گیا.. اس  
...نے کب کی رکی ہوئی سانس بحال کی

سزا.... وہ زیر لب بڑبڑائی... اب کیا کرنے والا ہے وہ اس کے ساتھ... وہ پھر سہمی

... اور بھیکے چہرے کے ساتھ وہیں بیٹھتی چلی گئی

اس نے کھڑے ہو کر ایک مرتبہ پھر چابی گھما کر کوشش کی اس مرتبہ شاید تقدیر کو اس پر رحم آیا جو اس زندان کا دروازہ کھلتا چلا گیا

وہ باہر نکل کر بیرونی جانب بھاگی.... لان میں نکلنے لگی تو لاؤنج کے دروازے پر ہی قدم روکنے پڑے... کیونکہ سامنے ہی بالکل یہ بڑے بڑے منہ اور نوکیلے دانتوں والے چار بل.. ڈوگز پورے لان میں پھر رہے تھے

... انھیں دیکھ کر پوری جان لرزی اور ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

نہیں سنی ناں تم نے میری.... اب سزا یہی ہے.. چلو اپنے ڈوگز سے تمھارا انٹرو کرواؤں... سر سراتا لہجہ

وہ مڑ کر اندر بھاگنے لگی.. جب ایک وحشی سے لمس کی مضبوط پکڑ اپنے بازو پر محسوس ہوئی.

نہیں... مم... مجھے... جانے دیں.. مجھے... ڈر... لگتا ہے... وہ بری طرح مچلی.... اس... بے حس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی کہ اسے ان ڈوگنز کے سامنے ہی پھینک دیتا

وہ زبردستی اسے دروازے تک لایا۔ سب نوکر اپنا اپنا کام کان دبا کر کرتے رہے.. کسی کی... بھی جرات نہ ہوئی ویر کی طرف دیکھنے کی.. وہ چھوڑو چھوڑو کی گردان کرتی تڑپتی رہی

ہیہیہ.... ٹائیگرز..... کم ہیئر..... اس نے ڈوگنز کو آواز دی وہ دم ہلاتے اس کے پاس.. آئے

... سمیج لان میں ہی تھا..... سمیج اور گارڈز نے ان کی جانب پیٹھ کر لی

پری کے اوسان خطا ہوئے... وہ بری طرح بازو چھڑانے کے لئے مزاحمت کرنے لگی  
جب اچانک ویر نے اس کا بازو چھوڑ کر کمر سے دبوچا اور ہلکا سا اسے جھکایا

..ڈوگنز ویر کے سامنے دم ہلاتے رہے.. مگر پری کو دیکھ کر غرائے  
نوو... نوو... ٹائیگرز... اب یہ بھی اس گھر کی مالکن ہے... مگر صرف گھر کے اندر تک....  
میرے بغیر اگر لان میں ایک قدم بھی نکالا تو تمہارا ڈنر.... اوکے

پری نے تڑپنا بند کیا اور اس کی شرٹ زور سے مٹھیوں میں جکڑ کر آنکھیں زور سے بند  
..کر لیں

اس کی اس حرکت پر ویر کا شرارتی سا ڈمپل پل بھر کر ابھر کر معدوم ہوا



Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

ڈوگزنے پری کا دوپٹہ سونگھا اور اپنی نئی مالکن کی پہچان کی... اب اس کے پاؤں میں  
بھی لوٹنے لگے... پری کا چہرہ بند آنکھوں میں بھی لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا

جب اسے شاید اس پر رحم آیا... اس کے بے جان سے ہوتے وجود کو بازوؤں میں بھرا  
اور اندر کی جانب آیا... اس نے اب بھی بری طرح اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑی  
ہوئی تھی

رشیدہ مائی.... ہمارا بریک فاسٹ روم میں ہی لگوا دیں... اس نے آواز دی اور کمرے  
... میں چلا آیا

یونہی اسے لے لا تعلق سا کھڑا رہا... پری کو اپنی سچویشن کا ہوش آیا تو اس کے رونگٹے  
کھڑے ہوئے

باہر ڈوگنز... اندر یہ درندہ... جائے تو کہاں جائے

...مجھے نیچے اتاریں... وہ مچلی

...اتر جاؤ..... لا پرواہ سا انداز

چھوڑیں..... مجھے..... جھنجھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور ہٹانا چاہا

جتنا تم میرے سامنے یہ چھوڑیں چھوڑیں لفظ دوہراتی ہو مجھے تمہارے قریب آنے کی اور  
...تمہیں پکڑنے کی اور ضد ہوتی ہے... یہ کہتے اس نے اسے نیچے اتارا

مگر وہ لپک کر اس سے دور ہونے لگی اس کا یہ عمل ویر کو آگ لگا گیا.. اس کی کلائی  
.. پھر گرفت میں لی

.. خبردار مجھے چھو!..... ڈونٹ ٹچ می..... پری نے تنگ آکر دانت پیسے

ویر کی رگیں تنی... ٹچ کی کیا بات کرتی ہو جان... کلائی اپنی جانب کھینچی... وہ اس کے  
سینے سے آ لگی... کمر کو دوسرے ہاتھ کی گرفت میں لیا.. تمھیں ٹچ کرنے کا پرمائیٹ  
.. لائسنس لے چکا ہوں میں رات..... اتنی جلدی بھول گئیں

... پری کی آنکھیں ڈبڈبائیں

ڈونٹ یو ڈئیر... جان..... ان آنسوؤں کو بے مول مت کرو... ورنہ میں اپنے لبوں سے  
... چنوں گا انھیں



...پری کی سانس اٹکی

...بالتے ہی دروازے پر ہلکی ناک ہوئی.... پری کی اس جن سے گلو خلاصی ہوئی  
یس کم ان.... رشید مائی خاموشی سے اندر آئی.. اور ادھر ادھر دیکھے بغیر ٹیبل پر ناشتہ کی  
ٹرے رکھی اور چلی گئی

ایک نظر ویر نے اس پر ڈالی جو کچھ فاصلے پر کھڑی بری طرح انگلیاں چٹخا رہی تھی اور  
.. بے دردی سے اپنے لب دونوں تلے کچل رہی تھی

.... وہ بھنا کر پھر اس کے قریب گیا... وہ پھر پیچھے ہوئی اور دیورا سے لگی

.... ویر نے شہادت کی انگلی سے اس کے دانتوں تلے سے لب نکالا

اول..... ہوں.... ان کے ساتھ یہ سلوک کرنے کا حق صرف اور صرف میرا ہے...  
..آئندہ ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت

اس کی بات پر پری کو کرائیٹ محسوس ہوئی اور بری طرح سٹیٹائی.... دل میں اسے  
..... کو سا... بے ہودہ... درندہ

... ادھر آؤ... اسے کلائی سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا

چلو بریک فاسٹ کرو... ہری اپ.... میں ڈریسنگ روم میں جا رہا ہوں واپس آؤں تو یہ  
... سب فنش ہو

یہ کہتا وہ ڈریسنگ میں چلا گیا... پتہ تھا وہ اس کے سامنے کچھ نہیں کھا پائے گی

بھوک تو شدید قسم کی لگی تھی... ناشتہ بھی مزے کا تھا.. ہر چیز تھی... اس نے اس  
.. ظالم پر دو حرف بھیجے اور ناشتہ کرنے میں لگن ہو گئی



ایک قیامت تھی جو حیدر نواب پر ساری رات گزری تھی

.. ہو اسپتال سے پریمہا کو گھر لے کر آئے تو گھر کے باہر سے کنڈی لگائی گئی تھی

.. چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجایا

بھاگ کر اندر گئے تو فوزیہ بے ہوش تھی.. اور ان کی پھولوں جیسی نازک پنچی کسی کے انتقام کی بھینٹ چڑھ چکی تھی... پری غائب تھی.. اور یہ کام صرف شاہ ویر سلطان.. کر سکتا تھا

.. وہ لاکھ جھپٹائے... ارد گرد کے تھانوں میں رپورٹ لکھوانے گئے

.. مگر کسی نے ناں سنی... حافظ سعید بھی تھے ساتھ

.. ہر طرف سے ناکامی پر بے تحاشا روئے

.. لگے دن تک جلے پیر کی بلی کی طرح تپتے رہے

پتہ نہیں وہ درندہ ان کی معصوم بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہوگا.. یہ سوچ ہی ایک باپ کو زندہ درگور کرنے کو کافی تھی



..پھر سعید نے ہی اسلام آباد فون کیا... بہت عزت تھی ان کی

ایک دو دوست کی پہنچ تھی اتنی کے اسلام آباد سے فون آیا تو یہاں کے تھانے میں ان کی کڈنیپنگ کی رپورٹ درج کرنی پڑی

اور اب وہ پولیس اور حافظ سعید کے ساتھ اپنی بیٹی کی بازیابی کی امید دل میں لئے وہاں جا رہے تھے



سر... اسلام آباد جانے کے تمام انتظامات مکمل ہیں... میم کی بھی ٹکٹ کروادی ہے....

سہی اور کوئی خاص بات..... بھانپ اڑاتی کافی پیتے ریلیکس سا لاونج میں بیٹھے اس نے  
سمیع سے پوچھا

جی سر تمھانے صدر سے فون تھا.. اوپر سے دباو تھا اس لئے کڈنیپنگ کی رپورٹ لکھی گئی  
.. ہے... اور وہ ادھر ہی آہیے ہیں... سمیع کا لہجہ دھیمیا اور ڈرا سا تھا

واٹ... وہ حسبِ معمول دھاڑا... چہرے کے تیور فوراً بگڑے.. اور تم مجھے اب بتا رہے  
ہو...

... سر مجھے بھی ابھی فون آیا

اوکے..... آئی ول ہینڈل آل دس... مگر رشیدہ مائی سے کہہ دو میڈم کمرے سے باہر  
 ..... نکل آئی تو اسے تو کچھ نہیں کہوں گا رشیدہ کی ٹانگیں ضرور توڑ دوں گا۔ وہ غرایا  
 سمیع نے رشیدہ کو بلا کر اچھی طرح سمجھا دیا.. وہ کمرے کی جانب چلی گئی جہاں صبح سے  
 وہ پھر نظر بند تھی

..بتنے میں ہی چوکیدار چند پولیس اہلکاروں سمیت اندر داخل ہوا

اور ان میں سے ایک شخص کو دیکھ کر ویر کے چہرے پر پھر وحشت بے انتہا اشتعال،  
 ..غصہ اور درندگی چھائی

..انسپیکٹر جھپکتے ہوئے آگے بڑھا اور ویر سے جھک کر مصافحہ کیا

انسپیکٹر..... ہوش میں تو ہو جلتے ہے کس کے گھر میں گھسنے کی جرات کر بیٹھے ہو۔ یہ  
 جلتے ہوئے کے تھانے واپس پہنچنے پر تمہارے سسپینڈڈ پیپر تمہارے منہ پر مار دیئے  
 ... جائیں گے .. ویر فرعون بنا غرایا

وہ... سر... کمپلین ہے آ..... آپ کے خلاف کے آپ نے..... ان کی بیٹی کو ان  
 کے گھر سے کڈنیپ کیا ہے... انسپیکٹر گھگھیا گیا

واٹ..... کوئی کچھ بھی کیے گا اور تم بغیر انویسٹگیشن کے منہ اٹھائے شاہ ویر سلطان  
 کے گھر چلے آؤ گے .. وہ دھاڑا

..... پلیز سر کو آپریٹ کریں ... ایک دفعہ



کیا ایک دفعہ..... بکو اس بند کرو... اور رہی بات اس کی بیٹی کی تو اب وہ میری بیوی ہے...

...ویر نے حیدر نواب کے سر پہ بم پھوڑا.. اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکی

رات ہی نکاح ہوا ہے ہمارا... اور غور سے سنو انسپیکٹر لو میرج ہے ہماری... یہ بندہ اونر کلنگ کے چکر میں میری بیوی کے پیچھے پڑا ہے.. دوسرے تھانے میں میں بھی... ایف آئی آر کٹوا چکا ہوں

. سمیع نے انسپیکٹر کو نکاح نامہ اور ایف آئی آر کی فوٹو کاپی دکھائی

. حیدر نواب کے سامنے شاہ ویر سلطان تھا.. پہلے ہی بندوبست کر رکھا تھا

اب ہو گئی ہے تسلی تو اپنے کتوں سمیت یہاں سے دفع ہو جاؤ..... کیونکہ یہ شاہ ویر  
... سلطان کا بلکل پرسنل میٹر ہے۔ مجھے اپنی بیوی کی حفاظت کرنی آتی ہے

.....جج.... جی سر.... انسپکٹر دم دبا کر اپنے بندوں سمیت وہاں سے نکلتا چلا گیا



.. پولیس اہلکار جا چکے تھے

حیدر نواب کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی۔ کندھے جھکے ہوئے تھے۔ سعید بھی اس  
.. فرعون بنے شخص کو تاسف سے گھور رہے تھے

شاہ ویر نے خونخوار نظروں سے سمیع کو گھورا  
 سمیع مجھے اس شخص کا غلیظ وجود ابھی تک میرے گھر میں نظر کیوں آ رہا ہے  
 .... وہ دھاڑا ..

... سمیع لپک کر ان کی جانب بڑھا  
 اور سعید سے مخاطب ہوا جیسے محترم ان کو فوراً لے جیئے ... گارڈز آئے تو ان کی صحت  
 کے لئے اچھا نہیں ہوگا

پری جو کے کمرے کی کھڑکی سے پولیس اور دونوں بابا کو اندر آتا دیکھ چکی تھی  
 ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھی

پر دروازے میں وہ دیو ہیکل عورت موجود تھی... جو کہ اسے باہر جانے نہیں دے رہی تھی

خدا کے لئے مجھے جانے دو.. میرے بابا آئے ہیں مجھے لینے.. تمہیں تمہری بیٹی کا واسطہ...  
تمہیں خدا کا واسطہ مجھے جانے دو... نہیں رہنا مجھے یہاں... مجھے اپنی ماما بابا کے پاس  
.. جانا ہے.. وہ بے تحاشہ روتی ہاتھ جوڑتی گڑ گڑائی

اسے شاید اپنی بیٹی کے واسطے پر رحم آیا تھا... چہرے پر ندامت اور تذبذب کے اثرات  
تھے...



خدا کے لئے آئی مجھے جانے دے... مجھے ایک بار.... بس ایک بار اپنے بابا سے ملنا ہے...  
وہ سسکتی ہاتھ جوڑے زمین پر بیٹھتی چلی گئی

شاہ ویر سلطان مجھ سے دشمنی ہے... مجھے جان سے مار ڈالو... خدا کے لئے اسے چھوڑ دو  
وہ معصوم اور بے قصور ہے... اس کا کوئی قصور نہیں... خدا کے لیے  
نواب گرگڑاتا ہاتھ باندھے گھٹنوں کے بل اس کے سامنے جھکا

زیب اور ارجی کا بھی کوئی قصور نہیں تھا... وہ سفاکی سے بولا... یو نو واٹ.... مجھے  
تمہارے ان ڈراموں سے کوئی مطلب نہیں... بلکہ میں تو آج اپنے فرینڈز کو جشن کے لئے  
. بلانا چاہتا ہوں.... شراب اور شباب کے لئے

اور یہ تو اس کا دل ہی جانتا تھا اتنی بڑی جھوٹی بات محض سامنے والے کی روح کو کچوکے لگانے کے لئے بولتے کیسے اس کا دل پتھر سے جیسے بری طرح کچلا گیا تھا  
ویر نے درندگی سے آنکھ ونک کی

اور ایک باپ کے سر پر آسمان گرایا..... روح کی دھجیاں اڑائیں.. سعید بھی اس کی  
.. بات کا مطلب سمجھ کر تڑپ اٹھے

پیچھے وہ جو کمرے سے نکل کر آرہی تھی... بے یقینی سے اس بھیڑیے کی اگلی پلینگ  
سنی. وہ کیسے اس بے رحم سے رحم کی امید لگا سکتی تھی.. جس سے اس کا باپ اتنا  
. خوفزدہ تھا تو یونہی تو نہیں خوفزدہ ہوگا

... تمہیں پتہ ہے حیدر نواب پھر میں اسے کہاں لے کر جاؤں گا... سلطان مینشن

یاد ہے ناں سلطان مینشن.. کہ میں یاد کرواؤں... اب تم آپشن بتا دو وہاں اسے زندہ .  
...د فناؤں کے زندہ جلاؤں

وہ سفاکی سے طنزیہ سا بولا

..... پری، سعید اور حیدر نواب کے سر پر آسمان گرا تھا

...بابا.... وہ تڑپ کر ان کی طرف بڑھی... ویر طوفان کی طرح کھڑا ہوا

بابا... مجھے بچا لیں.... اس سے پہلے وہ حیدر نواب تک پہنچتی... ویر نے اسے گردن سے  
..پکڑ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی

چھوڑو مجھے... مجھے اپنے بابا کے پاس جانا ہے.... نہیں رہنا تمہارے ساتھ.. حیوان ہو  
تم... کچھ نہیں ہوں میں تمہاری... چھوڑو مجھے جانے دو... وہ گھٹی گھٹی آواز میں  
..چلائی.. اور بری طرح اس کی گرفت میں سے نکلنے کے لیے مزاحمت کی

..اس کے ہر لفظ پر شاہ ویر نے خود پر کنٹرول کیا ہوا اپنا آپا کھویا تھا

شاہ ویر چھوڑ دو اسے.. نواب تڑپتا.. اور اس کی جانب بڑھا

...درمیان میں سمیع آیا تھا

یہ لو چھوڑ دیا.... بالکل بغیر سوچے سمجھے غصے سے پاگل ہوتے اس نے پری کا سر پلر  
میں دے مرا تھا... تیزی سے خون زخم سے ابل کر اس کے بائیں کندھے کو بھگویا تھا



..پری.... میری گڑیا... پری میری بچی... وہ پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا

.... گارڈز... وہ چلایا... کدھر مر گئے ہو... گارڈز تیزی سے اندر آئے

... میرے گھر سے باہر نکالو انھیں

گارڈز، سعید اور حیدر نواب کو گھسیٹتے وہاں سے لے گئے.. نواب حسرت بھری بھگی نگاہوں سے اپنی بیٹی کو خون میں لت پت زمین پر ہوش و خرد سے بیگانہ پڑے دیکھتا... رہا.. اور اسے اپنی پھول جیسی بیٹی کو وہیں اسی حالت میں چھوڑ کر جانا پڑا

ویران کے جانے کے بعد آندھی طوفان بنا فارم ہاوس سے گاڑی لے کر نکلتا چلا گیا.. اس کا بھی نا سوچا جسے ادھ مری حالت میں چھوڑ کر جا رہا تھا

.. پیچھے کسی میں بھی اتنی جرات نہیں تھی کہ شاہ ویر سلطان کی بیوی کو ہاتھ لگاتا  
.. سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے



دگرگوں حالت میں گھر پہنچ کر وہ دونوں اتنے عمر رسیدہ اس پھول جیسی نازک بچی کی  
.. حالت پر پھوٹ پھوٹ کر روئے تھے

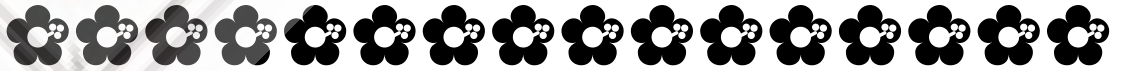
فوزیہ بیگم روتی بلکتی تڑپ کر ان کے پاس آئی تھیں

نواب.... میری... میری بیٹی.. کدھر ہے وہ.. آپ تو لانے گئے تھے اسے ساتھ.... کدھر  
.. ہے وہ.. کیوں نہیں آئی

فوزیہ.. وہ اب کبھی نہیں آئے گی.. مار دیا میری بچی کو اس ظالم نے.. میرے کیے گئے  
گناہوں کی سزا بھگتی ہے میری بچی نے... لہو لہان کر دیا اسے.. مر گئی ہے وہ.. فوزیہ  
.. سنا تم نے پری مر گئی ہے  
.. نواب ہزیانی سا ہو کر چلایا

.. اندر پریمہا نے یہ سب باتیں سن کر چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا

... وہ تینوں گھبرا کر اندر بھاگے



..تین گھنٹے خوار ہونے کے بعد وہ لوٹا تھا

برسوں کا تھکا ہوا مسافر..... نڈھال.. شل اعصاب کے ساتھ

کمرے میں آیا.. صوفے پر ڈھے سا گیا... ادھر ادھر نظر دوڑائی... عجیب لگا... اُس وقت غصے میں اندھے ہوئے ویر کو اب بالکل یاد نہیں تھا وہ کیا کر چکا ہے اپنی زندگی کے ساتھ.

وہ کمرے میں نہیں تھی

..جانے کی بھی تیاری کرنی تھی

..سمیع.... اس نے آواز دی



..جی سر.. وہ حاضر ہوا

پری کدھر ہے؟ سمیع نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا

جہاں آپ انھیں ادھ مری حالت میں چھوڑ کر گئے تھے.. وہیں.. اور کس کی جرات تھی  
...جسے آپ مار کر گئے اور آپ کی بیوی کو ہاتھ لگانے کی.. اسی لئے وہ وہیں ہیں

نا چلتے سمیع کا لہجہ اپنے مالک کے آگے تلخ ہوا

اسے امید نہیں تھی اس کا مالک انتقام میں اتنا اندھا ہو جائے گا کہ اپنی محبت کو مارنے  
کی کوشش کرے گا

جبکہ اس کے ہر لفظ پر ویر کو اب یاد آتا گیا کہ وہ کیا کر چکا ہے... وہ روح سے کانپا

. سمیع... وہ دھاڑا... کدھر ہے میری پری

وہ باہر کی جانب اندھا دھند بھاگا... سامنے وہ پیلی زرد ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی.  
خون جسم پر جم چکا تھا سانس اکھڑ رہی تھی

ویر نے اسے بازوؤں میں بھرا.. پری.... آنکھیں کھولو... سمیع گاڑی نکالو... وہ چلایا.  
سمیع نے تاسف بھری نظر ویر پر ڈالی کیونکہ اسے لگ رہا تھا میم اب نہیں رہیں..  
کیونکہ پری سانس نہیں لے رہی تھی

..... سر میم نہیں

... سمیع.... وہ دھاڑا... گاڑی نکالو

اس نے پری کے بے جان سے وجود کو بانہوں میں بھرا۔ گاڑی میں لے کر بیٹھا.. اور  
.... ہو سپیٹل کے لئے اندھا دھند نکلے



.. ہو سپیٹل کے سرد سے کمرے میں پری کی آنکھ کھلی  
اپنے زندہ بچ جانے پر افسوس ہوا.... آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہوئے

اپنے زخموں سے چور جسم اور سر کو دیکھا تو ایک مرتبہ پھر آنکھوں سے لہو بہنے لگا.. اب تو رو کر آنکھیں بھی خشک ہو چلیں تھی پر اس ظالم، پتھر دل، ستمگر کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا.

.... پل پل اذیت سے جھنجھٹاتے دماغ کی ایک سوچ پر عمل کر گزرنے کی مہر ثبت کی

ہاں یہ ٹھیک ہے

.. میں ختم تو یہ سب بکھیرے ختم

یہ درد، یہ کرب، یہ اذیت... بابا کی ہتک.. بدلہ انتقام سب ختم



اس درندے سے بھی ایک ہی مرتبہ جان چھوٹ جائے گی

..میں مر گئی تو.. میں ختم... کہانی ختم

..کیا کرے گا؟ وہ بس لکیر پیٹے گا

..ہاں مجھے مر جانا چاہیے

...پھر کس سے لے گا بدلہ... کیسے تڑپا پائے گا مجھے اور میرے بابا کو

..یہ سوچ کر اس نے ہو اسپتال کے اس ایئر کنڈیشنڈ روم میں ادھر ادھر نظر دوڑائی

..بلکل پاس ہی فروٹ باسکٹ اور چاقو رکھا تھا

....نرس سے نظر بچا کر چاقو ہاتھ میں لیا

اور نرس کے باہر جانے کا انتظار کرنے لگی.... وہ باہر گئی  
نہیں مجھے کلائی نہیں کاٹنی.. ہو اسپتال میں ہوں تو بچا لیں گے

.. اس نے کانپتے ہاتھوں سے چاقو اپنی شہ رگ پر رکھا.... اور آنکھیں بند کر لیں  
جب ایک مضبوط ہاتھ نے اس کے ہاتھ کو گرفت میں لے کر پیچھے تکیے کے ساتھ لگایا  
... تھا

وہ جو بالکل اس کے بیڈ کے پیچھے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا اس کے ہوش میں آنے کا  
.. انتظار کر رہا تھا

اس کے ہوش میں آنے پر نرس کو اشارہ کر چکا تھا کہ وہ خاموش رہے

.. اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا

.. اس کے ارددے بھانپ کر تیزی سے اس کی جانب لپکا تھا

اس کا ہاتھ پکڑ کر تکیے سے لگایا اور بیڈ پر ہی اس کے قریب بیٹھ گیا

بڑی مشکل سے تو ڈاکٹرز نے جان بچائی تھی اس کی۔ زخم گہرا نہیں تھا مگر خون بہت  
بہہ چکا تھا۔ ویر نے اپنا خون بھی دیا تھا۔۔ پل پل اس کے ہوش میں آنے کے انتظار  
میں گن گن کر گزارا تھا

اب وہ پھر کیا کرنے چلی تھی اپنے ساتھ اور ویر کے ساتھ

وہ جو اپنے بازو پر اس کا وحشت سے بھرپور لمس اور اپنے قریب بیٹھے اسے محسوس کر چکی  
تھی۔۔ پکڑے جانے پر آنکھیں خوفزدہ سی ہو کر بند ہی رکھیں

...ویر اس کے بہت قریب جھکا اس کا ایک ایک نقش اپنی آنکھوں سے چھو رہا تھا  
 لرزتی سہمی پلکیں اور کپکپاتے نرم گداز لب... جنہیں چھونے کی خواہش انگڑائی لے کر  
 ..دل میں شدت سے بیدار ہوئی

..بے خود سا ہو کر اس کے ماتھے پر جھکا اور محبت کی پہلی مہر ثبت کی  
 ..اس کے دہکتے لمس سے پری کسمسائی

وہ آہستگی سے بھاری گھمبیر آواز میں بولا

.....اب بس

تھک چکا ہوں خود سے جنگ لڑتے لڑتے... تمہیں تکلیف پہنچا کر خود بھی انگاروں پر  
 گھسیٹ لیا جاتا ہوں.. پری میں محبت کرتا ہوں تم سے.... سن رہی ہوناں پری.. بے  
 پناہ بے تحاشا محبت کرتا ہوں... نہیں جی سکتا تمہارے بغیر... تم اور تمہاری ہر آتی جاتی



سانس پر صرف میرا حق ہے.. میری اجازت کے بغیر تم خود کہ بھی سانسیں نہیں  
چھین سکتیں

پری کی بند آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے... عجب ستم گر تھا درد بھی خود ہی دیتا تھا  
اور تڑپتا بھی خود ہی تھا

ویر نے زرا سا جھک کر عقیدت سے اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے.. عجیب دہکتا لمس  
تھا.

..پری کو اپنا جسم جلتا محسوس ہوا

پری نے سم کر اپنی آنکھیں کھولیں... وہ اس پر جھکا.. سرخ چہرے اور لال انگارہ  
..آنکھوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

وہ اس پر ظلم بھی ڈھاتا تھا اور محبت کا اظہار بھی کر رہا تھا.. نام کے علاوہ وہ اس ستم گر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی.... پری نے سہم کر پوچھا

....آ.....آپ..کک.....کون... ہیں

میں شاہ ہوں... تمہارا شاہ ویر سلطان... اور تم صرف میری پری ہو... جانِ شاہ..... یہ کہہ کر وہ آنکھیں بند کیے جھکا تھا... اس کے کپکپاتے لبوں کو اپنے لبوں کی دہکتی گرفت میں لیا تھا

پری کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوئی.. ایک ہاتھ میں تو ڈپ لگی تھی.. دوسرے سے اسے دور ہٹانے کی کوشش کی.. وہ مدہوش ہوتا اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر تکیے سے لگا چکا تھا

سانس اکھڑی... تو آنکھوں سے تیزی سے آنسو بہے... وہ تڑپ کر دور ہٹا

... بے دردی سے اپنے ہی دانتوں تلے لب کچلے

وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہر بار

... بار بار اسے تکلیف پہنچا رہا تھا

وہ خود پر دو حرف بھیجتا کمرے سے باہر نکل گیا

... پری نے اس ظالم شخص کا پل پل بدلتا دھوپ چھاؤں سا رویہ دیکھا

... حیوان..... سر تکیہ پر جھنجھلا کر گرایا



صبح جب آنکھ کھلی تو اندازہ ہوا کے اپنا سب کچھ لٹا چکی ہے اپنی اور اپنے ماں باپ کی  
... عزت تار تار کروا چکی ہے

شاہ میر تم نے میری لائف سپوئل کر دی... وہ سسک پڑی

تم نے خود کروائی ثانیہ... بیل گم چباتے ہوئے لا پروا سا انداز... جب میں تمہارے  
قریب آیا تو رکھ کے تھپڑ مارتی میرے منہ پر.. اگر دوبارہ میں قریب آتا تو تب تم مجھے  
.....دوش دیتیں... لیکن تم نے ایسا کچھ نہیں کیا اسی لئے اکیلا میں قصوروار نہیں

میں نے تم سے محبت کی..... وہ غرائی



ریش..... وہ کونسی محبت ہے جو شادی سے پہلے ہر حد پار کرنا سکھاتی ہے... اسے محبت نہیں کہتے۔ عورت کی پوشاک سے زیادہ اس کت تاثرات اہم ہوتے ہیں.. اگر وہ چاہے تو میں کیا.. کوئی شیطان بھی اس کے پاس نہ بھٹکے.... میر نے بات ہوا میں اڑائی

...پلیز شاہ... مجھ سے شادی کر لو

امپوسیل..... میں نے پہلے ہی کہا تھا میں صرف فرینڈ شپ کرتا ہوں.. مجھے شادی... کرنی ہی نہیں

.. میں تم پر کیس کروں گی... شاہ میر... وہ غرائی

وہ پاؤں جھلاتا... جینز کی پینٹ اور شرٹ لیس ایک لمحے کو رکا... مگر پھر وہی لاپرواہ انداز.. بلکہ اب گہرا سا مسکرایا.. جس سے وہ قاتل ڈمپل اپنی نمائش کرنے سے باز نہیں آیا.

شوق سے کرو.... ویسے بھی ویر بروکھتے ہیں کہ ہر مرتبہ معمولی سے مسئلہ کئے.. میرے پاس آتے ہو... اب کی بار ان کی یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی

وہ اس کی طاقت سے بخوبی واقف تھی

.... لاچار اور بے بس سی وہاں سے اٹھی

ایک آہ نکلی اور عرش کا سینا چیرتی اوپر والے تک پہنچی

... شاہ میر..... میری بدعا ہے تمہیں بھی عشق ہو جائے

...وہ اس کی بدعا پہ کھکھلا کر ہنسا

کیا یار میرے مرنے یا ٹانگیں وانگیں ٹوٹنے کی بدعا تو دو بھی سہی.... یہ کیسی بددعا ہے؟

نہیں... مر کر تو جان آسانی سے چھوٹ جاتی ہے... میری بددعا ہے کہ تم بھی تل تل  
...عشق میں تڑپو... ایڑھیاں رگڑو... مگر تم بے مراد رہو

وہ استہزیہ سا ہنسا... یہ جانے بغیر کے اس کی کیا کئی معصوم دلوں کی بدعائیں قبولیت کی  
..شرف بخشوا چکی ہیں

وہ اسے کوستی بدعائیں دیتی وہاں اس کے گھر سے لٹی پٹی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل آئی  
..تمھی



.. یونہی بھنورہ بنا میر ایک سے دوسری کلی کو مسلتا چلا گیا

اب بھی اسلام آباد کے ایک کلب میں بیٹھے وہ اور اس کے دوست وہاں آئی لڑکیوں پر  
بے ہودہ تبصرہ کر رہے تھے

... ہتک آمیز جملے

اچھا میر زرا بتاؤ... فیوچر میں جب کبھی شادی کرنے کا پروگرام بنا تو کیسی پارٹنر چاہیے  
ہوگی شہزادے کو

وہ جو برانڈڈ براؤن ٹوپیس پہنے... ہاتھ میں ڈائمنڈ سٹون ڈائل والی گھڑی پہنے مغرور سا  
بیٹھا تھا.. گہرا مسکرایا



تو میرے بھائی بات کچھ یوں ہے کہ یہ یہاں دیکھ رہے ہو... یہ ہے عورت کا حال..  
 کبھی تمہارے پاس تو کبھی میرے پاس.... اس نے حقارت سے کہا. تو شادی کر کے  
 .... میرا اپنا فیوچر برباد کرنے کو کوئی پلین نہیں... میں ایسے ہی ٹھیک ہوں آزاد پنچھی

تو وہ جو سینکڑوں دل آس لگائے بیٹھے ہیں.... اس شہزادے کے انتظار میں.. ان کا  
 کیا

اس نے شاہانہ کہا.. I'm not interested.... انھیں تم لوگ ہینڈل کر لینا

.. چلو دفعہ کرو... آؤ یونی میں بلایا ہے احمد نے... مل کر اتے ہیں

..چلو ٹھیک ہے..... شاہ میر نے کہا اور اٹھ کر باہر گاڑی تک آئے

شاہ میر یونی میں اپنے فرینڈ سے ملنے آیا تھا... اور ایک جگہ کھڑے ہو کر ویٹ کر رہا تھا...  
..اور اب بیزار ہو چلا تھا

...کاشی بھی اسے یہاں طویل کوریڈور میں کھڑا کر کے خود پتہ نہیں کہاں غائب تھا

حرم رکو... یار میری بات سنو۔ ایک نسوانی آواز آئی

.. حرم حور..... پلیز

اس نے دل میں نام Ohhh what a holly name... حرم حور

دہرایا... اور بڑبڑایا

دل کیا پیچھے مڑ کر دیکھے.. مگر... ایسی فیلنگز آئیں جیسے کہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا تو پتھر کا..  
ہو جائے گا

ماتھ پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

What the he'll is going here...

...وہ بھنا کر سر جھٹک کر پلٹا

کوریڈور کے پلر کے پاس ہی

ایک بے حد پر نور اور خوبصورت سفید لباس پر سفید آنچل سے حجاب اور سفید پشت کے  
علاوہ کچھ نہ دیکھ سکا

دل پر لرزا سا طاری ہوا... جیسے اس پر نور سفید آنچل سے نظریں نہ ہٹائیں تو اس جیسا  
..شیطان صفت آدمی جل کر خاکستر ہو جائے گا

اپنے آپ سے گھبرا کر سخت جھنجھلا کر وہاں سے ہٹا... اور کاشی کی تلاش میں ادھر ادھر  
..گیا

...مگر دل کمبخت تھا کہ جو کہہ رہا تھا.. اس آنچل کو دوبارہ جا کر دیکھو  
اپنی کیفیت پر خود ہی ہنس دیا.. اور زیر لب بڑبڑایا

شاہ میر کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا.. جہاں کوئی نازک اندام حسینہ دیکھی نہیں وہیں دل  
Too bad... پھینک دیا



...وہ آہستگی سے چلتا وہیں آیا جہاں پہ کھڑا تھا

اب وہ آنچل پلر کہ پیچھے بیچ پر ڈھلکا دکھائی دیا.. وہ دھیمے دھیمے مغرور سی چال چلتا آگے  
.. بڑھا

سب سے پہلے روئی کے گالوں کی طرح بس سفید پاؤں بلیک سینڈل میں مقید نظر  
..... آئے... اور بس

... پھر پاؤں تک وہ سفید لباس.. فراک تھی شاید  
.... وہ اور آگے بڑھا

پہلی بار.... بلکل پہلی بار شاہ میر سلطان کسی کی شخصیت سے مرعوب نظر آیا۔ اس قدر  
.. بار عب شخصیت  
اس نے دیکھا

... دل پر لرزا سا طاری ہوا جیسے آسمان سے کوئی پر نور سفید رنگ کی مخلوق اتری ہے  
سر اپنے نوٹس پر جھکا ہوا تھا... مکمل سفید لباس میں سفید حجاب کا نقاب... پلکوں کی .  
گہنی لمبی جھالریں نیچے گری ہوئی تھی.. جانے کیوں میر کا دل کیا وہ نظر اٹھا کر اوپر  
دیکھے.. نظر بھٹکتی ہاتھوں پر گئی. پاؤں کی طرح ہاتھ بھی بلکل موم کی طرح مٹھلیں  
تھے....

وہ یونہی پینٹ کی پاٹوں میں ہاتھ ڈالے اس ماروائی مخلوق کو دیکھتا آہستگی سے وہاں سے  
گزر رہا تھا

سامنے والے وجود کو بھی شاید خود پر کسی کی عجیب نظروں کا احساس ہوا تھا۔  
...جب ایک نظر اٹھا کر پر جلال غصیلی کانچ نظروں سے شاہ میر کو دیکھا تھا

بلکل یہی وہ لمحہ تھا..... یہی پل... جب شاہ میر سلطان کی دل کی دنیا میں بھونچال آیا  
تھا... دل کی دنیا تمہ بالا ہوئی تھی... وہ اپنی جگہ ساکت یو گیا تھا.. جیسے ہیناٹائز ہوا ہو....  
دل بلکل ایک الگ ہی لے پر یوں تیزی سے دھڑکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر  
آئے گا.. اس نے شدید حیرت سے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا... ابھی ابھی ایک سو  
بیس کی رفتار پکڑی ہوئی تھی

حرم چلو..... لیٹ ہو گئے... سر کریم کے پیڑ کے لئے... اس کی کوئی دوست تھی  
..جو اسے اپنے ساتھ لے گئی  
..وہ کب کی جا چکی تھی

شاہ میر کے دل کو اپنے پیروں نیچے کچل کر... کم از کم اسے تو اس پل یہی لگا تھا.. وہ کافی دیر ہونقوں کی طرح وہیں کھڑا رہا

اس کے اوپر کیا قیامت گزری تھی

وہ سخت جھنجھلایا... سخت جھپٹایا

اونہہ.... وقتی اٹریکشن... چل کر شاہ میر..... ٹھیک ہو جائے گا اپنی دنیا میں واپس جا.. وہ خود تسلیاں دیتا وہاں سے نکلا

یہ جانے بغیر کہ اب جو اس کے ساتھ ہونے والا ہے وہ کیسے اسے شعلوں پر گھسیٹنے والا ہے



کیسے اسے پل پل ہر دم اسے گھٹن سے دوچار کر کے تڑپائے گا۔ اس کا سانس سینے میں الجھا دے گا۔ اس کا خود کا دل ہی اس کے خلاف بغاوت اور جنگ کا اعلان کر کے میدان میں اتر جائے گا



لگے دن اس کی طبیعت کافی بہتر تھی۔ کافی آرام کرنے کے بعد آتکھ کھلی تو خود کو فریش سا پایا۔ اٹھ کر بیٹھی

ڈرپ اتار دی گئی تھی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھا کوئی بھی نہیں تھا۔ دماغ نے تیزی سے کام کیا۔

مجھے اس قید سے نکلنے کے لئے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا

وہ بھی ابھی... ابھی سہی موقع ہے.. مگر اس نے کہا تھا کہ اگر میں نے بھاگنے کی  
...کوشش کی تو وہ سزا دے گا

میں ایسے کیوں سوچ رہی ہوں کہ میں پکڑی جاؤں گی۔ میں انشاء اللہ بھاگ جاؤں گی اور  
...اپنی ماما بابا کے پاس چلی جاؤں گی

اونہہ..... مجھ سے جھوٹ بولا محبت کا ڈھونگ رچایا تاکہ میں کہیں بھاگ نا جاؤں اس  
کا انتقام پورا ہونے سے پہلے... پتہ نہیں کیا کرے گا میرے ساتھ... اپنے دوستوں کو....  
چھی... اور مجھے مار ڈالے گا.. درندہ

اس نے ادھر ادھر دیکھا... ٹیبل پر ایک فون پڑا تھا... یہ بھی نا سوچا کہ کس نے رکھا  
...ہوگا

یہ بھی نادیکھا کہ اس کے ہاتھ میں وائٹ گولڈ کی عجیب سے ہارٹ شیپ بنے ڈیزائن کے  
ساتھ بریسلٹ ہے.. جو کہ پہلے اس کے ہاتھ میں موجود نہیں تھی

.. فون اٹھایا تیزی سے سعید بابا کا نمبر ڈائل کیا

.. انھوں نے کال پک کی

.. بابا... تڑپ کر پکارا

... میری بچی..... کیسی ہو تم ٹھیک تو ہو

جج.. جی بابا... میں بالکل ٹھیک ہوں.. میں ہو سپیٹل میں ہوں لیکن میں یہاں سے  
بھگنے والی ہوں میں آپ لوگوں کے پاس آرہی ہوں بابا.. ایک ڈیڑھ گھنٹے تک پہنچ جاؤں  
...گی.. اگر نا پہنچی تو سمجھ لینا پکڑی گئی

اس کی خیرت کی اطلاع ملتے ہی نواب نے سجدہ شکر ادا کیا  
ادھر اس نے فون رکھا... سنگل بیڈ کی وائٹ صاف ستھری چادر کھینچ کر نکالی اور خود پر  
اچھے سے لپیٹ کر نقاب کیا.. مگر پاؤں تو ننگے تھے.. جوتے تو تھے ہی نہیں.. وہ پھر بھی  
.... بس یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی.. کسی بھی حالت میں

.. تھوڑا سا دروازہ کھول کر. باہر جھانکا.. کوریڈور میں کوئی نہیں تھا

تیزی سے باہر نکلی.... اب مسئلہ انٹریس والے بڑے سے ہال میں سے گزرنے کا  
.. تھا. کچھ لوگ بھی وہاں سے یہاں آ جا رہے تھے

.. پلر کے پیچھے سے چھپ کر دیکھا



جہاں وہ اپنے باس کا چچہ باس کے پیچھے ہاتھ باندھے خاموشی سے اور وہ جن کھڑا ڈاکٹر  
.. سے سنجیدگی سے پتہ نہیں کیا باتیں کر رہا تھا

پیچھے مڑ کر دیکھا پانچ چھ لوگوں کا ہجوم سا تھا.. جو باہر کی جانب بڑھ رہا تھا... جی کڑا کر  
.. کے ان کی اوٹ میں ان کے ساتھ ہی ہولی

.... مگر کہاں

سمیچ کی عقابی نگاہیں بھیڑ میں سفید چادر کے نیچے میم کا پنک ڈریس اور ننگے پیر دیکھ چکی  
... تھیں

.. سر... سر... وہ... دیکھیں... اس نے ویر کو متوجہ کرنے کی کوشش کی

کیا بدتمیزی ہے سمیع دیکھ نہیں رہے ضروری بات کر رہا ہوں... اس نے جھڑکا

... سر میم بھاگ رہی ہیں.. مجبور ہو کر اس نے ویر کو آہستگی سے مدعے کی بات بتائی

بھاگنے دو... اطمینان بھرا لہجہ... سمیع خاموش ہو گیا.. اسے پتہ تھی اپنے مالک کی الٹی  
بکھوڑی..... ضرور کچھ پلان کر رکھا ہوگا

.. وہ باہر پارکنگ کی طرف آئی.. ایک رکشے والے کو مخاطب کیا  
بھائی میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا . میرا پرس کہیں گر گیا.. کسی بھلے آدمی نے علاج کروا دیا...  
آپ مجھے گھر چھوڑ دیں میں اپنے بابا سے اپ کو پیسے لے کر دے دوں گی

کوئی بات نہیں بیٹی... دے دینا بعد میں بیٹھو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں.. تمہارے ماں  
باپ پریشان ہو رہے ہوں گے

وہ بھی بیچارہ بھلا آدمی تھا.. وہ اسے ان کے محلے تک لایا

..انکل آگے چلیں میں آپ کو پیسے لے کر دوں گی... وہ تشکر آمیز لہجے میں بولی

کوئی بات نہیں بیٹی.. میں سمجھوں گا میں نے اپنی بیٹی کی مدد کی

..یہ کہہ کر وہ رکشے والا چلا گیا

سامنے اپنی گلی... اپنے بابا کا گھر تھا بس مین سڑک کر اس کر کے... اس عقوبت خانے  
... سے آزادی حاصل کرنے کی خوشی میں چہرہ تمتمایا

اس کے BMW بھاگ کر سڑک کر اس کرنے والی تھی.. جب وہ بلیک شیشوں والی  
... پیروں میں آکر رکی تھی

.. تیزی سے دروازہ کھول کر شاہ ویر سلطان باہر آیا تھا  
..... اگر جو گنگ ہو گئی ہے تو چلیں جان

اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑا تھا.. جب ویر نے اسے بازو سے تھام کر گاڑی میں  
.. بٹھایا



..مم... مجھے... پپ... پریمہا سے ملنا ہے.. وہ... وہ.. بپ.. بیمار ہے.. بپ.. بہمت  
.. بے حد خوف کھاتے التجائیہ سی بولی

ابھی تو تم خود بیمار ہو جان.. اس نے اس کی سر کی پٹی کی جانب اشارہ کیا... جب  
.. ٹھیک ہو جاؤ گی تو ملا دون گا پریمہا سے

.. وہ خود اس کے پہلو میں بیٹھ گیا.. فرنٹ پر سمیع تھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا

.. پری کو موت سامنے دکھائی دے رہی تھی.. تو کیا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا

... جب وہ پھر سنجیدگی سے بولا .

..پری... جان میں نے کہا تھا ناں اگر مجھ سے بھگنے کی کوشش کی تو سزا ملے گی

پری کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.. اس نے سہم کر پہلو بدلا.. آنکھیں پھر بھیگ گئیں.. بابا... آہ دل میں پکارہ.. کتنے قریب جا کر لوٹ آئی تھی

اب سزا نہیں سناؤ گی کہ کیا دینے والا ہوں میں... چلو تھوڑی دیر میں پتہ چل ہی جائے گا..

اور واقعی تھوڑی دیر میں گاڑی ایئر پورٹ کے پارکنگ میں رکی تھی.. وہ اطمینان سے گاڑی سے باہر آیا

پری کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں

وہ ظالم یقیناً اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے اپنوں سے الگ کرنے والا تھا... وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی

.... گاڑی سے باہر آؤ جان.. وہ سنجیدگی سے بولا

آئم..... سس.... سوری.... اب.... مم.... میں کہیں نہیں جاؤں گی.. مم.... مجھے....  
کک... کہیں نن.... نہیں جانا... یہ سزا تو بہت ہی کربناک تھی... آنکھوں سے آنسو  
پھر جاری ہوئے

مگر وہ بے حسی کی اعلیٰ مثال قائم کرتا.. ایک مرتبہ پھر اس کا ہاتھ پکڑا کر اسے گاڑی  
.. سے نیچے اتار چکا تھا

وہ دن بدن پری کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا.. اب بھی بھگی آنکھوں سے  
.. نفرت سے اس کی پشت کو گھورا جو تقریباً اسے گھسیٹ کر اندر لے جا رہا تھا

وہ اسے وہاں لے جا رہا تھا جہاں اسے زندہ دفنانے یا زندہ جلانے کی بات کر چکا تھا.. یا  
... کچھ اور کرنے والا تھا

.. وہ تمام رستے اپنی قسمت پر رو کر نڈھال ہو چکی تھی.. جلد ہی غنودگی میں چلی گئی



کافی تھکا چنے والی مسافت کے بعد گاڑی بہت بڑے بنگلے کے بہت بڑے گیٹ کے  
.. سامنے کھڑی تھی



جس کے ایک طرف سنگ مرمر سے سچی ڈارک براؤن دیوار پر بڑا سا سلطان مینشن  
.. لکھا ہوا تھا

پری نے ایک طائرانہ سی نظر سے جائزہ لیا.... چوکیدار نے گیٹ کھولا.. گاڑی اندرونی  
تھوڑی طویل سڑک پر آہستگی سے چلی... طویل و عریض لان ایک طرف سوئنگ پول  
تھا دوسری جانب بہت بڑا پانی والا فاؤنٹین بنا ہوا تھا جس کے عین درمیان ایک بہت  
.. بڑا سفید مور بنا تھا جس کے چونچ میں سے پانی نکلنے کا نظارہ تھا

ہاف وائٹ سنگ مرمر سے بنی پر شکوہ عمارت... پری نے ایک نظر اس جن کی طرف  
.. دیکھا.. جو بظاہر بے نیاز سا بیٹھا تھا.. مگر یقیناً اپنا ضبط آزما رہا تھا

تنی رگیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی.. سرخ چہرہ.. بلیک سن گلاسز کے پیچھے بھی لال  
انگاری وحشی آنکھوں کا سوچ کر پری کو جھر جھری آئی

پوریچ میں گاڑی رکی وہ اپنی طرف سے اتر کر اس کی سائیڈ آیا.. سن گلاسز اتاری

تمہیں پتہ ہے جان... میں نے بارہ سال بعد یہاں اپنے اس گھر میں قدم رکھا ہے...  
صرف تمہاری وجہ سے... اب میں اور تم یہیں رہیں گے.. کہانی جہاں پہ ختم ہوئی تھی  
...شروعات وہیں سے کرنی چاہیے ناں.. سرسرا تا لہجہ.. لہو ٹپکتی آنکھیں

میری وجہ سے... پری دل میں مخاطب ہوئی... تو جلانے یا زندہ دفنانے آیا ہے...  
اونہسہ... پرواہ کسے ہے... میں تو خود اس پل پل کی افیت سے ایک ہی مرتبہ چھٹکارا  
چاہتی ہوں تم جیسے درندے سے... وہ تو خود کئی طریقے سوچتی آئی تھی.. آسان موت  
...کے..... اس سب سے چھٹکارا پانے کے لئے

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

...وہ اندر داخل ہوئے.... نوکر چاکر موجود تھے.. ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا

...طویل لاؤنج میں داخل ہوئے... ویر ٹھٹک کر رکا

سمیج.. وہ دھاڑا

...پری بھی ڈر کر اچھلی.

. سمیج فوراً اندر آیا... شاہ ویر کا وجود شعلوں کی زد میں آیا تھا جیسے

..... سمیج.. ٹیک کٹر اینڈ ہینڈل آل آف دس..... آئی کانٹ لولویٹ اٹ اپنی مور

..وہ کہتا تن فن کرتا انھی قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

... سمیج اسے ایک کمرے تک لے کر آیا



میم یہ آپ کا کمرہ ہے.. آپ کی ضرورت کی ہر چیز یہاں موجود ہے.. پھر بھی اگر کسی  
...چیز کی ضرورت ہوئی تو یہ میگی ہے آپ اسے بول سکتی ہیں

..یہ کہہ کر وہ چلا گیا

میگی اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

...مجھے کچھ نہیں چاہیے.. ابھی.. یو کین گوناؤ

رات ہو چکی تھی... میگی اسے کمرے میں ہی ڈنر کروا کر میڈیسن دے گئی تھی

...اب ہر طرف سلطان مینشن میں ہو کا عالم تھا

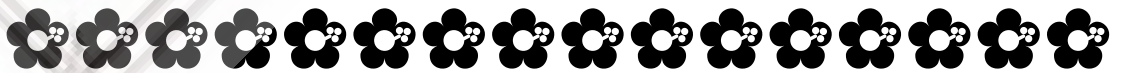
وہ وحشت زدہ سی ہو کر اس بڑے سے شاندار کمرے کے جہازی سائز بیڈ پر سہمی بیٹھی  
تھی

..... اب کیا کرے گا میرے ساتھ... مارے گا.... یا پھر اپنے دوستوں کو

نہیں میں مر جاؤں گی.. مگر اسے اس کے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی..

... نہیں میں سو نہیں سکتی... مجھے خود کی حفاظت کرنی ہے  
جانے کیسے کیسے وہم ستا رہے تھے

.. مگر اگلے دو دن بے حد شانتی رہی.. کیونکہ وہ اس دن کا گلیا لوٹ کر آیا ہی نہیں  
.. اگر وہ باہر کی دنیا سے کٹ گئی تھی تو اندر اب سکون تھا  
.. سر کا زخم بھی بالکل ٹھیک ہو چکا تھا



وہ گہری نیند میں تھا.... آدھی رات کا وقت تھا... جب اس کے ماتھ پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

خواب میں دو آنکھیں تھیں.. جن کے تعاقب میں وہ پاگل بنا لہولہان بھاگ رہا تھا..  
.. بھاگے جا رہا تھا

.. کبھی گرتا... کبھی ٹھوکر کھاتا... پاؤں سے خون رس رہا تھا.. سانس پھول چکا تھا  
حرم رکو..... حرم رک جاؤ..... حرم ٹھہرو... لہجے میں التجا تھی، فریاد تھی....  
تڑپ تھی

... وہ ہڑبڑا کر اس بے ہودہ خواب اور نیند سے بیدار ہوا تھا.. اٹھ کر بیٹھا

.. سائیڈ ٹیبل سے جگ میں سے گلاس میں انڈیل کر پانی پیا

.. اور بالکونی میں آکر لمبے لمبے سانس لینے لگا

وہ آنکھیں اور یہ نام ہر پل ہر وقت ہر آتی جاتی سانس کے ساتھ اسے ڈسٹرب کر رہے تھے وہ خود اپنی کیفیت سمجھنے میں ناکام تھا.. وقتی اٹرکیشن بول کر چلا آیا مگر تب سے لے کر اب تک اس کے دل و دماغ سے ایک پل کو بھی وہ مناظر او جھل نہیں ہو پائے تھے..

شاہ میر سلطان کو پہلی مرتبہ جیسے دہکتے انگاروں پر گھسیٹ لیا گیا تھا  
وہ کوئی بھی کام سہی طرح سے سہی ڈھنگ سے نہیں کر پا رہا تھا

بھوک پیاس کہیں اڑ گئی تھی..... کلبوں میں، پارٹیوں میں، دوستوں میں کہیں بھی دل  
نہیں لگ رہا تھا

..وہ غائب دماغی سے ہر کام میں شرکت کر رہا تھا .



وہ تلملا رہا تھا۔ جھنجھلا رہا تھا... شدید جھپٹا رہا تھا... مگر جو دل دماغ نے ایک ہی گردان  
.. لگا رکھی تھی اس کو ملنے سے صاف انکاری تھا

... ٹھیک ہے یہ راز وہیں کھلے گا جہاں سے اس منحوسیت کی شروعات ہوئی

.... کہیں وہ کوئی جادوگرنی تو نہیں تھی۔ اونہ شاہ میر سلطان پر جادو کیا

Then i will kill you..... Bloody Hijaban.....

اس نے نفرت سے پاؤں پٹختے.... کمرے میں آیا... ڈریسنگ کا سامان نیچے گرا کر ہر چیز  
.. تھس تھس کر دی

... سامنے ہی صوفے پر خود کی سفید ٹی شرٹ رکھی تھی.. جھجھناتا اگے بڑھا

..... شرٹ اٹھا کر واش روم میں گیا اور اسے لائٹر سے آگ لگا دی

وہیں زمین پر بیٹھ کر سگریٹ سلگائی

.. اور نفرت سے سفید ٹی شرٹ کو دیکھا

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں... اچھی بھلی پرسکون لائف کی بینڈ بجا دی اس سنووائٹ  
... نامی بلانے

... مجھ پر جادو کیا.... شاہ ویر سلطان پر

... شاہ میر سلطان سے الجھنا مہنگا پڑے گا تمہیں یو ایڈیٹ، سٹوڈنٹ گریڈ

...وہ پاگل ہو چکا تھا اپنی ہی کیفیت سے  
 نہیں جانتا تھا اس بلا اس جادو کو عشق بولتے ہیں  
 ..... جو سر چڑھ کر بولتا ہے... ادھ مرا کر دیتا ہے.. جان پر بنا دیتا ہے



..وہ دو دن سے حاتم مینشن میں تھا.. آفس سے آکر اپنے کمرے میں بند ہو جانا

سمیع سے روز کی ڈیٹیلز ملتی رہتی تھی.. یہ بھی پتہ چلا کے میم دو تین دفعہ بھاگنے کی  
 ..ناکام سی کوشش کر چکی ہیں

...روپ ماما پوچھ کر تھک چکی تھیں کہ کیا ہوا مگر اس نے کچھ نہیں بتایا

.. بس جلے پیروں کی بلی کی طرح ادھر ادھر چکراتا پھر رہا تھا

اب بھی رات کے گیارہ بج چکے تھے... جب اعصاب چٹخنے لگے... کچھ سوچ کر گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکلا.. ڈارک براون پینٹ کے اوپر لائٹ براؤن شرٹ... بکھرے سے حلیے میں بھی وہ شاندار لگ رہا تھا

.. لاؤنج سے گزر رہا تھا جب ماما کی آواز آئی

کدھر جا رہے ہو ویر اتنی رات کو...؟ کیا کرتے پھر رہے ہو جلال ملنے آیا تھا تم سے؟  
ملے بغیر چلا گیا

سلطان مینش جا رہا ہوں ماما... اس نے روپ کے سر پر بم پھوڑا... اور جلال (ویر کے... بیسٹ فرینڈ) سے بات ہو گئی ہے میری



واٹ... مگر کیوں ویر.. بارہ سال کے بعد تمہیں سلطان مینشن جانے کا خیال کیسے آیا... وہ تڑپی

...کیونکہ وہاں اب میری بیوی اور آپ کی بہورہتی ہے ماما

واٹ.... روپ کو شک لگا.. ویر تو آج اسے ایک سے بڑھ کر ایک سرپرائزینے پر تلا ہوا تھا.. تم نے شادی کر لی.. کب اور کس سے.. اور اگر بہو کو لے ہی آئے تو اس منحوس..... جگہ پر رکھنے کی کیا ضرورت تھی... ویر میں کچھ پوچھ رہی ہوں

ماما میں ایک نارمل لائف جینا چاہتا ہوں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب سلطان مینشن میں نارمل رہوں.. ابھی تو اپنا ضبط آزمانے جا رہا ہوں باقی ڈیٹیلز بعد میں بتاؤں گا فی الحال مجھے جانے دیں

...یہ کہتا وہ باہر نکلا.... گاڑی زن سے بھگائی



آج دن میں کافی آرام کرنے کے بعد اب نیند نہیں آرہی تھی.. وہ کافی دیر سلطان  
میشن میں ادھر ادھر گھومتی رہی  
.. بس لاؤنج تک گھومنے کی اجازت تھی

.. لان میں ٹائیگرز ڈوگز کے خوف کی وجہ سے قدم بھی باہر نہیں نکالا تھا

دو چار مرتبہ چپکے سے پچھلے گیٹ تک پہنچنے کی کوشش کی جو ٹائیگرز نے ہی ناکام بنا دی

یوں بھی وہ صرف دن میں ہی کمرے سے باہر نکلتی تھی.. کیونکہ نوکر چاکر اور چہل پہل دکھتی تھی

..... مگر رات

رات سلطان مینشن کی بے حد بھیانک اور وحشت ناک سی ہوتی.. تمام نوکر اپنے کواٹرز میں ہوتے اور لاؤنج سے عجیب سا بھے محسوس ہوتا

..وہ دو تین مرتبہ خواب میں بھی بہت بری طرح ڈر چکی تھی  
تمام خیالات کو جھٹک کر آنکھیں موندے لیٹ گئی... اور سونے کی کوشش کرنے لگی

.....ویر سلطان مینشن کے لاؤنج میں داخل ہوا تھا

بارہ سال سے سکون نہیں چاہا... تاکہ دل میں لگی انتقام کی آگ کبھی ٹھنڈی نا  
.... پڑے

اب جب سکون چاہتا تھا تو لاؤنج میں داخل ہوتے ہی وہ دھراش چیخیں کانوں میں گونج  
.. اٹھیں جن سے بچنے کی خاطر یہاں سے بھاگا تھا

.. بڑی مشکل سے سرخ چہرے اور آنکھوں کے ساتھ لاؤنج کراس کیا

دماغ پھر سن ہو چکا تھا... جو اس حالت میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود کر دیتا  
... تھا

کمرے میں داخل ہوا... وہ بیڈ پر اس کا سکون اطمینان قرار برباد کر کے خود بڑے  
... سکون سے کمفرٹر اوڑھے سو رہی تھی



واش روم گیا.. کافی دیر شاور کے نیچے اپنا دماغ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا رہا... فریش ہو...  
... کر باہر آیا

.. کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا.. بس لیمپ کی مدہم روشنی تھی

گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ کے قریب آیا.... دل میں خود سے باتیں کرتا  
.. سکون چاہتا ہوں

کہاں ملے گا؟

... محبت میں

یقیناً.... دنیا بھول جانا چاہتا ہوں .. خود کو بھول جانا چاہتا ہوں ... یاد رکھنا چاہتا ہوں تو  
... بس اتنا کہ محبت کا مرحم میرے روح پہ لگے زخموں کو مندل کر دے

..میرا یہ درد، تکلیف، وحشت کا مداوا کون کرے گا

...پری.... دل نے دل سے اپنے چارہ گر کو پکارا

..سب بھلا دینا چاہتا تھا

بس اب تو اس کے قریب جا کر اسے چھو کر اسے محسوس کرنا چاہتا تھا

...وہ بیڈ پر اس کے بہت قریب بیٹھا.. اب پتہ چلا وہ کیوں چلا آیا تھا اس کے پاس

..زرا سا جھک کر اس کے چہرے پر سے انگلیوں کے پوروں سے آوارہ لٹوں کو پیچھے ہٹایا

اچانک نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جس سے بیڈ شیٹ زور سے مٹھی میں بھینچی ہوئی تھی.

.اور ہاتھ ہلکے سے لرز رہا تھا

وہ جو ابھی کچی پکی نیند میں ہی تھی اس کے اندر آنے پر دروازہ کھلنے کی آہٹ پا کر ہی .. اٹھ گئی تھی .. اب اس کے قریب آنے پر جی جان سے سہمی تھی

...ویر نے نرمی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی مسٹھی سے بیڈ شیٹ آزاد کی

...وہ اس کے ارادے بھانپ کر بدک کر اٹھی اور تیزی سے اس سے دور ہوئی

...ویر کو اس کا یہ انداز آگ لگا گیا

میں کوئی غیر نہیں جان .. محرم ہوں تمہارا... فوراً اپنی جگہ پہ واپس آؤ... میرے قریب .. آؤ..

اس کی بے ہودہ، بے باک فرمائش پر پری جھنجھنا اٹھی... خوف سے رونگٹے کھڑے ہو گئے..

... بے اختیار بیڈ سے نیچے اتری تھی.... مگر دوپٹہ وہیں تکیہ کے نیچے رہ گیا

سیلو کرتی اور ریڈ پٹیا لہ شلوار میں سادہ چہرہ، بکھرے بالوں... ہاتھوں میں ریڈ اور سیلو کلنچ کی چوڑیوں کے ساتھ وہ ویر کے لئے سراپا امتحان بن چکی تھی

وہ بیڈ سے اٹھ کر آہستہ قدموں سے اس کے قریب جانے لگا

..... پری میری بات



اس کی بات سنے بغیر وہ سہمی سی دروازے کی جانب لپکی... جب شاہ ویر نے اپنا ضبط  
.. حدوں کو چھوتا محسوس کیا اور غصے سے پاگل ہو گیا

.. بیچ راستے میں ہی ویر نے اس کے پیٹ پہ بازو لپیٹ کر اپنی جانب کھینچا تھا  
.. ایک ہاتھ سے اس کے ریشمی گھنے بال گرفت میں لیے تھے  
.. وہ بری طرح مچلی

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ... کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا... کھا جاؤں گا تمہیں  
کیا... کیوں میرا ضبط آزما رہی ہو... ویر نے دانت پیسے

چھوڑو مجھے..... اس نے بھرپور مزاحمت کی... آئی ہیٹ یو..... درندے کہیں کے  
..... چھوڑو مجھے... ہاتھ مت لگاؤ مجھے

... اس کے ہر لفظ نے ویر کے اعصاب چٹخائے تھے

اوکے... رائٹ.... ابھی تم نے میری زندگی دیکھی کہاں ڈئیروائفی..... چلو آج دکھانا  
.. ہوں تمہیں... اسے بیڈ پر پھینک کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا  
ویسے بھی تین چار بار بھگنے کی کوشش کر چکی ہو تو ابھی وہ بھی سزا پینڈنگ  
ہے... سرسراتا لہجہ

پری حواس باختہ سی ہو کر پھر اٹھی اور دروازے کی جانب بڑھی.. ناب گھما کر ابھی  
دروازہ کھولنے ہی لگی تھی کہ دروازہ دھاڑکی آواز سے بند ہوا تھا

ویر نے یونہی اسے دروازے سے لگا کر اس کی پشت سے بال ہٹائے تھے۔ اپنے دہکتے لب  
 ... اس کی پشت پر رکھے۔ کمر پر بازو لپیٹا  
 وہ جھٹکا کھا کر اس کی جانب مڑی تھی  
 وہ شرٹ لیس اس کے بہت قریب تھا۔ آنکھوں میں بیک وقت وحشت بھی تھی اور  
 بے پناہ چاہت بھی

پری نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پورا زور لگا کر اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔  
 .. غصے میں وہ بھیگی براؤن آنکھوں سمیت مزاحمت کرتی پھری شیرنی لگ رہی تھی

ویر نے اس کے ہاتھ مضبوط گرفت میں لے کر دروازے سے لگائے  
 کئی چوڑیاں ٹوٹ کر کاپیٹ پر بکھری تھیں... وہ پورے حق سے اس کے لبوں پر جھکا  
 .. تھا

کمر میں ہاتھ ڈال کر مزید خود میں بھینچا

.. پری کی آنکھوں سے آنسو جاری رہے... جو اس ستم گر کے کندھوں پر گر رہے تھے

.. مگر وہ مدہوش اور بے خود سا خود کو سیراب کرنے میں مصروف تھا

اس ظالم کی بڑھتی بے باکیاں، کمر پر سرسراتے ہاتھ.. کندھے سے کھسکتی

.. شرٹ.. اکھڑتی سانس.. اس کے ہوش اڑانے کو کافی تھے

.. بے تحاشا سستے ہوئے مزاحمت نے دم توڑا تھا

.. وہ کئی ڈال کی طرح اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی

.. ویر نے اسے نرمی سے بانہوں میں اٹھایا.. بیڈ پر لٹایا



جھکا اور اس کے ماتھے پر لب بکھے... گہرہ سا مسکرایا.. ڈمپل نے اپنی نمائش کی

بے وقوف لڑکی..... میں کبھی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا.... نا ہی ایسا کوئی  
... ارادہ تھا... تمہارا یہ شیرنی والا روپ اچھا لگ رہا تھا  
.... وہ اس کے پہلو میں ہی آنکھیں موندے لیٹ گیا

... صبح پری بے تحاشا گھبرا کر اٹھی تو کمرے میں کوئی نہیں تھا

.. وہ ٹاول سے پسینہ صاف کرتا روم میں داخل ہوا

.. وہ پھر سہم گئی

.. وہ الماری تک آیا

گھبرانے یا ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں.. آج کے بعد میں دوسرے روم میں سوؤں گا..  
..بس ریلیکس رہو

..دو حرفی بات کر کے وہ جا چکا تھا  
..پری نے سکون سے گہرا سانس لیا



صبح صبح حرم کو کسلمندی سے صوفے پر لیٹے دیکھ کر سدرہ بیگم کو تشویش ہوئی

..کیا بات ہے حرم بیٹا یونی نہیں جانا کیا

نہیں ماما... مجھے طبیعت ٹھیک نہیں لگتی میری.... آج کوئی خاص لیکچر بھی نہیں ہے  
اسی لئے میں نہیں جا رہی

وہ سستی سے لیٹی رہی

.. ٹھیک ہے جبہ چلی چائے گی

آج میری کلج کے زمانے کی بیسٹ فرینڈ روپ ملنے آرہی ہے مجھ سے... کافی عرصہ  
بعد مال میں ملاقات ہوئی تو میں نے اسے گھر لچ پر انوائٹ کر لیا... میں بہت خوش  
.. ہوں.. تھوڑا آرام کر لو پھر میرا ہاتھ بٹا دینا

اوکے ماما... حرم نے ماں کا خوشی سے تمنا تاپہرہ دیکھا اور مسکرا دی



وہ آج اپنی بدلتی کیفیت کی پہیلی سلجھانے یونی آیا تھا

پوری یونی چھان ماری

.. کئی چہرے حجاب اور نقاب میں دیکھے

مگر وہ نہیں تھی

وہ رکا اور خود پر بے تحاشا حیرت ہوئی

کیا اب وہ یعنی شاہ میر سلطان ایک لڑکی کو بس آنکھوں سے پہچان لے گا

جسے رات گزارنے کے چند دن بعد ہی لڑکیوں کی شکلیں بھول جاتی تھی



...وہ پھر جھنجھلایا

Ssshiiiiitttttt...I will kill you...

بس ایک مرتبہ میرے سامنے آ جاؤ

White Witch.....



..یہ دن سدرہ بیگم اور روپ حاتم سلطان کا خوشگوار ترین دن تھا

جب برسوں کی پچھڑی سہیلیاں ملیں اور دنیا بھول گئیں

باتیں تمہیں کہ ختم نہیں ہو رہی تمہیں

..مما کو ڈسٹرب کرنے کی بجائے حرم نے سارا کھانے کا بندوبست خود کیا  
حبہ بھی آگئی تھی... دونوں بہنیں کام میں مصروف تھیں

روپ انھیں بہت گرمی نظر سے دیکھ رہیں تھیں.. جب وہ انواع و اقسام کے کھانے  
ٹیبیل پر چن رہیں تھیں

یہ چھوٹی چھوٹی باربی ڈولز تو بہت خوبصورت اور بڑی ہو گئیں ہیں سدرہ... اگر میری  
....ارجی زندہ ہوتی تو ان کی ہم عمر ہوتی  
وہ اداس ہوئیں

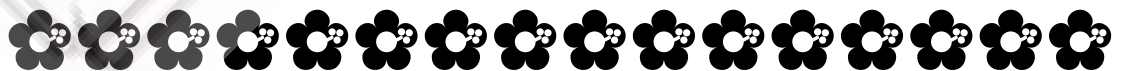
یہ بھی تمھاری ارجی کی جگہ ہے... روپ.. کیوں فکر کرتی ہو سدرہ نے روپ کا ہاتھ  
..بہت محبت سے تھاما

..تو پھر ٹھیک ہے.. اب تمہیں جلدی میری ڈولز کو لے کر ہمارے گھر آنا پڑے گا

کیوں نہیں روپ جب تم بولو..... ہم آئیں گے  
.... خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

برسوں کے بعد ملاقات کی خوشی دونوں کے چہروں پر دیکھنے لائق تھی  
...روپ حرم اور حبہ سے بھی باتیں کرتی رہی

..انہیں بھی روپ بے حد اچھی لگیں اور جلد ہی وہ ان سے فرینک ہو گئیں



کاویٹ (سفید جادوگرنی) White Witch لگے دن پھر وہ اسی مقام پر کھڑا اس  
کر رہا تھا... بے چینی سے

...اپنی حالت سے جھنجھلاتا اس کا میٹر اب خطرناک حد تک شارٹ ہو چکا تھا  
..دل یوں جل رہا تھا جیسے آگ کی بھیڑ میں جھونک دیا گیا ہو

اپنی روٹین کا ہر حیلہ بہانا نسخہ آزما کر دیکھ چکا تھا مگر سب بے سود۔ دل کہیں بھی نا  
..ٹھہرا.. کہیں نہ رکا.. لا کر اس مقام پر کھڑا کر دیا  
..اسے کسی طور قرار نہیں آ رہا تھا



مگر ابھی ابھی کی بات ہے جیسے۔ شاہ میر سلطان کے رگ و پے میں سکون و سرور نے  
سرایت کیا تھا

جلتے دل پر جیسے شبِ بزم کے ٹھنڈے چھینٹے پڑے تھے  
.. ان آنکھوں کو دوبارہ دیکھ کر ایک سرشاری کی کیفیت طاری ہوئی تھی

وہ دو تھیں ایک جیسی آنکھوں والی جو یونی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئیں تھیں... مگر  
... اس کی مرکزِ نگاہ دائیں جانب والی تھی

.. وہ اس کے پاس سے گزریں

وہ جو بھناتا جھپٹاتا اسے سبق سکھانے آیا تھا.. پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے پاس سے  
... گزرنے والی کی خوشبو محسوس کر کے گہری سی سانس لی

روح میں سرور سا اترتا تھا

ڈمپل گہرا ہوا تھا..... وہ جسے مارچنے کے ارادے سے یہاں آیا تھا اب اسی کے پیچھے  
..آہستگی سے اس کے قدموں کے نشانوں پر چلتا چلا جا رہا تھا

...ایک جگہ جا کر رک کر وہ دونوں اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھیں تھیں

..... حرم..... حبہ نے پکارا

...ہوں..... وہ مصروف سے انداز میں پلٹی

....تمہاری فائل میرے پاس ہے

...او... جلدی دو ورنہ سر انور کلاس سے نکال باہر کریں گے

مترنم میٹھی آواز.... شاہ ویر کے کانوں میں جیسے مندر کی گھنٹیاں بجیں  
وہ فائل تھام کر تیز قدموں سے اپنی کلاس کی طرف بڑھی

شاہ میر اس کے پیچھے کچے دھاگے سے بندھا چلا جا رہا تھا  
کمبخت دل تھا کہ بس آنکھوں ، نام اور آواز پر ہی مرٹنے کو تیار تھا

... جھکنے کو تیار تھا

... جان وارنے کو تیار تھا

گہری مسکان لئے پرسکون اور سرشار سا وہاں سے واپس آیا تھا



حاتم مینشن میں اپنے کمرے میں موجود وہ  
..آئیے میں کھڑا خود کو بغور ملاحظہ فرما رہا تھا  
...شاہ میر سلطان تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے

کیوں بار بار وہ آنکھیں دیکھنے کو دل کرتا ہے۔ کیوں وہ نام معتبر لگتا ہے۔ کیوں کان بار بار  
وہی آواز سننا چاہتے ہیں۔۔ کیوں اس کی جانب کھنچا جاتا ہوں  
...اور سب سے بڑھ کر اسے اس کی خوشبو سے ہی کیوں پہچان لیتا ہوں



..... کہیں مجھے محبت

نہیں... نہیں... ناقابلِ یقین.... شاہ میر سلطان کو کیسے کسی سے محبت ہو سکتی ہے  
بھلا

تو پھر یہ سب کیا ہے....؟  
... کیوں ہے

اگر وقتی اٹرکیشن ہے تو ایسا پہلے کبھی کیوں نہیں ہوا۔ اور اتنے دن ہو گئے ہیں آخر یہ  
..ہینگ اور اتر کیوں نہیں جانا میرے دل و دماغ سے

.اوکے... رائٹ.... تو شاہ میر سلطان تمہیں اس وائٹ وچ سے محبت ہو گئی ہے  
.اس نے آئینے میں اپنے عکس کو مخاطب کیا

تو.....؟ تو اب کیا؟..... اب کیا چاہتا ہے شاہ میر سلطان

.. اس نے آنکھیں بند کر کے دل پر ہاتھ رکھا

.. بیٹھا بیٹھا سادرد اب اچھا لگنے لگا تھا

...بند آنکھوں کے پردے پر دو آنکھیں جھلملائیں

..... وہ گہرا مسکرایا

دیدار اور بس دیدار... ہر وقت اسے دیکھتے رہنے کی چاہ.. وہ بس اس کے قریب اور اس

... کے آس پاس ہو

... اسے میرے علاوہ کوئی نا دیکھے

...اسے میرے علاوہ کوئی نا سوچے

اسے میرے علاوہ کوئی محبت نہ کرے

....وہ بس میری ہو صرف اور صرف میری



.....وہ ایک ہفتے سے یونی آ رہا تھا

بس اسے دیکھتا اور اس کا تعاقب کرتا تھا... ہر جگہ ہر وقت

...اور یہ بات شاید حرم بھی نوٹ کر چکی تھی

.. اب بھی وہ حبہ کی کلاس میں گھبرائی سی آئی تھی

.. حبہ... مجھے فیل ہو رہا ہے جیسے کچھ دنوں سے مجھے کوئی فالو کر رہا ہے

آپی آپ کو ابھی بھی بس لگ رہا ہے مجھے تو پتہ ہے کہ آپ کو کوئی فالو کرتا ہے۔ حبہ  
.. لا پرواہ سی بولی

انہیں یہ پتہ تھا کہ کوئی ہے... یہ نہیں پتہ تھا کہ کون ہے... نا انہوں نے کبھی غور  
.. سے دیکھا تھا اور نا کبھی ضرورت سمجھی تھی

تو... اب کیا کریں حبہ.. مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے... حرم کے چہرے پر خوف کے  
.. سائے پھیلے



او.... اُس اوکے آپی.... کیوں ڈر رہی ہیں.. دو دن کا پیار کا بخار ہوتا ہے جو دو جوتوں سے اتر جاتا ہے ایسوں کا

.. ہم اسے کنفیوز کر دیں گے... پھر اگر اس نے مجھے فالو کیا تو جوتے ہی کھائے گا

... کنفیوز.... وہ کیسے

... بس دیکھتی جائیں



.. پری ایک ہفتے سے ویر کی جانب سے سکون میں تھی

.. مگر گھر، بابا، پریمہ ماما اور ادھر سعید اور مامی کی بے طرح یاد آتی تھی

وہ تنہائیوں میں چھپ چھپ کر پہروں روتی رہتی تھی.. جس سے ویر اچھی طرح واقف تھا.

.. اب تو ان دونوں کا سامنا بھی کم و بیش ہی ہوتا تھا  
وہ الجھی ہوئی تھی... اگر وہ اسے نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا.. کوئی بدلہ و دلہ نہیں لینا  
.. چاہتا تھا تو کیوں قید کر رکھا تھا اسے  
.. آخر آزاد کیوں نہیں کر دیتا اسے

اب بھی شام کا وقت تھا.. اور گھر والوں کی یاد میں کسی پل قرار نہیں آ رہا تھا  
.. دنیا کی ہر سہولت ہر آسائش موجود تھی یہاں مگر پھر بھی وہ مرجھائی سی تھی

جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو دھڑکتے دل اور لرزتے قدموں سے پہلی مرتبہ اس  
 .. ستمگر کے کمرے کے دروازے پر کھڑی انگلیاں چٹخا رہی تھی  
 .... آخر ہمت کر کے ڈور ہلکا سا ناک کیا

..... یس کم ان

وہ اندر داخل ہوئی.. سامنے والے کی وحشت زدہ سیاہ آنکھوں میں خوشگوار حیرت پل بھر  
 کو ابھر کر معدوم ہوئی.. وہ بیڈ پر ٹراؤزری شرٹ میں لیپ ٹاپ سامنے رکھے بیٹھا  
 مصروف سا انداز تھا.. اندر تو کوئی اور ہی جہان آباد تھا  
 ہر طرف پردوں بیڈ سمیت بلو اور سکائی بلو کلر کمبینیشن کی سجاوٹ تھی

.. وہ آہستگی سے اگے آئی اور سر جھکا کر بری طرح انگلیاں چٹخانے لگی

کچھ کہنا ہے.... تو ادھر میری طرف دیکھ کر کہو.... وہ سنجیدگی سے بولا

وہ... مم..... مجھے.... بب.... بابا... کے پاس... ج.. جانا ہے.. بڑی مشکل سے بول  
...پائی

اس کی بات پر سامنے والے نے اس قدر وحشی اور سرد نگاہوں سے اسے دیکھا کہ ایک  
... مرتبہ تو پری کے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے

..وہ... مم... مطلب.. ملنا چاہتی ہوں سعید.. بب.. بابا سے.... فوراً تصحیح بھی کر دی

... اب کی بار سامنے والے کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے



تمہیں پتہ حیدر نواب ہمارے پیچھے ہی اسلام آباد چلا آیا تھا اپنی پوری فیملی کو لے کر... دو  
 تین مرتبہ یہاں سلطان مینشن کے باہر بھی دیکھا گیا ہے..... مگر افسوس میرے  
 ٹائیکرز اسے نہیں دیکھ پائے  
 ..... وہ سفاکی سے بولا

پری نے پہلو بدلہ آنکھوں میں آنسو آئے پھر.... وہ اٹھ کر پری کے پاس چھوٹے  
 چھوٹے قدم چلتا آیا... اب وہ اس کے ٹھیک سامنے کھڑا پیٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے  
 بغور دیکھ رہا تھا..... ڈری سہمی ہاف وائٹ ڈریس میں کپکپاتے لب

... مم.. مگر... مجھے... بب... بس... ماما... اور پریمہ.. سے... ملنا... ہے

... پری کو پتہ تھا اس ظالم کے سامنے اسے بھول کے بھی اپنے بابا کا نام نہیں لینا ہے

ملو! دوں گا... موقع دیکھ کر... یا پھر بولو! ان دونوں کو بھی سلطان مینشن لے آتا ہوں  
... ہمیشہ کے لئے... مجھے اور تمہیں دونوں کو ماما اور ایک بہن مل جائے گی  
... ویر نے اطمینان سے کہا

پری نے بے یقینی سے اسے دیکھا... وہ اب بابا سے اپنی دشمنی میں وہ بچے کچھ دورشتے  
بھی چھیننے کی بات کر رہا تھا... بابا تو جیتے جی مر جاتے

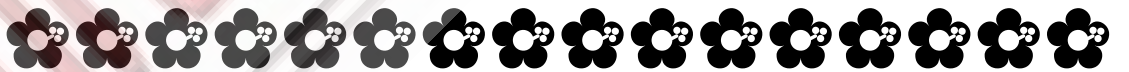
..... نن..... نہیں... انہیں ادھر ہی رہنے دیں ویر

اس کے منہ سے پہلی مرتبہ اپنا نام سن کر گال پر خوبصورت ڈمپل نمودار ہوا۔ جو کہ پری  
نے حیرت سے دیکھا

اوں۔ ہوں۔۔ ویر میں دنیا کے لئے ہوں۔ تم صرف شاہ بلایا کرو مجھے..... ویر سے بھائیوں  
والی فیلنگ آتی ہے... اس کی آنکھوں میں شرارت تھی

کیا... آ... آپ... بابا... کو... معاف... نہیں... کر... کر... سکتے... اسے کچھ اچھے موڈ  
.. میں دیکھ کر وہ پوچھنے کی غلطی کر بیٹھی  
.. سامنے والے کے تاثرات فوراً خطرناک ہوئے تھے

.. جاؤ اپنے کمرے میں... وہ غرایا..... پری تیزی سے وہاں سے نکلی تھی



نواب بس کرو..... وہ ٹھیک ہوگی... مجھے پتہ تھا.. وہ جھوٹ بول رہا تھا بکواس کر رہا تھا.. محض تمہیں تڑپانے کے لیے... وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا.. اگر پہچانا ہوتا تو نکاح جیسے پاکیزہ بندھن میں نہیں باندھتا.. بدلہ لینا ہوتا تو بدلہ پورا کر کے وہ پری کو لگے دن ہی ہمارے پاس بھیج دیتا.. مگر ایسا کچھ نہیں ہے

.. سعید نے بے حد بیمار حیدر نواب کو سمجھانے کی کوشش کی بخار میں تڑپتے میری بچی... میری گڑیا پکارتے رہے.. ساری رات.. اور اب پھر طبیعت.. تمہی کے سنبھلتی ہی نہیں تھی.. فوزیہ بیگم بھی اب تو رو کر نڈھال ہو چکی تمہیں سعید اور ان کی بیوی ان کی ڈھارس بندھاتے رہتے تھے... مگر وہ لوگ پری کی ایک بھی.. جھلک نہیں دیکھ پائے تھے



.. اور اب تو ایک اور قیامت ان پر گزر چکی تھی



I'm your new best friend... ہائے لٹل باربی ڈول

ویر نے بہت مہربان سی مسکان کے ساتھ وہیل چئیر پر بیٹھی اس براؤن آنکھوں والی  
.. لڑکی کی جانب دوستانہ سا ہاتھ بڑھایا

.. جو کہ اس نے خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا

قریب ہی جلال اپنے ڈاکٹری کوٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس بیمار لاغر وجود کو بغور دیکھنے  
میں مصروف تھا... جسکی پہلی جھلک دیکھتے ہی اس میں ایک عجیب طرح کی کشش  
محسوس ہوئی تھی اسے... اور یہ اس کے ساتھ زندگی میں پہلی مرتبہ ہوا تھا

پپ..... پل..... وشہ..... وہ بمشکل بولی

ہاں وہ بھی آجائے گی... یو نو واٹ... اس نے تمہارے لئے بہت بڑا سرپرائز پلین کیا ہے.. کہتی ہے میں اپنی پری سے تب ہی ملوں گی جب وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی... تو تم ٹھیک ہوگی ناں پری... علاج کے لیے جاؤ گی نا... جہاں پلو شہ اور ماما بابا بھیجے گی..... تمہیں

... اس نے اثبات میں سر ہلایا

..... واؤ... دیٹس لائک احمد گریل

میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں... اوکے اتنا یہ سسٹرز تمہارا خیال رکھیں گی..  
... انہیں بھی پلو شہ اور ماما بابا نے تمہارے پاس بھیجا ہے

...او..... کے.. وہ بولی تو جلال اور ویر جلال کے کعبین میں آئے .

دشمن کی بیٹی کو علاج کے لیے لندن the great Sahaveer Sultan تو  
بھجنا چاہتا ہے... مضحکہ خیز

ویر نے اس کا طنز نظر انداز کر دیا... بکو اس بند کرو اور بتاؤ... اس کے ٹھیک اور نارمل  
.. ہونے کے چانسز کیا ہیں

... مایوس کن نہیں ہیں باقی میریکلز بھی دنیا پر ہوتے ہیں

جلال میں تم پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی تمام ذمہ داری تمہیں سونپتا ہوں.. وہاں  
... اکا آپنی بھی ہوں گی

آپریشن کے بعد اس کے نارمل ہونے کے چانسز ہیں... میں پری کو سرپرائز دینا چاہتا  
...ہوں

..شاہ ویر نے کہا تو جلال نے عجیب نظروں سے اپنے عجیب دوست کو گھورا  
...اس نے ڈسپل کی نمائش کی تو وہ بھی ہنس دیا



حرم اور حبہ آج یونی میں داخل ہوئیں تو پنک بلکل سیم ڈریس، سیم سینڈل سیم حجاب  
کے نقاب کا سٹائل تھا

..کوئی بھی انھیں دیکھ کر آواز سنے بغیر نہیں پہچان سکتا تھا کہ کون حرم ہے اور کون حبہ



.... تو اسے کنفیوز کرنے کا یہ طریقہ نکالا تھا انھوں نے

وہ جو کوریڈور میں اپنی حرم حور کا بغیر دیکھے عاشق دیوانہ ہو چکا تھا اور ویٹ کر رہا تھا.. انھیں اس طرح دیکھ کر نیچے منہ کر کے گہرا سا مسکرایا

ابھی ابھی ہی شاہ میر کا موڈ بحال ہوا تھا نہیں تو اپنے نام نہاد دوست کا جبراً توڑ کر آ رہا تھا.

اس میں آنے والی تبدیلیاں تو ہر کوئی نوٹ کر چکا تھا  
پھر جب دوستوں کو پتہ چلا کہ وہ باقاعدگی سے یونی کے چکر لگا رہا ہے تو ایک خباثت سے  
.. بولا اور اپنی شامت بلوا بیٹھا

یار ہمیں بھی تو دکھاؤ ہمیں بھی تو ملواؤ۔ ایسا کون سا مال ہے جو شاہ میر سلطان پاگل ہو گیا ہے

پھر شاہ میر سلطان کا غصہ اور جنون دیکھا تھا سب نے... اور آئندہ کے لئے اسے... چھیرنے سے توبہ کی

وہ قریب سے گزریں تو شاہ میر ان کے پیچھے گیا۔ جب اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف مڑنے کا وقت ہوا تو حرم، حبیہ اور حبیہ، حرم کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی

ان کی چالاکي سمجھ کر اب پھر شرارتی ڈسپل گال پر ابھرا اور وہاں موجود کئی حسيناؤں کو اپنی طرف متوجہ کر گیا۔ اپنے سٹائش حلیے میں وہ بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا

حرم حور..... میری جان، میری زندگی، تمہیں کیا خبر کہ میں تو تمہاری آہٹ اور خوشبو سے ہی تمہیں پہچان لوں۔ نا پہچانوں تو میری محبت کی توہین ہوگی.. وہ دل میں اس سے مخاطب ہوا

مگر پھر جب شاہ میر حرم کے پیچھے ہی حبہ کے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھا.... تو اب تو سچ.....  
 مچ حرم کی ہوائیاں اڑی تمہیں  
 ...بھاگ کر کلاس روم میں چلی گئی  
 اور پھر وہ لیکچر ان دونوں کو ایک دوسرے کی جگہ  
 ..بیزاری سے اٹینڈ کرنے پڑے  
 ..وہ خوف کے مارے کلاس میں ہی جمی رہی.. آخر حبہ ہی آئی

حبہ اب کیا ہوگا.... ہمیں تو ہمارے ٹیچرز نہیں پہچان پائے.. اس نے مجھے کیسے  
.. پہچانا... حرم نے پہلو بدلہ

او کم آن آپی.. ڈرنا بند کریں.. میں ہوں ناں... پیچھے ہی آتا ہے ناں.. کچھ کہتا تو نہیں..  
.. جس دن کچھ کہا میں اس کی وہ درگت بناؤں گی کہ نانی یاد آ جائے گی

ٹھیک ہے..... حرم کو تسلی ہوئی... یہ بھی سچ تھا اس نے کبھی کچھ کہا تو نہیں تھا  
.. ناں... تو پھر فکر کس بات کی





سلطان میشن کا لاؤنج تھا۔ جس میں چند عورتیں سرخ آنکھوں اور سیاہ لباس میں بین... کر رہی تھیں

.. دہشت ناک سسکیاں چاروں طرف سنائی دے رہی تھیں

پری کو ان بھیانک اور ہولناک عورتوں کو کراس کر کے باہر جانا تھا... وہ بھاگ کر باہر جانے لگی جب کسی ان دیکھی طاقت نے اسے جکڑا تھا۔ اب نا وہ ہل سکتی تھی نا ایک بھی قدم اٹھا سکتی تھی... اور وہ ہولناک ڈراؤنی عورتیں سرخ اور ساکت پتلیوں، لٹھے کی طرح سفید چہرے سیاہ لباس میں اس کی جانب بڑھ رہی تھیں

وہ جھنجھنا کر نیند سے بیدار ہوئی تھی۔ آدھی رات کا جانے کونسا پہر تھا۔ پورا وجود کھلی سی پنک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ بال کھلے اور بکھرے ہوئے تھے۔ خوف سے حلق خشک ہوا تھا۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔ اسے اب بھی یوں لگا وہ عورتیں اسے گھور رہی ہیں۔ سسکیاں اور آہٹیں سنائی دے رہیں تھیں جیسے

ایک ہی جست میں بیڈ سے اتری.. بغیر دوپٹے اور چیل کے یونہی متوحش سی اس کمرے سے بھاگی

بغیر سوچے سمجھے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھولا تو اور زیادہ ہوش اڑے وہ بھی خالی تھا۔

... اب تو پری لرزاٹھی تھی

.. ادھر ادھر دیکھا... سڈی کے دروازے سے ہلکی سی روشنی باہر آرہی تھی.. ادھر لپکی وہ جسے درندہ کہتی تھی اور جس سے بے تحاشا ڈرتی تھی۔ آج دوسری چیزوں سے خوفزدہ.. ہو کر سہارے کے لئے اسے ہی ڈھونڈتی پھر رہی تھی

سڈی میں داخل ہوئی.. وہ سامنے نظر آیا تو پیچھے مڑ کر دروازے کو لاگ کر لیا.. اور پھر  
.. دروازے سے لگی بے آواز آنسو بہاتی نیچے بیٹھتی چلی گئی

سامنے ہی وہ کاؤچ پر نیم دراز تھا.. ایک بازو آنکھوں پر... سینے پہ کھلی ہوئی فوٹو البم رکھے  
دوسرے ہاتھ میں سگریٹ تھی.. ایش ٹرے بھری پڑی تھی وہ جانے کب سے اپنی  
جان سگریٹ میں جلا کر پھونک رہا تھا.. تلگے سے اندھیرے میں سگریٹ کے دھوئیں  
کے مرغولے سے اٹھ رہے تھے

.. پری کو سانس لینی مشکل ہو گئی

اففف.... چرسی کہیں کا.... شدید گھٹن میں دل میں اسے ایک اور خطاب دیا... اور  
.. روتے ہوئے اسے کوسا

کیوں آئی ہو یہاں ..... بھاری بوجھل آواز... آنکھوں سے بازو نہیں ہٹایا... ہٹاتا تو یقیناً  
..ان کی وحشت اور ویرانی دیکھ کر پری اس سے بھی ڈر جاتی

...وہ.. مم. مجھے ڈر لگ رہا ہے... وہ سسکی

...کس سے... میں تو یہاں ہوں..... طنزیہ لہجہ

وہ... وہ لاؤنج میں... مم.... مجھے سسکیاں سنائی دیتی ہیں... ڈراؤنی آہٹیں آتیں ہیں...  
وہ.. سیاہ.. کک... کپڑوں.. میں.. وہ... مجھے... ڈراتی... ہیں... وہ بے بسی سے اسے  
..اپنی پریشانی بتا رہی تھی جو ظالم اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نا ہوا تھا



کیونکہ اس لاؤنج میں تین تین خون ہو چکے ہیں... اسی وجہ سے تمہیں سسکیاں سنائی دیتی ہیں.. مجھے بھی سنائی دیتی ہیں.. کیونکہ وہ لاؤنج نہیں مقتل گاہ ہے.. جہاں پر تین معصوم جانوں کی بلی چڑھائی گئی تھی.. ایک میری ماں... دوسرا باپ اور تیسری بہنوں..... جیسی کزن

آرام سے کہتا وہ اس کے رہے سے ہوش بھی اڑا چکا تھا.. اپنی پوزیشن سے ہلا اب بھی.. نہیں.. وہ دروازے سے اٹھ کر کاؤچ کے قریب گئی

.. اور اسی ظالم کے پاس تھوڑی سی بچی جگہ پر بیٹھ گئی

یہ..... یہ.. آپ کیا کہہ رہے ہیں...؟ آپ مجھے بس ڈرانے کو یہ بول رہے ہیں ناں..؟

پری نے دل سے دعا کی کہ وہ جو بول رہا ہے اپنی بات کی نفی کرتے ہوئے کہہ دے کہ  
 .. نہیں محض تمہیں ڈرانے کو بولا تھا  
 مگر.....

نہیں سچ ہے یہ... اور جاننا چاہو گی وہ تین قتل کس نے کیے...؟ وہ ستمگر آج اس کی  
 ... چھوٹی سی جان اپنے لفظوں سے ہی لینے پر تلا بیٹھا تھا

.... نن... نہیں... مم.. مجھے... نہیں جاننا  
 .. اگر تو اس میں پری کے بابا کا نام آتا تھا تو واقعی اسے نہیں جاننا تھا

.. وہ تلخی سے مسکرایا... ڈپل میں دنیا جہان کر درد سمٹا

دیکھ لو.... جو باتیں تم سننا بھی نہیں چاہتی وہ میں بارہ سالوں سے پل پل ہر آتی جاتی  
 سانس کے ساتھ اپنی جان پر جھیل رہا ہوں... اچھا اتنا تو سن لو کہ کیسے میری آنکھوں  
 ..... کے سامنے انھیں

پلیز... چپ ہو جائیں... مجھے کچھ نہیں سننا.... کچھ نہیں جاننا اس نے اپنے کانوں پر  
 ... سختی سے ہاتھ رکھے.. اور سسک پڑی

ویر نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔ بھگی درد میں ڈوبی آنکھیں..... پری کو پہلی  
 . مرتبہ اس پر بے تحاشہ رحم اور ترس آیا  
 فوٹو البم سائیڈ ٹیبل پر رکھا.. اور پیچھے کھسک کر اپنے قریب جگہ بنائی .

ادھر آؤ..... لگے ہی پل اس کے قریب لیٹ کر پری نے اس کے سینے میں منہ چھپایا  
...تمہا

کچھ تو سن لو یا تاکہ میرے سینے پر رکھا یہ برسوں کا بوجھ ہلکا ہو... اچھا پوچھو گی نہیں کہ  
.... ان معصوموں کو کیوں قتل کیا گیا  
اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کر وہ بے بسی سے بولا

.. پری نے متوحش سا ہو کر اس کے سینے پر مکے برسائے  
.... مجھے کچھ نہیں پوچھنا کچھ نہیں جاننا... خاموش ہو جائیں..... بالکل چپ

.... اس کے بازو پکڑ کر پیچھے کمر کو لگائے... اسے کاؤچ پر لٹا کر خود اس پر حاوی ہوا



اچھا سنو... وہ آہٹیں اور سسکیاں ہمیں سنائی دیتی ہیں مگر ایک چیز ہے جو ان آوازوں  
... کو دور کر سکتی ہے

..... کیا؟ وہ پوچھ بیٹھی

تمھاری یہ چوڑیوں کی آوازیں... یہ کہہ کر وہ اس کی گردن پر جھکا... اپنی وحشتیں درد اور  
..... شدتیں شمار کرنے لگا

شاہ..... گھبرا کر اسے پکارا جس کی لمحہ بہ لمحہ جسارتیں اور بے باکیاں بڑھتی جا رہیں  
.. تمھیں

حکم..... جانِ شاہ..... جزبات اور درد سے بوجھل آواز

...مم... مجھے ڈر لگ رہا ہے

....مجھے سے؟ وہ پوچھ بیٹھا

..نن..... نہیں..... پپ..... پتہ..... نہیں

اب نہیں لگے گا... وہ کہتا اسے بازوؤں میں بھر کر اس کے بیڈ روم میں لایا..... بیڈ پر

...نرمی سے لٹایا

اور واپس مڑنے لگا

..پری نے پھر دہشت سے ادھر ادھر دیکھا

..وہ بھیانک عورتیں خود کو پھر گھورتی محسوس ہوئیں

اس سے پہلے وہ ستمگر کمرے سے نکلتا... تیزی سے اٹھ کر پھر پیچھے سے اسکی شرٹ  
مٹھیوں میں جکڑی

وہ ٹھٹھک کر رکا... کیا چاہتی ہو... پری... قریب آ جاؤں پھر.. وہ جھنجھلایا... وہ ایسی  
..حالت میں کب سے اس کا ضبط آزمایا رہی تھی.. اور اب تو بس ہو چکی تھی

...اسے پھر اپنی حالت پر رونا آیا.. اس بے حس کی کمر سے سرٹکا کر سسک پڑی

...وہ مڑا... اسے پھر اٹھایا... بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکا

..اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھائیں

.. برسوں کی پیاسی روح سیراب ہوئی  
 ... کمرے میں معنی خیز سی چوڑیوں کی کھنکھناہٹ گونج رہی تھی

اب شاہ ویر سلطان کا خود کو روک پانا ناممکن تھا... کیونکہ پری کوئی مزاحمت نہیں کر  
 .. رہی تھی

.. بڑھتی رات کے ساتھ اس کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا  
 وہ اب پرسکون تھا.. اس نے اپنی پری کے وجود میں سکون ڈھونڈ لیا.. اسے چھو لیا..  
 .. محسوس کر لیا

.. اس نے اپنی محبت کو پا لیا تھا

... پری کو پا لیا تھا



یہ جانے بغیر کے تقدیر پری کو اس کے اتنے قریب لا کر ایک مرتبہ پھر اسے کیا دھچکا  
 دینے والی ہے کہ  
 وہ پھر ٹوٹے گا  
 ... بکھرے گا  
 برباد ہو جائے گا



میر.... تم کب سدھرو گے بچے.... دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے اپنے کمرے کی اور خود  
 کی...

وہ جو اوندھے منہ بیڈ پر بن پیے ہی مسرور سا لیٹا ہوا تھا روپ نے اس کے کمرے کی حالت دیکھ کر آنکھیں سکیڑیں

.....او کم آن ماما.... کس نے منع کیا ہے.. لیں آئیں نا میرا روم سمیٹنے والی

..روپ کو خوشگوار ترین حیرت ہوئی

What? Is this Shahmeer Sultan speaking?

....نیند میں تو نہیں بول رہے میرو

روپ نے اسے جھنجھوڑ ڈالا

..وہ گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھ بیٹھا

تو اور کیا آپ اور پاپا جو کھلے عام رومانس کرتے نظر آتے ہیں اب جوان دلوں کے تو ارمان  
.. جاگیں گے ناں.. وہ بے حد شرارت سے بولا

...روپ نے اس کی کمر میں دھپ رسید کی

میرو..... کتنے بد تمیز اور منہ پھٹتے جارہے ہو قسم سے... وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

اچھا بی سیریس.... سنو ناں.... میں نے تمہارے اور شاہ زر کے لئے لڑکیاں دیکھی ہیں...  
میری دوست کی بیٹیاں ہیں اور تمہیں کیا بتاؤں کس قدر خوبصورت ہیں... میں نے تو  
نمرہ سے بھی بات کر لی ہے..روپ کے آنکھوں میں حرم اور حبہ کی خوبصورتی پر وقار  
..شبیبہ جھلملائیں.. وہ بے حد اکسائیڈ سی بولیں

مجھے تو بخش ہی دیں ماما.. کیونکہ میں آپ کی بہو ڈھونڈ چکا ہوں... اس نے سنجیدگی سے  
.. کہا

.. روپ بچھ سی گئی... اچھا کون ہے... کب دکھا رہے ہو

... روپ کا بچھا چہرہ دیکھ کر میرے دل کو کچھ ہوا

اوکے.. سیڈناں ہوں . میں آپ کی سلیکٹ کی ہوئی لڑکی دیکھوں گا آپ میری سلیکٹ  
کی ہوئی لڑکی دیکھنا.. جس کی زیادہ اچھی ہوئی وہی دن ہوگی.. اسے اپنی پسند پر غرور تھا

. اوکے دن... وہ اتنے میں ہی خوش ہو گئیں



اچھا.... نیم تو بتائیں اپنے والی کا... میر شرارت سے بولا

... حرم..... بہت پیاری بچی ہے

... میر بے تحاشا چونکا

واٹ آکو انسٹیٹنٹ.. مہا... میرے والی کا بھی نیم حرم حور ہے

اب کے چونکنے کی باری روپ کی تھی

... اس کا بھی فل نیم حرم حور ہی ہے.... میر

روپ کا چہرہ تمہاریا

..... اس کے بابا کا نام

... بابر احمد تو نہیں.... میر نے روپ کی بات بچ میں ہی اچکی

وہ یونی میں پڑھتی ہے... روپ نے کہا

کمپیوٹر سائنس کے تھرڈ سمسٹر میں... میر نے بات مکمل کی

.... ہاں میر.... یہی ہے اس کا مطلب

ہماری پسند ایک ہی ہے... ماما... آئم سو پیپی.... سو اکسائڈ

.. میر نے روپ کو بازوؤں میں اٹھا کر گھما ہی ڈالا

..دونوں ماں بیٹا بے تحاشا خوش تھے

..مماناؤ آئی کانٹ ویٹ... پلیز جلدی سے بات چلائیں ناں... میرے بے چین سا ہوا

اوو... بڑی بے چینی... یو نو واٹ... کل میں نے انھیں گھر میں انوائٹ کیا ہے.. سارا

....دن وہ لوگ یہیں میرے ساتھ سپینڈ کرنے والے ہیں

..میر کے ہاتھ تو جیسے قارون کا خزانہ لگ چکا تھا اتنا خوش ہوا

رئیلی... ممانا میں بہت خوش ہوں.. بہت... بہت.. بہت

..اس نے روپ کا ماتھا چوما

اچھا یہ بڑنگ بند کرو اور یہ بتاؤ ویر کا کچھ اتا پتا ہے کہ نہیں.. کیا کرتا پھر رہا ہے یہ  
.. لڑکا

یس ماما... مجھے پتہ ہے.. برو نے بھی شادی کر لی.. میں بھابھی سے ملنا چاہتا تھا.. مگر  
ابھی برو نے منع کر دیا.. پتہ نہیں ان کی کیا پرابلم ہے... میر نے برا سامنہ بنایا.. پر  
... مجھے ان کی ہر بات پتہ ہوتی ہے

... روپ نے تعجب سے ان بھائیوں کی باندنگ دیکھی  
... اوکے ماما گھورنا بند کریں اور پرائیویسی دیں.. ویر برو کو یہ گڈ نیوز دینی ہے  
... وہ پھر ہنستا ہوا بیڈ پر ڈھیر ہوا

.. فون ملایا جو کہ دوسری بیل پر ہی اٹینڈ کر لیا گیا



...ہائے بروکیسے ہیں آپ... میر نے محبت سے پوچھا

بہت خوش... وہ جو نیند سے بیدار ہو کر اس پری پیکر کے پہلو میں بیٹھا تھا.. دے  
دے جوش مگر دھیمے لہجے میں اس کی دراز زلفوں میں ہاتھ پھیرتا بولا... تم سناؤ... خیریت  
ہے ناں.. یونی کے بڑے چکر لگ رہی ہیں آج کل.... ویر نے پوچھا

..میر و کو حیرت کا جھٹکا لگا

ویر مسکرایا... تم کیا سمجھتے ہو.. انجان یا لاپرواہ ہوں تم دونوں کی طرف سے... پل پل  
کی خبر ہے مجھے.. مجھے تو یہ بھی معلوم ہے شاہ زر اس وقت لندن میں کیا کر رہا ہے..  
..تم تو پھر میرے دل کے قریب بیٹھے ہو

..پتہ نہیں آپ کیا چیز ہیں برو.... لو یو سوچ

اچھا جی... مجھے تو لگا وہ حجاب والی ملی ہے تو برو کو تو بھول ہی گئے ہو گے..ویر نے پھر  
...اسے جھٹکا دیا۔ اور چھیڑا

.. Bro that's not fair

میری کوئی پرسنل لائف میں پرائیویسی نام کی کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں.. میں اس ..  
سمیع پرائیویٹ ڈیڈیکٹیو کی گردن مروڑ دوں گا جو آپ کو ہر کسی کی پرائیویٹ خبریں لا کر  
دیتا ہے... وہ روہانسا ہوا

ویر نے قہقہہ ضبط کیا... اوکے.. موڈ مت آف کرو یا... ڈیٹیلز بتاؤ... مجھے بھی پتا ہے  
..اب کی بار تمہارے ساتھ کچھ ڈفرینٹ ہوا ہے

.....آف کورس برو... یو نو واٹ

..اور پھر شاہ میر نے اپنی داستانی محبت اپنے برو کے سامنے کھول کر رکھ دی

...ویر مسکراتے بڑی توجہ سے اسے سنتا رہا

..برو میں اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ پاؤں گا.... مر جاؤں گا

میر یہ کیا بد تمیزی ہے... ایسا بولنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری.. ویر غرایا.. مجھے جانتے ہوناں... تم دونوں پر آنچ بھی آئی.. میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا.. پھر تم نے اتنی .. بڑی بات کیسے کر دی

..... برویو ڈونٹ نو میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے.. میں

کچھ نہیں ہوگا... وہ تمہاری ہوئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے.. یہ تمہارے بروشاہ ویر سلطان کا پرامس ہے.. اب مجھے کوئی الٹی بات سنائی نادے... اوکے.. بس خوش رہو تم لوگ.. باقی سب کچھ بھول جاؤ.. میں ماما سے بول دوں گا... جلد از جلد تمہارا رشتہ پکا کر دیں.. شاہ زرکی جو مرضی ہوگی وہ بھی میں پتا کروالوں گا

لویو سوچ برو... میر بولا

..اوکے ٹھیک ہے رکھو فون... مجھے آفس جانا ہے



میر نے فون رکھ کر سکون سے آنکھیں موندی.. اتنی جلدی دل کی مراد بر آئے گی اس کا  
.. اندازہ نہیں تھا

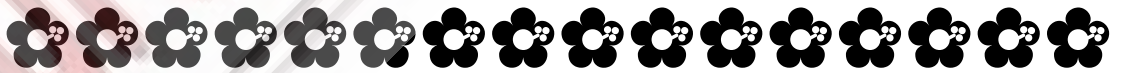
. سرور تھا جو رگ و پہ میں دوڑ رہا تھا

.... تم صرف میری ہو حرم..... صرف میری

... اب تو رخ روشن کا دیدار کرنا بنتا ہے حرم یار

وہ فوراً اٹھا

..... آئم... کمنگ حرم جان



میرو.. یونی پہنچا تو پتہ چلا کے آئی ٹی کا سمینار ہے.. اور تمہرڈائیر کے کچھ سٹوڈنٹس  
.. آڈیٹوریم میں ہیں... حرم بھی

.. وہ کچھ سپیشل پلین کرتا آڈیٹوریم کی طرف بڑھا

وہ آڈیٹوریم میں ڈائس کے پاس کھڑی آئی ٹی کے سمینار کے لئے تیار کی گئی اپنی سیچ  
.. کے پیپر فائل میں سیٹ کر رہی تھی

آڈیٹوریم میں اس وقت اس کی چند فرینڈز تھیں.. جبہ اور اس کی فرینڈز بھی اس کا  
.. مورال اپ کرنے اس کی تیاری دیکھنے آئی تھی

.... وہ کنفیوز تھی اور اپنے کام میں اس قدر بڑی تھی

... کہ پتہ ہی نا چلا کہ جبہ اسے کچھ بول کر اپنی فرینڈز کے ساتھ باہر گئی ہے

..اس کی اپنی فرینڈز بھی کینٹین کا بول کر وہاں سے غائب تھیں

...جب اچانک ساری لائٹس آف ہو کر سپوٹ لائٹ آن ہوئی اور حرم پر پڑی

وہ بے تحاشا چونکی

اپنے پیچھے آہٹ پر خوفزدہ سی ہو کر پلٹی... مکمل سیاہ لباس.... سیاہ حجاب پر نقاب....

..دودھیا ہاتھ اور پیروں سیاہ رنگ میں دمک رہے تھے جیسے کوئلے کی کان میں ہیرا چمکے

کلنچ آنکھیں تحیر سے پھیلیں.. جب دیکھا ارد گرد کوئی نہیں تھا اور کوئی اجنبی پینٹ کی

..پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے اسے نہا رہا تھا

اس کی سپوٹ لائٹ کی جانب پیٹھ تھی جس سے حرم اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی  
تھی... چہرے مکمل اندھیرے میں تھا.. بس گالوں پر ہلکی سی چاندنی بکھری ہوئی تھی

اور ایک گال پر پڑا ڈسپل اسے نظر آ رہا تھا

وہ ساری سچویشن سے بے تحاشا گھبرا کر اور خوفزدہ ہو کر پلٹی اور وہاں سے بھگنے کو تھی۔ جب اس اجنبی نے اسے بازو سے تھام کر بھاری ڈائس کے ساتھ لگایا... اور دونوں بازو ڈائس پر رکھ کر اس کے بھگنے کا راستہ بند کر دیا۔

بک... کون... ہیں... آپ... کک... کیا... چلیے

کون ہوں بعد میں بتاؤں گا.. کیا چلیے... اس کی تفصیل بھی بعد میں مگر اس وقت ایک.. چھوٹی سی خواہش ہے تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا.. دیدار کرنا چاہتا.... یہ کہہ کر اس نے شہادت کی انگلی ڈال کر اس کا نقاب نیچے کر دیا۔  
حرم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں... صدمے سے آنکھیں بھر آئیں... آنسو تیزی سے.... گالوں پر لڑھکے

وہ متوحش سا مہبوت اسے دیکھے گیا... ڈمپل گہرا ترین ہو گیا



ڈونٹ وری ڈئیر... اس بات کا غم مت کرو کہ میں نے تمہارا پردہ توڑا... کیونکہ صرف... میں ہی تمہارا محرم بنوں گا... آئی پرامس یو

یہ آنکھیں یہ چہرہ دیکھنے کا حق صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے... کیونکہ میں ان پر مرتا ہوں اور مر جاؤں گا مگر تمہارے سائے تک بھی کسی کو نہیں پہنچنے دوں گا

...یہ کہہ کر وہ دوبارہ شہادت کی انگلی سے اس کے نقاب کو درست کرنے لگا  
..حرم کی جان پر بن گئی.. زور سے آنکھیں بند کر لیں

..آپی کیا ہوا..... جبہ کی آواز سے وہ ہوش میں آئی اور آنکھیں کھول دیں

زور سے اسے گلے لگایا

...پہرے پر خوف کے سائے تھے

... جب گھر چلو... پلیز... میری طبیعت ٹھیک نہیں  
..او کے چلو آپی... جب اسے لے کر یونی سے نکلی



وہ اپنے کمرے میں سڈی ٹیبل پر نوٹس کے اوپر جھکا ہوا تھا  
..جب نمرہ بھانپ اڑاتا کافی کا کپ لے کر اندر داخل ہوئی

Thank you so much Aka...This time i really need  
it...

شاہ زر نے کافی کاگک تھام کر لبوں سے لگایا  
سادى سے حلیے میں مکمل اور شاندار مردانہ وجاہت کا شاہکار وہ سامنے بیٹھا تھا  
نمرہ نے نظر چرائی کہ کہیں اسی کی نظر اس کے لاڈلے بھائی کو ناگک جائے

..کیا کر رہے ہو.. مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

..اور وہ ضروری بات ممانے جو رشتہ ڈھونڈا ہے اس کے مطلق ہے  
یس مگر تمھیں کیسے..... نمرہ حیران ہوئی

بگ بی نے بتایا... فون پر اور میری رائے پوچھی

تو پھر تم نے کیا آنسر دیا؟

اُکا.... آخر آپ لوگوں کو اتنی جلدی کس بات کی ہے یو نو واٹ.. ابھی میں سٹوڈنٹ ہوں... سٹوڈنٹ... ویر بھی یہی چلتے ہیں مگر مجھے ون پرسنٹ بھی اس جھنجھٹ میں.. انٹرسٹ نہیں... وہ سخت جھنجھلایا

مگر مجھے ہے شاہ زر.... تم اب اس حادثے کے بعد کتنے سیڈ رہنے لگے ہو۔ ابھی تو ویر کو میں نے یہاں آنے سے بڑی مشکل سے روکا.. ورنہ وہ پتہ نہیں کیا کر بیٹھتا.. مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتا... ویسے بھی میں جلد از جلد اس گھر میں خوشیاں دیکھنا چاہتی ہوں.. کتنی اکیلی ہوں۔ تم بھی تو اکیلے ہو۔ اور تم نے پرامس کیا تھا کہ تم میری بات مانو گے... بھول گئے



روپ ممانے بہت تعریف کی ہے لڑکی کی.. ان کی دوست کی بیٹی ہے... اس کی بڑی بہن میں میر انٹرسٹڈ ہے۔ جلد ہی ان کی بات پکی ہونے والی ہے.. حبہ بہت اچھی لڑکی ہے... شاہ زر

واٹ ایور... کریں اپنی مرضی.. میں وارننگ دے رہا ہوں آپ کو..... بعد میں کمپلین نا کرنا کہ وہ خوش نہیں... کیونکہ یقین کریں.. مجھے ون پرسنٹ بھی وہ جو کوئی بھی ہے اس کے یہاں ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا.. میں اپنی لائف اپنے... سٹائل سے ہی جینے والا ہوں

اب جلدی سے اگلی پلاننگ بھی بتا دیں۔ آپ نے تو سب طے کر رکھا ہوگا... وہ تو پہلے ہی بے حسی کی جیتی جاگتی مثال تھا مگر اب تو سینے میں دل کی جگہ کوئی بے جان پتھر.. رکھا ہوا تھا

..... کسی بات کا بھی جو اثر ہو اس پر

...، جیتے رہو میرے بچے آکا کو خوش کر دیا... نمرہ نے اس کے بال بکھیرے  
ہم جلد ہی پاکستان جانے والے ہیں... تمہارا نکاح ہو گا... اور ہم حبہ کو یہاں اپنے پاس  
... لے آئے گے

Whatever..... I don't care about Hiba.. Shit

وہ بڑبڑاتا... بکتا جھکتا.... غصے میں واک آؤٹ کر گیا

نمرہ کو ہنسی آئی..... گدھا کہیں کا.. بے حس

... خود ہی سدھر جاؤ گے بچو



.. صبح پری کی آنکھ کھلی تو کمرے میں کوئی نہیں تھا  
.. رات کی کارگزاری یاد آئی

... اسے کیوں اس سے ہمدردی ہوئی تھی  
.. کیوں اس کی آنکھوں میں چھپا درد اپنی رگوں میں اترتا محسوس کیا  
.. کیوں اس کے زخموں سے چور لہو لہو ہوئے دل پر مرحم رکھا  
.. کیوں اسے اپنا آپ سونپ دیا  
..... اور سونپا بھی تو اب کوئی کسک یا پشیمانی کیوں نہیں تھی دل میں

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>



..... کہیں مجھے میرے جن میرے ستمگر سے محبت تو

..پنہ بکھرے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بنایا

بیڈ پر پڑی بے شمار سلوٹیں اور ٹوٹی بکھری چوڑیاں کسی کی شدتوں کی داستاں بے باکی  
..سے بیان کر رہی تھیں

..نظر چرا کر لال ٹائڈ چہرے واش روم گھس گئی

..فریش ہو کر باہر آئی

ڈائینگ ٹیبل تک آئی... سمیع ہاتھ باندھے کھڑا تھا

...ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا تھا

..کے اچانک عجیب سی بے چینی ہوئی

کسی انہونی کے ہونے کا احساس

بار بار پہلو بدلتی رہی... ماں کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے ابھر کر معدوم ہو رہا تھا

ایک بے چینی سی تھی.. جو چین نہیں لینے دے رہی تھی

یوں لگتا تھا جیسے ماما کو کچھ ہوا ہے... چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کچھ ہوا ہے.. یا ہونے

والا ہے

سمیع سے شاہ کا پوچھا تو پتہ چلا کہ اسے ایمر جنسی اور بہت ضروری کام سے آفس جانا

..پڑا

جی کڑا کر کے کمرے میں گئی... اپنا ہینڈ بیگ لیا.. جس میں ضرورت کی ہر چیز تھی...  
...کیش وغیرہ... موبائل فون کے علاوہ

..ہینڈ بیگ لے کر باہر نکلی

..میم کہاں جا رہی ہیں... سمیع اس کی جانب لپکا

اپنی ماں سے ملنے جا رہی ہوں... ڈرائیور کے ساتھ.... دو گھنٹے تک واپس آ جاؤں گی. اور  
مجھے روکنے کی کوشش بھی مت کرنا سمیع..... تمہارے پاس نے جو سزا دینی ہوگی  
..دے لے.... مجھے..... منظور ہوگی.. مگر آج میں رکنے نہیں والی

...یہ کہہ کر وہ پورچ میں آئی

...ڈرائیور سے کہا کہ اسے لے کر جائے

..گاڑی میں بیٹھی.. اور گاڑی سلطان مینشن سے نکلتی چلی گئی

...سمیع نے بے بسی سے نکلتی گاڑی کو دیکھا

...اور فوراً ویر کو کال ملائی

ویر نے کال اٹینڈ کی.. بولو سمیع

.. سر میم نے ایک بھی ناسنی اور اپنی مہما سے ملنے چلی گئی ہیں

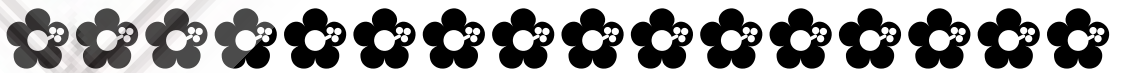
ویر نے ٹھنڈی سانس بھری

اوکے جانے دو.... مگر اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے نواب کو غائب کر دو میں نہیں

.... چاہتا... میری پری پر اس کا سایہ بھی نا پڑے

..... جی سر جو حکم

سمیع نے کہہ کر فون بند کیا اور باہر نکلا





ارے روپ..... اندر آؤ.. کھڑی کیوں ہو وہاں.... سدرہ بیگم نے روپ اور ان کے ساتھ  
.. حاتم سلطان کو دیکھ کر بے تحاشا حیرت سے اندر بلایا

کیونکہ آج تو سنڈے تھا اور وہ جانے والی تھیں حاتم مینشن میں... حرم اور حبہ بھی جو  
اکساٹڈ سی تیار کھڑی تھیں روپ آنٹی کی طرف جانے کے لئے.. ان کو اندر آتا دیکھ دونوں  
.. کے منہ لٹک گئے

... روپ نے انھیں آکر چوما  
.. حاتم نے بھی سر پر ہیار دیا

اسلام و علیکم بابر بھائی.. کیسے ہیں آپ.. چھوٹے سے لاؤنج میں داخل ہو کر بابر کو سلام  
.. کیا.. جو اخبار پڑھنے میں مگن تھے... وہ بھی حیران ہوئے

...وعلیکم السلام.. کیسی ہیں آپ

.اور حاتم سے بغلیں ہوئے

...بھلا کون نہیں جانتا تھا.. مشہور انڈسٹریل سلطانز کو

بالکل ٹھیک.. بھئی بچیو.. تم لوگ ذرا ہمارے لیے چائے والے بناؤ ہمیں تمہارے پیرنٹس

..سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں

..حرم اور حبہ کچن میں چلی گئی

..روپ نے سدرہ بیگم کا ہاتھ تھاما

...سدرہ.. بابر بھائی ہم بہت ضروری بات کرنے آئے ہیں آپ سے

اور پھر حاتم اور روپ نے بہت محبت اور عقیدت سے اپنے چھوٹے بیٹوں جیسے بھتیجیوں کے لیے ان کی بیٹیوں کے ہاتھ ملگے... ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل سے انہیں آگاہ کر دیا..

بابر اور سدرہ بہت ہی زیادہ خوش اور نازاں نظر آ رہے تھے.... اپنی بچیوں کی قسمت پر رشک آ رہا تھا جنہیں اتنے اچھے گھر خاندان سے رشتے آئے تھے... روپ نے ان کو کسی قسم کے تکلف میں پڑنے ہی نہیں دیا اور ہاں کروا کر ہی دم لیا روپ نے اس بات پہ بھی منا لیا کہ بیشک حرم کی منگنی کی جائے مگر حبہ کا نکاح کر... کے اسے لندن بھیجنا ہے... وہ وہیں اپنی تعلیم بھی مکمل کر لے گی

ہاں ہو چکی تھی.. دونوں گھرانے خوش تھے.. روپ نے فون پر شاہ میر کو اوکے کا سگنل دے دیا تھا

اس کے تو پاؤں ہی زمیں پر ناٹکتے تھے... جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا  
اب جلد ہی وہ وقت آنے والا تھا.. جب حرم اس کی ہونے والی تھی



.. سارے رستے وہ شاہ ویر کے بارے میں سوچتی آئی تھی

... وہ اچھا تھا

مگر کچھ درد اس کے حصے میں ایسے آئے تھے جنہوں نے اسے وحشی بننے پر مجبور کر دیا  
.. تھا

بس حالات نے اسے پتھر کا بنا دیا تھا

.. وہ سب ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گی

.. آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا



..وہ دل میں ارادے کرتی اتنی محو تھی کہ گھر کب آیا پتہ نا چلا

میم... آپ کی گلی آگئی... گلی میں گاڑی نہیں جائے گی آپ مل کر آجائیں اپنے گھر والوں سے.. میں یہیں ہوں

.... نہیں تم جاؤ دو تین گھنٹوں بعد آکر لے جانا

نہیں میم... میں نہیں جا سکتا... سر کا حکم ہے کہ آپ کو واپس لے کر ہی جانا ہے... اپنے سر کی طرح ڈھیٹ وہ ٹس سے مس نا ہوا

ٹھیک ہے.... (مرو پھر ادھر ہی) دوسری بات دل میں کی اور تیزی سے گھر کی طرف بھاگی..

گھر میں داخل ہوئی... عجیب سی وحشت اور سوگواریت نے استقبال کیا گھبرا کر آوازیں  
دیں۔

بابا... ماما... فوزیہ ماما... کدھر ہیں سب پریمہا...؟

اسکی آواز سن کر سعید تڑپ کر کمرے سے باہر آئے... کندھے جھکے ہوئے.. بے تحاشا  
روئے ہوئے... برسوں کے بیمار اور بوڑھے لگ رہے تھے

پری میری بچی... تڑپ کر اسے سینے میں بھینچا... مامی بھی باہر آئیں اور اسے سینے  
سے لگایا... وہ دونوں میاں بیوی رو رہے تھے

کیا بات ہے بابا... میرا دل بیٹھا جا رہا ہے... صبح سے گھبراہٹ ہو رہی ہے.. پلیز مجھے بتائیں کیا ہوا... آپ لوگ اتنا روکیوں رہے ہیں... بابا اور ماما کدھر ہیں

اس کے پوچھنے کی دیر تھی.. سعید پھر رونے لگے اور پھر جو انھوں نے بتایا... پری کے... سر پر آسمان گرانے کو کافی تھا

بیٹا اس درندے بھیڑیے شاہ ویر سلطان نے ہمارا پورا خاندان تباہ کر دیا ہے... پریمہ کو بھی ہسپتال سے غائب کروا دیا۔ اس معذور کو بھی نا بخشا... تمہارے ساتھ اس کے بھی صدمے سے نواب بے حد بیمار ہو گیا... اور آج بیٹا آج تو اس نے ظلم کی انتہا کر دی... پولیس گھر آئی اور اس بیمار، بوڑھے ضعیف کو فضول میں گھسیٹتی گھر سے اٹھالے گئی.. اس سب کو تمہاری ماں برداشت نہیں کر پائی.. شدید نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہے..

اور ڈاکٹروں نے کہا ہے وہ مر بھی سکتی ہے یا کومے میں جا سکتی ہے.. پری اس نے  
 برباد کر دیا ہمیں... تباہ کر دیا.. اپنے انتقام میں سب جلا دیا  
 سعید روتے ہوئے اسے بتا رہے تھے

.. اور اس کے دماغ میں تو یہ الفاظ، باتیں، گونج رہیں تھیں

دھوکہ

دھوکہ

دھوکہ

.. ڈبل کر اس..... نفرت... بس انتقام.. بدلہ.....

.. واہ شاہ ویر سلطان واہ... کیا کھیل کھیلا.. محبت کی آڑ میں.. منافقت کی انتہا کر دی



...مجھے استعمال کرنے کے لئے میرے سامنے مظلومیت کا ڈھونگ رچایا

اور ادھر میرے ہی خاندان کو تباہ و برباد کر دیا

....دھواں دھواں چہرہ

اندھا اعتبار اور بھروسہ کر کے دھوکہ کھایا.. وہ جن ہاتھوں سے اس کے خاندان کی تباہی  
...لکھ رہا تھا.. خود کو انھیں بانہوں کے حوالے کر بیٹھی تھی

دشمن کی آغوش میں خود بخود ہی چلی گئی.. خود ہی اپنے وجود کو اس کے بستر کی زینت بنا دیا  
..اسے تو کچھ کرنا ہی نہیں پڑا

..دشمن کی بیٹی اس کی جھولی میں پکے پھل کی طرح خود ہی جاگرمی

اس وقت پلوشہ کو اپنے ہی وجود سے بے تحاشا گھن.. نفرت اور کراہیت محسوس ہوئی..  
...دل تو کیا اپنے جسم کو آگ لگا لے

ارے خاک ڈالو میرے مقدر پر---

میں نے دشمن سے دل لگایا ہے---

..سب کچھ لٹا دینے کا پہاڑ جتنا غم.. وہ سہ نہیں پار ہی تھی

..بلٹے قدموں باہر کی جانب بڑھی

..پری... پلوشہ... کدھر جا رہی ہو بیٹا... ماں کو تو مل لو۔ بابا کا تو انتظار کر لو

نہیں بابا... میں ان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں.. ان کے دشمن پر بھروسہ کر بیٹھی ہوں... وہ درندہ نہیں.... میں ان کی گناہ گار ہوں.. انھیں کہنا ہو سکے تو مجھے معاف کر.. دیکھئے گا

ان کی بیٹی ان کے دشمن کو شہ مات چنے جا رہی ہے.. بہت حساب نکل آئے ہیں شاہ ویر سلطان کی طرف انھیں ہی بے باک کرنے جا رہی ہوں.. اب یا وہ نہیں یا پھر میں نہیں.. اب ہم میں سے ایک ہی زندہ رہے گا بابا..... پھر ہی سامنا کروں گی ماما بابا کا۔

..پلوشہ کا سر سر اتا لہجہ.. سعید کے رونگٹے کھڑے ہوئے.. بہتیرا روکا

مگر وہ دھول اڑاتی خود کو اور شاہ ویر سلطان کو تباہ برباد کرنے کی نیت لئے وہاں سے جا  
.. چکی تھی



...ویر میٹنگ میں بڑی تھا جب چار گھنٹوں کے بعد مسلسل بجتے فون پر توجہ گئی  
...ڈرائیور کی کال تھی.. سو اٹینڈ کر لی

سر میم.... تین گھنٹوں کا بول کر اپنے گھر گئیں تھیں.. اب چار گھنٹے ہونے کو آئے وہ  
باہر نہیں آئیں.. میں نے ان کے گھر جا کر پوچھا.. تو وہ کہہ رہے ہیں کہ میم تو اسی  
وقت واپس چلی گئیں تھیں.. ڈرائیور نے پریشانی سے ڈرتے کہا  
..جبکہ ویر کی رگیں تن چکی تھیں



...وہیں رکو میں سمیع کو بھیجتا ہوں

..فون بند کیا... میٹنگ کینسل کر دی.. سمیع کو فون کیا.. فوراً اٹینڈ کیا گیا

..... سمیع وہ تمھاری میم

سر... پریشانی کی ہی بات ہے..... کیونکہ کہیں نہیں ہیں وہ... میں ان کے گھر اور ہر جگہ دیکھ چکا ہوں.... سمیع نے اس کے سر پر بم پھوڑا... اگر سمیع کہہ رہا تھا کہ... پریشانی کی بات ہے تو یقیناً پریشانی کی بات تھی

اوکے... سنو... میں نے اس کے بریسلٹ میں ٹریکنگ ڈیوائس چھپایا تھا.. لوکیشن  
... ٹریس کرواؤ میں آ رہا ہوں

... جی سر..... سمیع نے فون رکھا  
... ویر بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلا



شاہ ویر لال انگارہ آنکھوں اور سرخ چہرے بریسلٹ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا

راولپنڈی کے دوسرے کونے میں سے ایک رشتے میں سے بریسلٹ تو برآمد ہو گئی  
تھی.. مگر بریسلٹ والی کا کچھ اتنا پتہ نہیں تھا

.. سمیع قریب آیا

سر یہ کچھ نہیں جانتا اس کے رکشے میں یہ بریسلٹ کیسے آئی... سر مجھے لگتا ہے میم کو ٹریکنگ ڈیوائس کے بارے میں پتا چل گیا ہوگا اور محض ہمیں گمراہ کرنے کے لیے انہوں نے یہ اس رکشے میں پھینک دیا

... ہمممم... ویری سمارٹ ڈئیر وانفی.... چلو کوئی تو ٹکر کا ملا شاہ ویر سلطان کو

سمیع چاہے زمین کھودو یا پاتال.. مجھے میری پری سی سلامت مجھے میرے پاس چلیے.. ہر حال میں ہر قیمت پر.. پورے شہر کے سی سی ٹی وی کیمرے چیک کروانے پڑیں.. پولیس کو انوالو کرنا پڑے.. کچھ بھی مطلب کچھ بھی

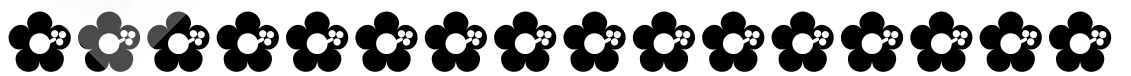
... سر سراتا سا لہجہ

سمیع کہیں حیدر نواب نے تو..... وہ غصے سے پاگل ہوا

نہیں سر... اسے تو خود میں نے تھانے بھجوا دیا تھا.. ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ گھر پہنچا ہوگا... پر یہاں مسیم کے غائب ہونے کے بعد وہ شدید بیمار رہا.. اور مسیم کی ماما بھی شدید بیمار ہیں.. اسی لئے مجھے نہیں لگتا کہ اس میں اتنا دم خم ہے کہ وہ دوبارہ آپ سے الجھے.. ویسے بھی میں نے اس پر نظر رکھوائی ہوئی تھی

... ہم سہمی... چلو اب ڈھونڈو اسے... ورنہ پورا شہر جلے گا

....ویر بھسم کر پینے والے انداز میں وہاں سے نکل آیا





..وہ لاؤنج میں ادھر سے ادھر ٹہلتا بے چینی سے چکر لگا رہا تھا

...بال مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھے

....ابھی رات ہی تو پلوشہ نے اس پر اعتبار کیا تھا

....اس کے قریب آئی تھی

...اس کی روح میں سمائی تھی.. اس کے ادھرے زخموں کی چاری گری کی تھی

..اور اب پھر صبح سے شام ہونے کو آئی تھی مگر اس دشمنِ جاں کا کچھ پتہ نہیں تھا

بہت کچھ اور بہت اپنے کھو چکا تھا.. اب تو وہ متحمل ہی نہیں تھا کسی کو کھونے کا...  
...کسی صورت نہیں

سانس جیسے سینے میں الجھ رہی تھی  
اذیت ہی اذیت تھی  
جیسے سینے میں دل نہیں دھکتا انگارا رکھا تھا

اسے پتہ تھا جب پلوشہ کو پریمہا کا پتہ چلے گا تو وہ روئے گی چلائے گی مگر جب وہ ...  
اسے حقیقت بتائے گا تو وہ کتنی خوش ہوگی.... یہ نہیں سوچا تھا وہ اس سے حقیقت  
..جانے بغیر.... باز پرس کرے بغیر..... یوں منہ موڑ لے گی  
وہ یونہی ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا جب سمیع اندر داخل ہوا

.. اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں  
 ... شاہ ویر کو کسی انہونی کے ہونے کے احساس سے پیروں نیچے سے زمین کھسکی

.. کیا ہوا سمیع بتاؤ مجھے.. جلدی... میرا دم گھٹ جائے گا نہیں تو

..... سر وہ ایک کلو ہاتھ لگا تھا میم کا

... تھا مطلب..... پھر کیا ہوا.. اس نے بے صبری سے پوچھا تھا



....مما یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ

حرم اپنی جگہ سن سی بیٹھی تھی جبکہ حبہ کی آنکھیں تیر سے پھٹی تھیں

سچ کہہ رہی ہوں حرم تمہارے بابا کا بھی یہی فیصلہ ہے.. روپ بہت اچھی ہے اس کا  
..خاندان بھی بہت اچھا ہوگا

ایسے خوش نختی روز روز دروازے پر دستک نہیں دیتی یہ رشتے ہر لحاظ سے تم لوگوں کے  
لیے بہترین ہیں۔ میں اور

تمہارے بابا بہت ہی خوش ہیں

....مگر ممایہ بہت جلدی ہے



کوئی جلدی نہیں ہے... تمہاری صرف انگیجمنٹ ہوگی.. صرف حبہ کا نکاح ہو گا.. وہ بھی صرف اس لئے کہ اسے لندن جانا ہے... شادی کی ذمہ داری تو ابھی اس پر بھی نہیں ڈالیں گے وہ لوگ یہ بھی جا کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکے گی.. بس نمبر وہاں اکیلی ہے اس لیے اسے ساتھ لے جانا چاہتی ہے... ملنے آتی رہے گی ہم سے.. سدرہ نے نرمی سے سمجھایا

مگر ماما مجھے آپ لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا پلینز ماما..... حبہ کے اوسان خطا ہو .. رہے تھے... نازک سی چھوٹی جان پر بن آئی تھی

وہ تو بیٹا ایک دن ہر لڑکی کو اپنے پیرینٹس کو چھوڑ کر جانا پڑتا ہے.. میں بھی تو چھوڑ کر آئی ... تھی... گھبراؤ مت... بھروسہ رکھو ہم پر

اور اب جلدی ریڈی ہو جاؤ روپ کے ساتھ جانا ہے ہونے والی سسرال بھی دیکھ لینا..  
..سدرہ نے شرارت سے چھیڑا

مما پلیز... مجھے کہیں نہیں جانا... حبہ تو خاموش تھی کیونکہ اس کا ہونے والے وہ وہاں  
.....موجود نہیں تھے ابھی  
مگر حرم سخت گھبرائی

...بری بات تم دونوں نے پر امس کیا تھا... روپ اب باہر ویٹ کر رہی ہے  
.....اب چلو



وہ دونوں اپنے ماما بابا کے ہمراہ روپ اور حاتم کے ساتھ حاتم مینشن کی محل نما عمارت  
.. میں داخل ہوئیں

...دونوں کی آنکھیں تحیر سے پھیلیں

اور خوفزدہ بھی ہوئیں.. وہ کیسے یہاں ایڈجسٹ ہوں گی.. پتہ نہیں نواب زادوں کے کیسے  
.. مزاج ہوں گے

..دونوں اپنی اپنی جگہ فکر مند تھیں

.دونوں نے فیروزی ڈریسنگ کے اوپر بلو اور فروزی حجاب لے رکھا تھا.. نقاب نہیں کیا

حاتم مینشن کے لاؤنج میں وہ لوگ بیٹھے تھے جب شاہ میر گہری مسکان کے ساتھ لاؤنج  
.. میں داخل ہوا

اور سامنے کا منظر دیکھ کر مہبوت ہوا۔ سامنے وہ پری پیکر اس کے دل میں حشر برپا کرتی  
سادگی میں بھی باکمال تھی

....آؤ شاہ میر.... ان سے ملو یہ بابر ہیں

اسلام و علیکم... زندگی میں پہلی مرتبہ شاید اس نے ڈھنگ سے اور احترام سے کسی کو  
سلام کیا ہوگا

وہ بابر کی جانب بڑھا اور ان سے بغل گیر ہوا... حاتم بھی حیران ہوئے  
روپ نے شرارت سے اسے دیکھا

جبکہ وہاں بیٹھی حرم تو سن ہی ہو چکی تھی... پہلو بدل کر ماں کے قریب ہوئی.. جیسے  
..بلی کے ڈر سے مرغی کا چوزہ اپنی ماں کے پروں میں چھپ جانا چاہتا ہو



وہ سدرہ بیگم کے سامنے جھکا.... انھوں نے اس کے سر پر پیار دیا

...تنتے قریب آ جانے پر وہ اور ماں میں سمٹی

میر کو ہنسی آئی.. بڑی مشکل سے دانتوں تلے لب دبا کر ہنسی روکی.. اور دل میں اپنی  
وائٹ وچ کو ایک اور خطاب دے ڈالا

Mama's Girl.....

...حبہ بھی حرم کی حالت پر نیچے منہ کیے ہنسی دبا رہی تھی

..ہائے لٹل فیری.... میر نے حبہ کی طرف ہاتھ بڑھایا

جبکہ اس آواز پر وہاں بیٹھی ایک نازک جان جی جان سے چونکی۔ اب کے سر اٹھا کر اوپر .. دیکھا.. وہی ڈمپل نظر آیا تو بے تحاشا خوفزدہ ہو کر پھر سر جھکا لیا

وعلیکم ہائے برادر..... جبہ نے اسی کے انداز میں جواب دے کر ہینڈ شیک کیا.. تو وہ .. سب ہنس پئے

وہ سب ہلکے پھلکے انداز میں باتیں کرتے رہے۔ پھر لچک کیا۔ وہ تو برائے نام ہی کھا پائی۔ وہ ماں کے ساتھ ہی لگی رہی روپ اور سدرہ بیگم اس کی گھبراہٹ خوب اچھے سے سمجھ .. رہیں تھیں

بابر شاہ میر سے ایکٹیویٹیز اور تعلیم وغیرہ کے بارے میں پوچھتے رہے ۔

وہ اس کا ایک ایک تاثر نوٹ کر رہا تھا... نظر تھی کہ بار بار ایک جانب اٹھ رہی تھی.. مگر .. دل تھا کہ بھرتا نہیں تھا

اور حرم کی خود پر اس کی پرحدت نگاہیں محسوس کر کے ہتھیلیاں پسینے سے بھگ رہی تھیں..

...اففف کس مصیبت میں پھنس گئی... وہ دل میں جھنجھلائی

کیونکہ وہ بڑوں کے سامنے بھی اپنی بے باک نظریں نہیں ہٹا رہا تھا اس سے

بابر اور حاتم سڈی میں جاچکے تھے.. روپ اور سدرہ آپس میں باتوں میں مصروف سدرہ بیگم سے چپکی انھیں ڈسٹرب کر رہی mama's girl تھیں.. وہ اب بھی تھی.

آئیں آپی لان میں چلتے ہیں... اور بیک سائیڈ پر گارڈن بھی ہے روپ آنٹی نے بتایا..  
حبہ نے اس کی مشکل آسان کی

حبہ میری جان.... روپ آنٹی نہیں روپ ماما کو... ویسے بھی شاہ زر پرسوں آجائے  
گا.. اور ہم فنکشن کی پلاننگ کر چکے ہیں.. روپ نے شرارت سے اسے چھیڑا.. اب کی بار  
.. تو وہ بھی سٹیٹائی

اور دونوں فوراً باہر چلی گئیں... وہ شاہ میر سلطان کا دل اپنے نازک قدموں میں الجھائے  
.. اپنے ساتھ ہی لے گئی

.. میر کا دل ہر چیز سے اٹھ گیا... وہ بے چین سا ہوا.. روپ نے نوٹ کیا



میرو.. جاؤ بیٹا.. وہ گیسٹ ہیں انھیں ٹائم دو اور گھر دکھاؤ... اس کا دل کیا روپ کے  
صدقے چلا جائے

جی ماما.... وہ تابعدار سا بنا بولا

اور باہر نکلا.... وہ پیچھے گارڈن میں بہت بڑے آسٹریلین پیرٹس کے پتھرے کے پاس  
..کھڑی بہت شوق سے بسیوں قسم کے پیرٹس دیکھ رہیں تھیں

حبہ ... ادھر دیکھو... وہ ... حرم نے انگلی سے ایک جانب اشارہ کیا اور دے دے دے جوش  
سے بولی... وہ بالکل وائٹ ہیں صرف آنکھیں ریڈ ہیں... یہ کتنا میچیکل ہے ناں

کچھ دن پہلے میں نے بھی بالکل ایسے ہی ایک وائٹ فیری دیکھی تھی... وہ سین بھی بہت مچھیکل تھا... اس کی بالکل قریب سے آتی آواز پر وہ پھر اچھلی اور تقریباً حبہ کے... پیچھے چھپ ہی گئی

... فیری... کب اور کدھر دیکھی برادر آپ نے... حبہ کو حیرت ہوئی

... سرپرائز ہے... ڈئیر سسٹر پلس بھا بھی... انگیجمنٹ کے بعد بتاؤں گا

.. حبہ کی بولتی بند... وہ تو اسے بھا بھی بنا ہی بیٹھا تھا

آپ مجھ سے اتنا ڈکیوں رہی ہیں حرم... پلیز ریلیکس ہو جائیں.. یا آپ کو کسی نے یہ بتا دیا ہے کہ میں بندے کھاتا ہوں.. وہ بے حد شرارت سے بولا مگر لہجے میں شہد گھلا ہوا تھا.

...حبہ ڈئیر آپ اندر جاؤ ناں ہونے والے کیل کو کچھ پرائیویسی دو  
..حرم نے زور سے اس کا دوپٹہ مٹھیوں میں بھینچا

ریلیکس آپی.. میں جارہی ہوں.. آپ برادر کے ساتھ آجانا.. اب تو حبہ بھی اس کی بزدلی  
اور اس قدر نروس ہونے سے جھلائی تھی  
شاہ میر تو کتنے سوفٹ اور سوئیٹ سی سائل والے تھے.. اوپر سے اتنا کیوٹ ڈمیل...  
اسے تو شاہ میر بہت اچھا لگا اپنی بہن کے لیے  
وہ اندر گئی  
...حرم پوری طرح پنجرے کی طرف گھوم گئی

آپ..... وہ یونی میں.... آپ وہی ہیں ناں... آخر حرم نے ہچکچاتے پوچھ ہی لیا

یس میں وہی ہوں... میں نے پرامس کیا تھا کہ میں ہی تمہارا محرم بنوں گا... سی.....  
 اپنا پرامس پورا کر رہا ہوں  
 ...وہ آپ سے پھر تم پر آیا

That was... حرم جاننا چاہو گی وہ جو وائٹ فیری میں نے دیکھی تھی وہ کون تھی  
 اسی وقت سے میری لائف میں سب کچھ بدل گیا.. میں بدل گیا.. وہ لمحے..... you.....  
 ....لتنے مچھیل تھے کہ مجھے لگا تم میری سول میٹ ہو

حرم کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی.. یاد آیا کچھ دن پہلے وہ مکمل وائٹ میں یونی  
 ...گئی تھی



بے دھیانی میں اس نے ہاتھ ایک پیرٹ کے قریب رکھ لیا تھا... کہ اچانک اس نے  
.. زور سے اس کی انگلی پر اپنی باریک چونچ سے کاٹ لیا

آؤچ..... حرم جھٹکے سے پیچھے ہوئی... تیزی سے خون انگلی سے باہر آیا

واٹ ہسپنڈ حرم..... دکھاؤ مجھے... میرا تڑپ ہی تو اٹھا تھا

بازو سے تھام کر اسے اپنی جانب گھمایا۔ دائیں شہادت کی انگلی میں سے خون کی بوندیں گر  
رہی تھیں

میر نے بغیر سوچے سمجھے... اس کا ہاتھ پکڑ کر خون روکنے کے لئے اس کی انگلی اپنے لبوں  
... میں دبائی

..حرم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی.. ابھی وہ سٹل نامحرم ہی تو تھا

....ہاتھ چھڑایا اور فوراً اندر کی جانب بھاگ گئی

...وہ جا چکی تھی

میر نے اپنے انگھوٹے سے اپنے لبوں کو نرمی سے چھوا.. جیسے وہ روح میں اترتا پاکیزہ لمس  
.. ابھی بھی محسوس کر رہا ہو

...اور گہرا سا مسکرا دیا

.بڑوں کے بیچ فنکشن کی ڈسکشن ہو چکی تھیں.. پھر وہ واپس چلے گئے

اور وہ دشمن جاں جاتے ہوئے میر کا چین، قرار، سکون اور نیند سب اپنے ساتھ لے  
..گئی

.وہ اپنے کمرے میں آیا.. گہری سی سانس لی

..اپنے لبوں کو ایک مرتبہ پھر چھوا

ایسا احساس.... ایسی پاکیزگی کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی

.. اب بھی دوستوں کے فون آتے تھے

کلبوں اور لیٹ نائٹ پارٹیز کے لئے مگر وہ اپنی ہر وہ سرگرمی ترک کر چکا تھا.. جس سے حرم ہرٹ ہوتی

لڑکیاں اب بھی فون پر اور باہر اس کے آگے پیچھے گھومتیں مگر اب اس کی دلچسپی تو جیسے پوری دنیا سے اٹھ چکی تھی

حرم کیا یار... مجھے دنیا بھلا دی ہے.... سوچا نہیں تھا یہ بگڑا رئیس ایسے اور اتنی جلدی .. سدھر جائے گا

وہ خود سے ہی باتیں کر کے ہنس دیا

حرم ایک مرتبہ میرے قریب چلی آئی۔ میری ہو کر رہو۔ میں تمہیں اپنی روح میں بسا لوں گا۔ یا تمہاری روح میں بس جاؤں گا۔ کہ کبھی پھر ہم ایک دوسرے سے جدا نہ ہو

.....پائیں

.....اللہ ناکرے... وہ جدائی کے خیال سے تڑپ اٹھا

... مر جاؤں گا قسم سے تمہارے بغیر... اگلی سانس بھی نہیں آئے گی

.. وہ پاگل دیوانہ عاشق خود اپنے ساتھ ہی لگا نڈھال ہو رہا تھا

.....پاگل



سر وہ ایک کلو ہاتھ لگا تھا ممیم کا..... سمیع بولا



..تھا مطلب..... پھر کیا ہوا.. ویر نے بے صبری سے پوچھا تھا

..سر وہ.. میم..... سمیع ہچکچایا

سمیع بولو میرا دل بند ہو جائے گا... وہ زخمی شیر بنا دھاڑا

سر میم نے آج ہی یہاں سے کراچی کی ٹرین کی ٹکٹ کروائی تھی۔ مسز پلوشہ شاہ ویر سلطان کے نام سے.. اور وہ جس ٹرین میں گئی ہیں وہ حادثے کا شکار ہو گئی ہے.. سامنے سے آنے والی ٹرین سے ٹکرانے پر اور اچانک آگ بھڑکنے کی وجہ سے ایک بھی... مسافر نہیں بچ سکا

..سر میم اب اس دنیا میں نہیں ہیں

..شاہ ویر اپنی جگہ پہ بالکل ساکت بے یقینی سے سمیع کو دیکھ رہا تھا

...سلطان مینشن کی تمام دیواریں اس کے سر پر گرمی تھیں

...لال انگارہ چہرے اور آنکھوں سے سمیع کو دیکھا

مگر پھر گرمی سی سانس لی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا سمیع کے پاس آیا... اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کی جگہ پر رکھا

سمیع... یو نو واٹ... مجھے غور سے دیکھو... میں زندہ ہوں

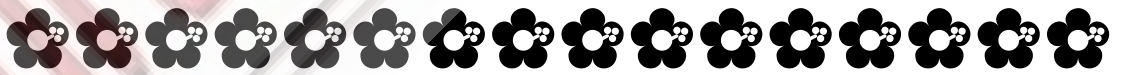
یہ دھڑکنیں دیکھ رہے ہو.. یہ چل رہی ہیں... یہ دل ابھی بند نہیں ہوا.. سانسیں بھی چل رہی ہیں.. تو تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ مر گئی ہوگی.. میں زندہ ہوں تو وہ کیسے مر سکتی ہے..... وہ زندہ اور سہی سلامت ہے.. میرے مرنے تک اسے میرا عشق اور

نفرت دونوں اپنے وجود پر جھیلنی ہیں... سمیع تم سمجھ رہے ہوناں میں کیا کہہ رہا ہوں..  
وہ جب تک مل نہیں جاتی ہمیں اسے ڈھونڈنا ہے

سمیع نے بے حد افسوس سے اپنے مالک کو دیکھا جو شاید صدمے کی شدت سے اپنا زہنی  
..توازن کھو بیٹھا تھا

...مگر اسے صرف اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنی تھی

....جی سر.... جو آپ کا حکم



...پری زخمی زخمی دل وجود اور روح کے ساتھ اپنے گھر سے نکلی تھی

....تمام کشتیاں جلا کر

...دماغ بہت تیزی سے چل رہا تھا

مجھے کمزور نہیں پڑنا... ہرگز نہیں

میں... میں.. اس دردے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی

کچھ نہیں بگاڑ سکتی

..وہ بہت طاقتور ہے

..بے بسی سے سوچتے اپنے چہرے کو نوچا

رورو کر آنکھیں سوج چکی تھیں

ایک طرف اس کا ڈرائیور کھڑا تھا.. دوسری طرف سے ہو کر گلی میں نکلی اور فوراً رکشے

...میں بیٹھی



.. بہن کدھر جانا ہے

...ریلوے سٹیشن چلو

میں ماما بابا سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی۔ لیکن میں ساری زندگی اس بھیڑیے  
کی بھی شکل نہیں دیکھوں گی

کیا کروں... مجھے مرنا ہوگا ہاں

....یہ ٹھیک ہے

...لیکن نہیں میں حرام موت نہیں مر سکتی

میں کمزور ہوں.. اگر گھر گئی تو... وہ پھر مجھے زبردستی اپنے پاس لے جائے گا.. اور میں  
.. کچھ بھی نہیں کر پاؤں گی

.. نہیں.. میں اب ایسا نہیں ہونے دوں گی.. میں چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے

مگر پہلے جب میں بھاگی تھی تو اسے کیسے پتہ چلا تھا کہ میں کہاں ہوں.. کچھ تو ہے جو میں  
.. مس کر رہی ہوں

ذہن میں جھماکا ہوا جب خود کی نظر بریسلٹ پر پڑی

.. کہیں اس میں کوئی ٹریکنگ ڈیوائس تو نہیں

.. بریسلٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھا

ریلوے سٹیشن اتر کر بریسلٹ اتار کر ایک وہیں کھڑے دوسرے رکشے میں چپکے سے  
پھینک دی

..کراچی کی ٹکٹ کروائی

مجھے اسے گمراہ کرنا ہوگا... وہ تو اتنا طاقتور ہے ایک دن میں پتہ کروا لے گا کہ میں نے  
..کراچی کی ٹکٹ کروائی

مگر کہاں جاؤں..؟

...پھر کچھ سوچ کر سی سی ٹی وی کیمروں سے چھپ کر پھر رکشے میں بیٹھی

.....بھائی... صدر پور کی بستی میں چلو

ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ایک چھوٹے سے گھر کے پرانے زمانے کے بنے خستہ  
... حال دروازے کے باہر کھڑی تھی

... دستک دی

.. دروازہ کھلا اور وہ مہربان، ضعیف سا نحیف وجود نظر آیا

... اماں حاجن..... تڑپ کر پکارا

... بھاگ کر اندر گئی اور ان سے لپٹ کر تمام ضبط کھو کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

.. ارے کیا ہوا پری بیٹا... اچھا ادھر آؤ... ارے اندر تو آؤ میری بچی

.. اماں... دروازہ اچھے سے بند کر لیں



..سم کر اپنے پیچھے دروازہ بند کیا

..وہ اسے ساتھ لیٹائے اندر آ گئیں

..اسے جی بھر کر رونے دیا

اچھا بتاؤ کیا یو!... پرہا تو ٹھیک ہے ناں... تمہارا بابا تمہیں نہیں لے کر گیا... ناں اپنے  
..گھر... اچھا بتاؤ ہوا کیا

...اماں وہ... پری نے رو رو کر اپنے اوپر بیتے کرب ناک لمحوں کی داستان اماں کو سنا دی

اماں وہ بہت ظالم ہے... میں ساری زندگی اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی..... میں  
جب بھی بھاگی اس نے مجھے سزا دی.. اماں اب بھی اگر وہ آگیا.. اس نے مجھے ڈھونڈ

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

لیا تو مار ڈالے گا مجھے... لے جا کر وہیں اپنے گھر دفنائے گا.. اماں مجھے چھپا لیں... بچا  
.. لیں اس درندے سے

وہ بے تحاشا سہمی ہوئی تھی

اماں اب اگر اس نے مجھے ڈھونڈا تو میں مر جاؤں گی... میں کبھی اس کے پاس نہیں  
جانا چاہتی

اچھا ٹھیک ہے میں چھپا لوں گی تمہیں فکر مت کرو.. وہ یہاں نہیں پہنچ پائے گا... تم  
.. آرام کرو

اماں نے زبردستی اسے پلنگ پر لٹایا... اور اپنی گود میں سر رکھ کر اس کو تھپکنے لگی

وہ جو یوں لگ رہا تھا کہ برسوں کی مسافت طے کر کے آئی ہے... جلد ہی ہچکیاں لیتی  
.. گہری نیند میں جا چکی تھی

امان حاجن وہ مہرباں وجود تھا جھنوں نے پری کو اور محلے میں کافی بچوں کو قرآن پاک  
.. پڑھایا تھا

ان کے میاں بھی محلے کے مولوی تھے.. مسجد میں ہی رہائش تھی... کوئی بھی اولاد نہ  
.. ہونے کے باعث پری اکثر ان کے پاس رہتی تھی ان کے کام کرتی تھی  
پھر جب مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا تو انھیں مسجد والا گھر چھوڑنا پڑا اور وہ یہاں اپنے  
.. ذاتی گھر میں آ گئیں

پری اکثر ان سے ملنے آتی رہتی تھی.. یہاں بھی وہ بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتی  
.. تھیں.. بچوں کے گھر والے ہی امان کا خرچہ اٹھا رہے تھے.. جس سے گزر بسر ہو رہا تھا



اب بھی بھری دنیا میں پری کو صرف اماں کا ہی سہارا نظر آیا تھا  
.. اسی لئے یہاں چلی آئی

یہ سوچ کر کے یہاں شاہ ویر سلطان نہیں پہنچ پائے گا



.....ویر ضبط کی کڑی منزلوں کو چھوٹا

. سرخ چہرے کے ساتھ حافظ سعید کے گھر داخل ہوا تھا

اس کے چہرے پہ جو وحشت تھی وہ ناقابلِ بیان تھی

وہ سب چھوٹے سے صحن میں ہی بیٹھے تھے  
اس نے نواب کی جانب دیکھنے سے گریز کیا

.. فوزیہ بیگم کی طبیعت سنبھل چکی تھی

... وہ حافظ سعید سے مخاطب ہوا

پری کہاں ہے... بھسم کرنے والا انداز تھا.. لہجے کی بے قراری سے حافظ سعید چونکے مگر  
نفرت سے منہ پھیرا

.. تمھاری بیوی تھی... تمھارے ہی گھر جانے کے لئے نکلی تھی

.... ہمیں کیا پتہ

وہ گھر نہیں پہنچی اسی لئے آیا ہوں.. اب آپ لوگ بتائیں کہ کدھر ہے وہ.. ورنہ

ورنہ کیا... کیا کرو گے... جاؤ جو کرنا ہے کرو... اول تو ہمیں پتہ نہیں پتہ بھی ہوتا تو ہر گز نا بتاتے.. اور اب تم بتاؤ پرہا کہاں ہے.. زندہ بھی ہے کہ مار ڈالا... اور تمہارا کیا بھروسہ بقول تمہارے پلوشہ کو بھی مار کر دفن کر ہم سے پوچھنے چلے آئے ہو.. سعید نے ٹھوک بجا کر کہا

سٹاپ اٹ..... جسٹ سٹاپ اٹ.. دھواں دھواں چہرہ.. اس کے تن بدن میں آگ لگی..

..واپس آکر گاڑی میں بیٹھا

سمیع... حافظ سعید نے کہا کی اگر پتہ بھی ہوتا تو نا بتاتے.... یعنی انہیں کچھ پتا ہے پر وہ  
..بتا نہیں رہے

..حادثے کا تو ذکر بھی نہیں کیا

اب تمہیں بس ان پر نظر رکھنی ہے.. اور جلد از جلد اسے ڈھونڈنا ہے... جس کے بغیر  
یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے  
رگ رگ میں کسی نے شعلے بھر دیئے ہوں

...ایک ایک پل مجھ پر قیامت بن کر اتر رہا ہے اس کے بغیر  
کل میر اور شاہ زر کا فنکشن ہونے والا ہے حاتم مینش میں... میں وہاں بڑی رہوں گا  
...مگر تم کچھ بھی کرو... مگر آرام سے مت بیٹھنا.... مجھے وہ چاہیے



..... نہیں زندہ رہ پاؤں گا اس کے بغیر میں



نمرہ اور شاہ زر پاکستان آچکے تھے

.. حاتم مینشن میں آج بہت رونق اور گماگھی تھی

ویر غم کا طوفان سینے میں دبائے فنکشن کی تیاریوں میں مصروف تھا

سادہ سی بلو جینز کی پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ میں بکھرا سا وہ اور بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا..

میر کی خوشی دیکھ کر کئی کالے بکرے صدقے میں دے چکا تھا

وہ تو تیار بھی ہو چکا تھا... ڈارک چاکلیٹ کلر میں تمھری پیس سوٹ پہنے.. قیمتی گھڑی،  
خوشبوؤں میں بسا اور چہرے پر انوکھی خوشی نے... اسے کسی ریاست کا شہزاد بنا دیا تھا  
مگر شاہ زر کا موڈ بری طرح آف تھا

ویر، روپ اور حاتم... بابر کے گھر گئے تھے اور ویر کے بے حد اصرار پر فنکشن کا ارتجمنٹ  
.. حاتم مینشن میں ہی کرنے کے لئے ایگری کر کے آئے تھے

ویر حرم اور حبہ سے بھی مل کر آیا تھا... اور ان کو پہلی دفعہ دیکھنے کے نیگ کے طور پر  
. بابر کا پورا گھر کپڑوں، زیورات اور تحفوں تحائف سے بھر دیا تھا

تمام انتظامات مکمل تھے.. اب بس بابر کی فیملی نے آنا تھا

شاہ زرپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا تھا.. جب ویر اور میر اس کے کمرے میں ..داخل ہوئے

..ویر اس کے قریب آکر بیٹھا.. اور اس کے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

کیا بات ہے.. میرا پرنس چارمنگ اتنا سیڈ کیوں ہے؟

انجان مت بنیں... پلیز ناں... اب ... You know very well .... بگ بی  
 . بھی وقت ہے.... مجھے نہیں پڑنا اس جھنجھٹ میں. وہ فل بیزار تھا

میر کو ہنسی آئی.. (حبہ کا نازک پری جیسا وجود زہن کے پردے پر لہرایا.. دل میں  
 بڑبڑایا.. حبہ لٹل سسٹر تم تو گئی کام سے.... یہ تو ہے ہی گدھا کہیں کا)

موڈ تو ٹھیک کروناں یار.... تم نے مجھ سے اس وقت پر امس کیا تھا کہ تم میری خوشی میں خوش رہو گے۔ میں ہر قیمت پر تم دونوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں.. وہ بہت اچھی..... لڑکی ہے... اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔ وہ

....ویر وہ لوگ آگئے.... نمرہ نے دروازے سے جھانک کر دے دے جوش سے کہا

اوکے ہم آئے... اٹھوناں یار.... وہ برے برے منہ بناتا کپڑے لے کر واش روم گھس گیا..

...ویر اور میر باہر آئے... میر کی آنکھوں نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا

...کیا ڈھونڈ رہے ہو.... نمرہ نے چھیڑا



او کم آن اکا آپی۔ پریشان مت کریں... کدھر ہے وہ... وہ بے شرم ڈائریکٹ مدعے پر آیا

...نمرہ ہنس دی.. وہ تو شروع سے بہت بولڈ تھا

مما کے کمرے میں ہیں... اور یقین کرو... لندن میں پوری دنیا کا حسن دیکھا ہے.. مگر میری چھوٹی بھابھیوں کا حسن تو سب سے انوکھا سب سے انوسنٹ ہے.. آٹم سو اکساٹڈ میر..

..نمری نے اکساٹڈ ہو کر میر کا ماتھا چوما

...وہ اور بے چین ہوا

...لاؤنج کو بے حد خوبصورت ڈیکوریٹ کروایا تھا... ویر نے

ابھی یہ بس چھوٹا سا فنکشن تھا

...بڑے پیمانے پر فنکشن حرم، شاہ زر اور حبہ کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد

....وہ سب لائونج میں بیٹھے تھے

...حرم اور حبہ سخت کنفیوز ہو رہیں تھیں

حرم کی تو جان پر بنی تھی.. شاہ میر کی بے باک نگاہیں سوچ کر ہی پسینے چھوٹ رہے  
...تھے

.....اوپر سے وہ حرکت

اور پھر ان کی یہ تیاری... آج تو روپ ممانے حجاب بھی نہیں لینے دیا یہ کہہ کر کہ  
 ...یہاں کونسا کوئی غیر یا پرائے ہیں سب اپنے ہیں  
 حرم نے پیچ اور حجب نے لائٹ اور نج کلر میں بہت قیمتی اور نفیس پاؤں تک میکسی پہنی  
 تھیں.. بے حد گھنے سلکی لمبے بال آگے گرائے خوبصورت ہنر سٹائل لائٹ میک اپ کیے  
 دوپٹے سیٹ کیے وہ آسمان سے اتری پریاں لگ رہی تھیں  
 کچھ روپ بہت ہی آیا تھا ان پر  
 .سدرہ تو کئی مرتبہ نظر اتار چکی تھی  
 ..روپ اور سدرہ کمرے میں داخل ہوئیں... انھیں لینے  
 دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ لاؤنج میں داخل ہوئیں تو ایک مرتبہ تو محفل میں سناٹا ہی  
 ..چھا گیا

..وہ بری طرح نروس ہوئیں

حاتم اور بابر نے ان کے ماتھے چومے

شاہ میر تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی سچویشن تھی

..بس نظر اس پری کا طواف کر رہی تھی

بس ایک بندہ تھا جو بگڑے موڈ کے ساتھ بیٹھا جس نے زرا بھی نظر اٹھا کر دیکھنا گوارا  
... نہیں کیا تھا۔ بھلا اس کے لئے کیا خاص بات ہو سکتی تھی کسی میں

... مغرور اور گھمنڈی۔

وہ بھی ڈارک چاکلیٹ تھری پیس سوٹ میں جیل سے بالوں کو سیٹ کیے... برانڈڈ  
گھڑی یا تھ میں ڈالے بے نیاز سا بیٹھا تھا

بھلا لندن کی یونی میں دنیا کے ہر قسم کا حسن جو دیکھ چکا تھا۔ اب اسے کسی میں کیا  
کشش محسوس یونی تھی۔ جس کے ڈمپل میں ہی سینکڑوں حسیناؤں کے دل پڑے تھے



حبہ اور حرم کو اکٹھا صوفے پر بٹھایا

حرم کے تو اوسان خطا ہو رہے تھے.. وہ بے باک آدمی بڑوں کی موجودگی میں بھی نظریں نہیں ہٹا رہا تھا

حبہ اندر داخل ہوتے وقت ایک نظر میں جائزہ لے چکی تھی اور اپنے ہونے والے ان نواب زادے کے بگڑے تیور بھی نوٹ کر چکی تھی.. یہ بھی کہ اس نے ایک مرتبہ بھی نظر نہیں اٹھائی تھی

سو بڑے ریلیکس طریقے صوفے پر براجمان تھی

...پہلے نکاح ہونا تھا

نکاح شروع ہوا۔ شاہ زر نے پہلو بدلا

.. بہت جلد اسباب قبول کا مرحلہ طے ہوا

.. سائن کرتے وقت تو جبہ بھی بے حد گھبرائی

بہت جلد ہی اس کی پوری زندگی ایک اجنبی سے سرٹیل کے نام کر دی گئی تھی.. جس نے ابھی ایک نظر بھی اپنی نصف بہتر پر ڈالنا گوارا نہیں کی تھی

اونہہ... پرواہ کسے ہے... میں تو شکر ادا کر رہی ہوں اپنی بہن کی پتلی ہوئی حالت دیکھ کر

مبارک باد کا شور بلند ہوا۔ اب تو میر بھی پچھتا رہا تھا۔ لگے ہاتھوں اس کا بھی نکاح ہو جانا تو قصہ ہی تمام ہوتا.. انگیجمنٹ ہو بھی جاتی رہتا تو وہ نامحرم ہی اس کا

آؤ شاہ میر... روپ نے جبہ کا ہاتھ تھام کر سامنے والے صوفے پر بٹھایا اور شاہ میر کو  
... حرم کے پہلو میں

شاہ میر نے حرم کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا.. وہ گھبرائی.. اور لرزتا ہاتھ میر کے ہارے میں  
تھمایا

.. شاہ میر نے اسے رنگ پہنائی.. سب نے کلیپ کیا

.. شاہ زر نے نظر اٹھا کر دائیں جانب... اپنے ہونے والی بھابھی کو دیکھا

Ohhhhhhh expressive.....

تو پھر لگے ہاتھوں حبہ حور شاہ زر سلطان کے بھی درشن کر ہی لئے جائیں

نظر بھٹکی... اور سامنے بیٹھی اورنج میکسی میں دھیمی سی مسکان لئے اپنی بہن کو پیار سے  
.. دیکھتی اس اپسرا پر ٹھہری

... فوراً نظر ہٹائی

مگر نگاہ پھر اسی منظر کی طرف کھنچی

جھنجھلایا۔ دوسری جانب دیکھا... مگر دوبارہ نظر پلٹی اور لوٹ پھیر کر پھر اسی مرکز پر  
ٹھہری

.. سینے میں پڑے دل کی جگہ پر اس پتھر پر بہت کاری ضرب لگی تھی



...وہ پتھر ٹوٹ کر چکنا چور ہوا تھا

اس میں سے جیتا جاگتا ایک سرخ رنگ کے گوشت کا لو تھڑے نے اپنے ہونے کا ثبوت دیا..

..شاہ زر نے حیرت سے اپنے سینے پر دل کی جگہ دیکھا  
 ..دھک دھک کی بڑی واضح دھمک کانوں تک گونجتی سنائی دی  
 .اس عظیم بے حس کی تمام حسیں جاگ کر پورے جسم کی رگوں میں سرایت کر گئیں

..اور یہ سب اس کے ساتھ محض چند لمحوں میں رونما ہوا تھا

اس نے حیرت سے پھر اسے دیکھا

.....دل نے پھر بیٹ مس کی

....یہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے

...اس نے غصے سے جبہ کو گھورا

.حرم نے کانپتے ہاتھوں سے میر کو رنگ پہنائی... سب نے خوش ہو کر کلیپ کیا

...جبہ نے بھی. اپنا جسم جلتا محسوس ہوا تو سامنے نظر اٹھی

...کانچ آنکھیں... غصیلی گہری کالی آنکھوں سے ٹکرائیں

وہ سٹیٹائی... اور فوراً دوسری جانب دیکھا

بمگر دوسری طرف ایک قیامت آکر گزر چکی تھی

..رونگے کھڑے ہوئے تھے

دل کی دنیا تہہ و بالا ہو چکی تھی

..ایک بے حس کے تمام احساسات انگریزی لے کر بری طرح بیدار ہو چکے تھے

کھانا سرو ہوا..... خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

اب جبہ بڑے سکون سے بابر اور حاتم کے درمیان بیٹھی آہستہ سے پاؤں جھلا رہی تھی

اور شاہ زر دونوں ہاتھ باندھے لبوں پر رکھے اس چھوٹی سی لڑکی میں وہ خاص بات تلاش کر رہا تھا

جس کی وجہ سے اس کا دل اسی سے بغاوت کرنے پر تل گیا تھا  
وہ خاص بات جو آج تک دنیا کی کسی حسین ترین لڑکی میں اسے نظر ہی نہیں آئی

اس کی پر تیش نگاہیں اپنے وجود پر پڑتی محسوس ہوئیں تو جب نے پہلو بدلا اور جھلائی۔ دل میں سوچا

... ہونہم ہی تو کچھ زیادہ ہی تر سے ہوئے لگتے ہیں

اسے کیا معلوم ہی کے ساتھ بن کیا رہی تھی۔ وہ پہلی اور آخری تھی جس نے اس کی دھڑکنوں کو جھنجھوڑ کر جگایا تھا



حبہ پھر دل میں بولی

.. ابھی تو کچھ دیر پہلے یوں منہ لٹکا ہوا تھا جیسے ویر بھیا نے دو چپیریں مار کر بٹھایا ہو  
 حبہ نے اپنی ہی سوچ پر ہنسی دبانے کے لیے دانتوں تلے لب دبایا.. جو کہ سامنے والے پر  
 بجلی گرا گیا

... وہ بابر اور حاتم کی موجودگی میں بھی ڈھیٹ بنا بیٹھا اسے تکے جا رہا تھا

جب اجانک جھنجھلا کر حبہ نے سب سے نظر چرا کر اس کی جانب دیکھا اور بھنویں اوپر  
 اچکائیں

جیسے بول رہی ہو کیا مسئلہ ہے جی

..شاہ زر کو بے تحاشا ہنسی آئی.. یہ ادا بھی دل میں محفوظ کی

..اور بے اختیار لب دبا کر مسکرا دیا

...حبہ کی نظر اس دلنشیں ڈسپل پر گئی... فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ

..میر حرم کے پاس بیٹھا اس کی جان خشک کر رہا تھا

حرم یو نو واٹ سوئیٹ ہارٹ میں اپنے فیصلے پر پچھتا رہا ہوں۔ اس نے آہستگی سے سر  
گوشی کی

..حرم نے حیرت سے اسے دیکھا کیا وہ منگنی کر کے پچھتا رہا تھا

میں بھی شاہ زرکی طرح سیدھا نکاح ہی کرتا... ڈیم اٹ..... یہ انگیجمنٹ والا آئیڈیا تو نرا  
 بکواس تھا۔ ویسے برو کو کہنے کی دیر ہے کیا خیال ہے.. ابھی دو بول پڑھوا لیں... پھر  
 یہیں سے اپنے روم میں چلے جائیں گے.. وہ بے حد شہارت سے بول کر حرم کی جان پر  
 بنا گیا

.. حرم کے اوسان خطا ہوئے

..پپ... پلیز... شاہ میر..... ایسا مت کریں.. وہ بوکھلائی

..شاہ میر نے قہقہہ لگایا

..سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

حرم نے سرخ چہرہ لئے پہلو بدلا

میر کیوں تنگ کر رہے ہو اتنی انوسنٹ گرل کو... اٹھو چلو... ویر بلا رہا ہے تمہیں

..نمرہ نے حرم کی مشکل آسان کی

.میر مسکراتا وہاں سے اٹھا

..ویر اور میرو شاہ زر کے پاس آئے اب جو بار بار اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

کیوں پرنس... بولو پھر اگر پسند نہیں آئی تو نہیں بھیجیں گے تمہارے ساتھ... ابھی نہیں

...رسپو نسبیلٹی ڈالتے تمہارے اوپر.... بس تم ریلیکس رہو

....ویر نے جان بوجھ کر چھیڑا

تو اور کیا برو... یار چل مار.... اور اپنی مرضی کر



...شاہ زر ہڑ بڑایا... ابھی ابھی تو دل و دماغ اور روح نے کسی کہ ساتھ کی تمنا کی تھی

.. نہیں بگ بی..... آئی دل بیچ اٹ... آپ لوگوں کی خوشی کے لئے

...وہ دونوں اس کی چالاکی پر ہنسے تو ساتھ میں شاہ زر بھی ہنس دیا

حبہ کو سمجھ نہیں آئی ان تینوں میں سے کس کا ڈسپل زیادہ اٹریکٹو تھا

سب ان کی طرف دیکھ رہے تھے

روپ تو یہ سین کئی سالوں کے بعد دیکھ رہی تھی جب ویر ہنسا تھا

.. پر ماں تھی... بیٹے کی آنکھوں میں عجیب قسم کا بے انتہا درد بھی دیکھ سکتی تھی

... فنکشن ختم ہوا تو ویر خود انھیں گھر چھوڑ کر گیا

وہ دونوں تو چلی گئیں پیچھے دو دل انگاروں پر گھسیٹ لئے گئے تھے



...نمری لگے دن ہی کسی وجہ سے واپس چلی گئی تھی

...حبہ کے ضروری پیپر کچھ دنوں تک بننے تھے جس کی وجہ سے شاہ زر کا ہوا تھا

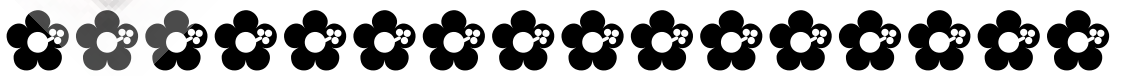
..ایک ہفتہ گزر چکا تھا تینوں بھائیوں کو ماہی بے آب کی طرح تڑپتے

..سمیع نے جان لگا دی تھی مگر پری کا اب تک کوئی سراغ نہیں مل پایا تھا

ویر پر ہر لمحہ اس دشمن جاں کے بغیر قیامت بن کر اتر رہا تھا.. جو اسے اپنی روح میں  
.. اتار کر اپنا عادی بنا کر جانے کہاں جا چھپی تھی

ادھر شاہ میر نے ہر ممکن حیلہ بہانا کر لیا تھا اس ظالم جادوگر نے سے بات کرنے کا.. مگر  
.. نا وہ یونی گئیں نا فون پر بات ہو سکی.... کیونکہ انھوں نے فون رکھا ہوا ہی نہیں تھا  
... بس بابر اور سدرہ کے پاس موبائل تھے

ادھر شاہ زر تھا جو ایک ہفتے سے اس آگ کے دریا میں قدم رک چکا تھا.. اور دھیمے دھیمے  
عشق کی بھیڑ میں سلگ رہا تھا.. اس کے تمام سولے احساسات اور جڑوں کو جگانے  
والی خود پتہ نہیں کہاں جا چھپی تھی اور اس کے لئے ایک امتحان بن چکی تھی



..آخر وہ دن آگیا جب حبہ کو شاہ زر کے ساتھ اتنی دور دیس جانا تھا

..بار بار ماں بیٹیوں کی پلکیں بھیگ رہی تھیں

حبہ صبح کی کئی مرتبہ رو چکی تھی.. حرم بھی دکھی تھی

...پیکنگ مکمل تھی

...دن دونجے کی فلائیٹ تھی

.....شاہ زر پل پل اپنی انگلیوں پر شمار کر رہا تھا

..وہ سب انھیں ایئر پورٹ سی آف کرنے آئے تھے



..میر اور شاہ زر کی تو آنکھیں ٹھنڈی ہو چکی تھیں

وہ ریڈ کرتی پٹیالہ شلواروں میں دوپٹہ اور حجاب کا نقاب لئے بہت پیاری لگ رہی تھیں

..تڑپتے دلوں پر دیدار کی ٹھنڈی پھوار پڑی تھی

اندر جانے کی باری آئی تو دونوں بہنوں کا اموشنل سین دیکھ کر دونوں کے ماتھوں پر بل  
آئے

..ان کے آنسو تھے جو دو دلوں کو آگ لگا رہے تھے

وہ بے حس شاہ زر جو پہلے کسی مرتے کو پانی ناں پلاتا آج اسے وہ چند شفاف موتی  
بہت بری طرح ڈسٹرب کر رہے تھے

بار بار اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی... آخر شاہ زر نے بڑے حق سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کا  
 .. لگج گھسیٹنا اندر چلا گیا  
 . وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی رہی  
 .. آجر وہ اس کے آنسوؤں سے اکتا کر مگر نرمی سے بول ہی پڑا

What's problem with you... Wifi

کس زمانے میں ہو... ایک چیز ہوتی ہے جسے موبائل فون کہتے ہیں.. ویڈیو کالنگ ہوتی  
 ہے اور تمہارا جب دل کرے ملنے آ سکتی ہو.. سو پلیز ڈونٹ ڈو دس..... میں ڈسٹرب ہو  
 .. رہا ہوں ان آنسوؤں سے

وہ بلیک پینٹ کہ اوپر واٹ شرت... قیمتی گھڑی خوشبوؤں میں بسا سن گلشن لگائے  
 اسے غور سے دیکھ کر بولا

.. جبہ کو حیرت ہوئی.. مگر اب وہ خاموش ہو چکی تھی

.. وہ اندر گئے اور چیئرز پر بیٹھ کر ویٹ کرنے لگے

.. جبہ خود پر مسلسل اس کی نظر محسوس کر رہی تھی

آخر جھنجھلائی.. میں فریش ہو کر آتی ہوں... یہ کہتی وہ اٹھ کر نیچے بیسمٹ میں واش روم کی طرف گئی

.... تقریباً بیس سے پچیس منٹ ہو چکے تھے.. شاہ ویر نے گھڑی میں ٹائم دیکھا

اور بے طرح گھبرا یا... اور یہ اس کی زندگی کی سب سے پہلی گھبراہٹ تھی شاید جو اپنی قیمتی چیز کو کھوپنے کے ڈر سے طاری ہوتی ہے

کہاں چلی گئی... کہیں کھو ہی نہ جائے... اسے وہ بچی سمجھ رہا تھا... تیزی سے بیسمنٹ کی طرف گیا..

.. تھوڑی دور ہی وہ ایک بک ہاتھ میں تھامے مگن سی تھی  
... وہ خفگی سے اس کے پاس گیا

... حبہ..... واٹ اس دس

.. حبہ کو اسے سامنے دیکھ کر تحیر اور صدمے سے آنکھیں پھیلیں  
آپ یہاں کیوں آئے؟



ظاہر ہے تمہیں ڈھونڈنے

اور لگیج کے پاس کس کو چھوڑ کر آئے... آپ کو پتہ بھی ہے یہ لندن نہیں پاکستان ہے  
اور میری کتنی قیمتی چیزیں ہیں لگیج میں... وہ بولتی چلی گئی

شاہ زر اس کے ہلتے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لبوں کو دیکھتا رہا... کیونکہ اس وقت وہ  
صرف حجاب میں تھی

کتنا قیمتی ہوگا سامان ... میں خرید دوں گا..... وہ لاپرواہی سے بولا

دنیا میں ہر چیز پیسے سے نہیں خریدی جا سکتی... آپ مجھے میرا وہ ٹیڈی بیئر لادیں گے جسے بچپن سے میں نے ہر پل ہر لمحہ ساتھ رکھا.... اور جو اس وقت اس لگج میں ہے اور.. مجھے اس کے بغیر نیند بھی نہیں آتی. اس کی آنکھیں پھر بھیگتی چلی گئیں.

شای زرا ب سنجیدگی سے واپس مڑا اور تیزی سے لگج کی طرف گیا.

اب اسے اندازہ ہوا کہ لگج میں وہ قیمتی سامان ہے جس سے اس کی پاگل بیوی کے.. اموشنز جڑے ہیں... شکر ہے لگج سہی سلامت وہیں مل گیا

...جہاز میں بیٹھے... وہ پہلی دفعہ بائی ائیر سفر کر رہی تھی اس لئے خوفزدہ ہوئی

...مگر شاہ زرا نے اسے باتوں میں الجھایا

تم حجاب کیوں لیتی ہو..؟

کیوں آپ کو پسند نہیں... وہ گھبرائی

میں نے یہ پوچھا کہ کیوں لیتی ہو.. یہ نہیں کہا کہ کس لیے.. مجھے پسند آیا.. ویسے بھی میں اپنی چیزوں میں شراکت ہرگز برداشت نہیں کرتا.. جو میرا ہے صرف اور صرف میرا ہے... تمہیں اور تمہارا جسم دیکھنے کا حق صرف میرا ہے... اسی لئے ہمیشہ ایسے ہی رہنا..

..خود کو ڈھانپ کر.. چھپا کر صرف میرے لئے

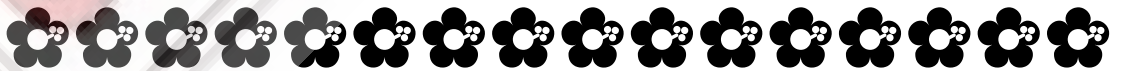
.... اس کے ہر بولڈ لفظ پر حبہ سٹپٹائی تھی.... اففف کتنے بد تمیز ہیں

جبکہ شاہ زریہ بد تمیزی صرف اسی کے ساتھ کر رہا تھا

اس کا دھیان بٹ جانے پر شاہ زرگہرا مسکرایا.. جبہ نے پاس ہی وہ میچیکل ڈمپل  
....دیکھا

اونہہ... خوب جلتے ہوں گے کہ ان کا یہ ڈمپل اٹریکٹیو لگتا ہے اس لئے جان بوجھ کر  
نمائش کرتے رہتے ہیں اس کی ہر وقت.. اس نے ریلیکس ہو کر سیٹ سے ٹیک لگائی  
...اور آنکھیں موند لیں

شاہ زر اس کلنچ کی گرٹیا کو دیکھے گیا جو محض چند دنوں میں ہی اس کے روم روم میں بس  
..چکی تھی





وہ اس تھکا پنے والے سفر سے بیزار ہو چکی تھی

...اللہ اللہ کر کے گھر پہنچے یہ لندن میں ایک مسلم پاکستانی کالونی تھی

...بہت بڑی وائٹ عمارت کے پورچ میں گاڑی رکی... نمرہ نے شاندار استقبال کیا تھا

..شاہ زر کے چہرے پر انوکھی چمک دیکھی جو کہ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی

..فریش ہوئے

..آرام کیا.....پھر رات کو ڈائینگ ٹیبل پر وہ تینوں اکٹھے ہوئے

حبہ کو بہت بھوک لگی تھی... مگر

...شاہ زر میں نے تمہارا فیورٹ بھنڈی گوشت بنایا ہے

..واؤ آکا تھینک یو سوچ

نمرہ اور شاہ زرنے تو جی بھر کر کھانا کھایا جبکہ وہ خود کو ان کمفرٹیبل محسوس کرتے  
.... ہوئے.. شدید بھوک کے باوجود

..مجھے بھوک نہیں کہتی اٹھ کر کمرے میں آگئی

بھوک کب برداشت ہوتی تھی... سسک پڑی.. ماں یاد آئی جو کہ دوسری ڈش لازمی بنایا  
کرتی تھی اسکے لئے وہ منحوس سبزی پکنے پر

..شاہ زرنے جب کمرے میں آیا تو وہ رونے کا شغل فرما رہی تھی

.دروازے پر سے پیچھے پلٹا

پاکستان کال ملائی.. سدرہ بیگم سے دعا سلام کرنے کے بعد حرم سے بات کرنے کو کہا

حبہ کا بتایا کہ سو گئی ہے

....ہیلو.. شاہ زر حبہ کیسی ہے... تم لوگ خیریت سے پہنچ گئے

ہاں خیریت سے پہنچ تو گئے مگر اب خیریت نہیں ہے.. میڈم رو رہی ہیں کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ کیا ہوا ہوگا

...حرم نے سوچا اور ایک جھماکا ہوا

شاہ زر کھانے میں بھنڈی بنی تھی کیا...؟

ہاں مگر آپ کو کیسے پتہ.. اسے حیرت کا جھٹکا لگا

حرم نے ٹھنڈی سانس بھری.. کیونکہ میڈم بھوکی ہے.. اور بھوک برداشت نہیں ہوتی.  
... بھنڈی کی تو شکل بھی نہیں دیکھتی

.. او تو یہ بات ہے... شاہ زر مسکرایا.. تو کیا کھانا پسند کریں گی میڈم  
فاسٹ فوڈ کی ندیدی ہے میری بہن ابھی اگر ایک چیز یا زنگر برگر مل جائے تو تمہارا منہ  
چوم لے گی

حرم روانی میں بول تو گئی ہڑبڑا کر فوراً فون کاٹا

شاہ زر نے قہقہہ لگایا. اور برگر آرڈر کیا

دس منٹ میں ڈلیوری آگئی

شاہ زر پیکٹ ہاتھ میں تھامے کمرے میں داخل ہوا



... قریب آیا اور پیکٹ اس کی جانب بڑھایا

واٹ از دس... سوں سوں کرتی وہ... سرخ چھوٹی سی ناک بھیکا چہرہ لئے وہ اس کے لیے سراپا امتحان بن چکی تھی

برگر ہے... میں نے سوچا پتہ نہیں تمہیں بھنڈی پسند بھی ہوگی کہ نہیں اس لئے  
منگوا یا... کہیں میری وائف فرسٹ ناٹ ہی بھوکی نارہ جائے.. پھر لوس تو میرا ہوگا

وہ ذو معنی سا بولا

مگر وہ اس کی بات پر غور ہی کب کر رہی تھی وہ تو بے یقینی سے اسے اور پھر اس  
پیکٹ کو دیکھ رہی تھی

وہ رونا بھول کر پیکٹ تھام چکی تھی

..چہرے پر جو خوشی چھائی اس نے شاہ زر کو سکون دیا

آپ کھائیں گے.. اس نے صلح ماری

نو ڈییر.. میں نے تو اپنی فیورٹ ڈش کھالی ہے.. ایک اور باقی ہے وہ نائٹ میں کھاؤں  
..گا.. وہ اس کی طرف گرمی نظر سے دیکھتا ہوا

جو کہ اب اسی ریڈ ڈریس میں سکارف گلے میں ڈالے بیٹھی نفاست سے برگڑ رہی تھی..  
لمبے گھنے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا۔ شرارتی لٹیں چہرے اور گردن پر بکھری ہوئی تھیں جو  
..شاہ زر کو ناگوار لگ رہی تھیں

..وہ کھڑکی میں کھڑا وقتاً فوقتاً اسے دیکھے جا رہا تھا

..نازک سی جان تھی.. آدھے میں ہی پیٹ فل ہو گیا تھا.. اب سکون آیا

..وہ اٹھی بیگ کھولا اپنا آرام دہ ڈریس نکالا.. اور واش روم چلی گئی

..باہر آئی تو شاہ زر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

بلیک ٹراؤزر... بلیک گھنٹوں تک ٹی شرٹ... ہاف بازو جس میں بے داغ دودھیا بازو  
..دک رہے تھے

گیلے کھلے کمر سے نیچے جاتے بال... لاپرواہ سی وہ... اور اس کی یہی لاپرواہی شاہ زر کے  
تمام جذبات جگا گئی تھی

میں اتنا کیوں ہچکچا رہا ہوں.. وہ میری ہے.. میں محرم ہوں اس کا.. ہم ہزبینڈ وائف  
ہیں.. چاہیں تو اس رشتے کی شروعات کر سکتے ہیں.. نہیں تو پاگل ہو جاؤں گا.. مگر یہ

جزبے برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ میرے جزبات اور شدتیں جگانے والی.. اب تمہیں  
.. خود پر... اپنے وجود پر یہ جزبے یہ شدتیں جھیلنے پڑیں گے

وہ بال برش کر کے بیڈ تک آئی... اور اب کمرے کا جائزہ لیا  
بہت بڑا اور شاندار تھا کمرہ.. ابھی وہ کچھ اور سوچتی  
.. جب وہ آہستگی سے قریب آیا اور اس کے بالکل پاس سامنے بیٹھا

.. جب نے حیرت سے اسے دیکھا

اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک رنگ نکالی.. وائٹ گولڈ پر ڈامنڈ رنگ..... بے  
تحاشا خوبصورت

.. یہ وہ پاکستانی رسم ہوتی ہے.. آئی تمہنک اُس منہ دکھائی



مے آئی؟

.. اس نے ہاتھ پھیلا یا.. جب نے ہاتھ آگے بڑھایا

.. اس نے رنگ پہنائی

جب اچانک شاہ زر نے جھک کر اس کے ہاتھ پر محبت کی مہر ثبت کی... وہ ہاتھ کھینچنے لگی.. شاہ زر نے گرفت مضبوط کی

..... شاہ

اشششش.. اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی

اور وہی ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر دل کی جگہ رکھا

یہ دیکھو... جان... ان دھڑکنوں کو جگانے والی ہو تم

..حب نے حیرت سے اس دھک دھک کی پر زور دھمک کو اپنے دل تک پہنچتے محسوس کیا  
..شاہ زر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا

.....شاہ

اوکے... ہم لوگ ہزبینڈ وائف ہیں رونگ اور رائٹ

رائٹ پر..... وہ حب کی جان لینے پر تل گیا تھا.. اب سہی معنوں میں اس کے طوطے  
اڑے تھے

میں جتنا چاہے تمہارے قریب آ سکتا ہوں.. تمہیں ٹچ کر سکتا ہوں رونگ اور رائٹ

..را... رائٹ.. پر شاہ

..اس نے حبہ کو بیڈ پر گرایا

...پر شاہ نہیں... سوئیٹ ہارٹ. شاہ زر... صرف تمہارا شاہ زر

وہ اس کی گردن پر جھکا... خمار آلود آنکھیں اور لہجہ. اس بے حس کو اپنے بے لگام  
...جزبات پر بند باندھنا ناممکن لگ رہا تھا

گردن پر اس کے دھکتے لمس اور پیٹ سہلاتا اس کے ہاتھ کا جسم پگھلاتا لمس حبہ کے  
.اوسان خطا ہو رہے تھے

..وہ مچل کر اس کی پناہوں سے نکلی

...شاہ زر..... پلیز

حبہ ٹرائی ٹوانڈرسٹینڈ می..... اس نے پھر اسے اپنی جانب کھینچا.. اور اس کے نرم گداز  
لبوں پر جھکنے لگا

..حبہ نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا

Hiba.... I love you so much... You're my love at  
first sight.....

کب تم میرے جسم سے میری روح میں اتر گئیں مجھے تو پتہ ہی نا چلا... اس پتھر دل کو  
.... موم بنا دیا ہے... یہ تمہارا گریز اب میری جان لے لے گا

..وہ اس کے ہر لفظ پر سن سی بیٹھی تھی



شاہ زر آپ اگر مجھ سے محبت کرتے ہیں تو آپ کو اسی محبت کی قسم... ایسا مت کریں  
.. ناں.. ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے پہلے وقت چاہیے . وہ روہانسی ہوئی

شاہ زر نے بے بسی سے اس ظالم لڑکی کو دیکھا جواب اسے اس کی محبت کی ہی قسم  
.. دے بیٹھی تھی

اوکے ٹھیک ہے.. وہ ہنسی اور بیڈ سے نیچے اتر کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی.. تو  
.. شروعات فرینڈ شپ سے کرتے ہیں

Hy..... I'm Hiba Babar Hamad..

کیا آپ مجھ سے فرینڈ شپ کریں گے... نازک ہاتھ اس کے آگے کیا

No... You not..

شاہ زر نے شکایتی نظروں سے اسے گھورا  
حبہ کو اپنی مسٹیک سمجھ آگئی

O I'm sorry... HY I'M HIBA SHAHZAR SULTAN

کیا آپ مجھ سے فرینڈ شپ کریں گے

YES. It's my pleasure dear.....

..شاہ زر نے اس کا ہاتھ تھاما

چلو پھر فرینڈ..... میں ان کمفرٹبل ہوں آپ کسی دوسرے روم میں سو جائیں.. میں  
..سونے لگی ہوں مجھے نیند آرہی ہے

وہ بے تکلفی سے کہتی بڑے آرام سے کمفرٹر میں گھس گئی  
 ....جبکہ شاہ زر اس کی چالاکي پر کڑھتا دوسرے روم میں چلا گیا



شاہ میر نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ حرم اس سے فون پر ہی بات کر لیا کرے  
 مگر ایک بار اس نے سدرہ کے موبائل پر فون کیا تو حرم نے سخت شرمندہ ہوئی اور  
 صاف الفاظ میں بول دیا کہ مجھے یہ سب پسند نہیں

...یونی میں بھی وہ اس سے کترا جاتی تھی باہر ملنا تو دور کی بات

اور پھر شاہ میر سلطان جس کی سرشت میں انتظار نام کی کوئی چیز نہیں تھی اپنی وائٹ  
وچ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جیسے جیسے وہ چاہتی تھی  
.. کرتا گیا

اور اب تو تین ماہ ہو چکے تھے.. منگنی کو مگر کبھی اس ظالم لڑکی نے ڈھنگ سے ملاقات  
کرنے کا ایک بھی موقع نا دیا تھا

.. پھر یہ سنہری موقع اللہ تعالیٰ نے شاہ میر کو دے ہی دیا

.. بابر کمپنی کے کام سے کچھ دنوں کے لیے لاہور گئے ہوئے تھے

تب مری میں آئی ٹی کا بیرون ملک سٹوڈنٹ اور ٹیچرز کا سیمینار ہونا تھا اور یونی والو نے  
.. اپنی طرف سے حرم کو سلیکٹ کیا تھا

.. جہاں اس سلیکشن سے وہ خوش تھی وہیں بے حد اداس بھی ہو گئی

کہ اب وہ کیسے جائے گی کیونکہ اس سے پہلے تو اس طرح کی ہر جگہ اسے بابر احمد لے کر  
.. جاتے تھے



گھر آئی منہ لٹکا ہوا تھا.. کیا ہوا حرم... ماما پریشان ہوئیں

ماما سمینار کے لئے مری جانا تھا.. اب پاپا تو ہیں نہیں صبح کو منع کر دینا میں نے.... کے  
..... کسی اور سٹوڈنٹ کو بھیج دیں میری جگہ  
وہ اداس تھی

تمہارے پاپا کو فون کردوں واپس آجائیں گے  
نہیں ماما... اتنی دور گئے ہیں اپنا کام مکمل کرنے دیں انہیں..... وہ کہتی کمرے میں  
چلی گئی

تھوڑی دیر بعد سدرہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں

حرم انکار مت کرنا یونی والوں کو میں یونہی روپ سے ڈسکس کیا تو اس نے کہا تمہیں شاہ  
..میر لے جائے گا

..حرم کی آنکھیں تھیر سے پھیلیں

مما مگر... وہ... ابھی ہماری صرف منگنی..... مما ایسے کیسے... وہ ہچکچائی

حرم.. منگنی ہوئی ہے تو شادی بھی ہو جائے گی.. اتنا اچھا بچہ ہے شاہ میر.. بیٹا اپنے  
ہونے والے شوہر پہ ٹرسٹ کرنا سیکھو ٹرسٹ کرو گی تو رشتہ آگے بڑھے گا.. میں بابر  
سے بھی پوچھ چکی ہوں انھوں نے بھی کہا کہ شاہ میر کے ساتھ چلی جائے حرم آخر بعد  
..... میں بھی تو یہ ذمہ داری اسے ہی اٹھانی ہے

..... مگر مما

نو آگيو حرم..... بس تيارى كرو

....او كے ماما

.....شاہ مير كے تو پير هي زمين پر نهين ٹك رهے تھے

لگے دن وقت سے زرا پہلے هي شاہ مير بليك بي ايم ڈبيلوئے حاضر تھا.. خوشي سے ديكته  
تمتاتے چهرے كے ساتھ

سادہ سے حليے ميں جينز كي بلو پينٹ كے اوپر لائٹ كلر كي شرٹ كے اوپر ليذر كي بليك  
..جيڪٹ اور بليك سن گلاسز لگائے غضب دھا رها تھا

وہ بهي تو گرے اور ريڈ كلر كے كلر كسبينيشن كے ڈريس كے اوپر گرے اور ريڈ حجاب ميں  
..بهت اچهي لگ رهي تهي

..بهت شديد ٹھنڈ تهي لہذا گرم شال اور اپني جيڪٹ وغيره لينا نهين بھولي

سدرہ اور روپ نے انھیں دعائیں تلے رخصت کیا

تقریباً صبح نو بجے وہ روانہ ہوئے تھے



پلو شہ اس پرانے سے گھر میں بنے چھوٹے سے کچن کھانا بنا رہی تھی

..تین ماہ ہو چکے تھے... جان سولی پر لٹکے

...ہر آہٹ ہر دستک پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے کہ وہ آگیا اسے سزا دینے.. ٹارچر کرنے

راتوں کو اکثر خوابوں میں وہ اسے ڈرایا کرتا تھا۔ یہ کہتا چلا آتا میں آگیا.. تمہیں چھوڑوں گا

..نہیں.. لے جاؤں گا ساتھ

اور وہ چیخیں مارتی اٹھ بیٹھتی.. ان خوابوں کی وجہ سے زیادہ اس کے دل میں خوف و

..ہر اس اور دہشت بیٹھ چکی تھی



..وہ مکمل پردے میں ہی رہی.. باہر تو نکلی ہی نہیں اسی ڈر سے

..وہ اماں کے ساتھ مل کر بچوں کو پڑھاتی تھی.. ٹیوشن بھی پڑھانے لگی تھی

..گھر کا سارا کام بھی بخوشی کرتی تھی

مگر اب کچھ دنوں سے طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی.. کہ

..اسے ہوا کیا

..مگر جہاندیدہ اماں سمجھ گئیں تھیں کہ اسے کیا ہوا ہے مگر جان بوجھ کر خاموش رہیں

جانتی تھیں وہ یہ حقیقت جان کر مر ہی جائے گی کہ جس شخص سے وہ دنیا میں سب

سے زیادہ نفرت کرتی ہے اسی کا انش اس کی جیتی جاگتی نشانی اپنے وجود میں لئے پھر رہی

ہے...

اب بھی کچن میں بار بار اس کی نگاہوں کے سامنے دنیا گھوم رہی تھی.. تیورا کر گری  
.. تھی

اماں نے گھبرا کر پاس بنے کلینک سے ڈاکٹر کو بلوایا... وہ آئی اور اسے میڈیسن دی...  
.. آرام کرنے کو کہا اور سختی سے اپنی خوراک اچھی کرنے کی ہدایات دیں

آپ بیٹا بہت کمزور ہیں... اپنی صحت کا خیال رکھیں.. ورنہ آگے جا کر بے بی کی ڈلیوری  
.... کے وقت مشکل پیش آ سکتی ہے

اس نے ان الفاظ سے بے یقینی سے پہلے ڈاکٹر اور پھر اماں کو دیکھا  
..... اماں نے نظریں چرا لیں

.. ڈاکٹر اسے چند ضروری ہدایات دے کر جا چکی تھیں

..وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی.. ایک مرتبہ پھر زخم ادھر سے اور تازہ ہو گئے  
 اماں بے بسی سے اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہیں تھیں... جو دنیا کی پہلی ماں تھی جو اتنی  
 ... بڑی نعمت کے ملنے پر خوش ہونے کی بجائے یہ بول رہی تھی  
 .. اماں مجھے زہر لا دیں... میں جینا ہی نہیں چاہتی .. وہ پھر سسکی  
 پاگل ہو تم کفرانِ نعمت کر رہی ہو۔ بھول جاؤ اس بات کو کہ اس کا باپ کون لیے...  
 اس کی ماں تم ہو صرف تم.. بس اس بات کو یاد رکھو پری... مجھے دیکھو.. بے اولاد  
 ہوں... اس نعمت کی قدر جانتی ہوں... تم ماں ہو اسکی یہ تمہاری اولاد ہوگی اور تمہارے  
 .. جینے کا سہارا..... تم سمجھ کیوں نہیں رہیں اتنی سے بات  
 .. اماں نے تنگ آکر اسے بری طرح جھڑکا.. اور ناراض ہو کر باہر چلی گئیں

... وہ چونکی... یہ تو سوچا ہی نہیں.... اب پرسکون ہوئی تو روح تک میں سکون اترتا

... نرمی سے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے اور آنکھیں موند کر آنے والے سے مخاطب ہوئی

... تم بس میرے ہو... میں تمہاری ماں ہوں... اور دنیا پر کوئی رشتہ نہیں ہمارا

میں تم پر اس کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گی... تمہارے ڈیڈ کا تو ہرگز نہیں... بہت  
.. برے ہیں وہ... بہت زیادہ... بس ایک مرتبہ تم آ جاؤ.. پھر ہم بہت خوش رہیں گے

وہ لاشعوری طور پر ہی سسی پر بار بار بے بی کے ڈیڈ کو ہی یاد کر رہی تھی



وہ آفس میں بیٹھا اپنی جان سگریٹ میں جلا رہا تھا جب ہلکی دستک دے کر آفس کا  
دروازہ کھول کر سمیع اندر داخل ہوا

..پنے باس کو ملاحظہ کیا جو ان تین ماہ میں پل پل اذیت سے دوچار ہوا تھا



..پل پل ترپا تھا

وہ پہلا جن ہو گا جس کی پری بے تحاشا ظالم تھی.. جس نے اس کی رگ رگ میں  
دکھوں کا زہر گھول دیا تھا

بہت زیادہ بڑھی ہوئی بیئر ڈ... تنی مونچھیں.. بکھرا حلیہ... وہ خوبصورت ڈمپل پھر کہیں  
کھو گیا تھا.. اس دھچکے نے اسے جیسے اور ظالم اور اذیت پسند بنا دیا تھا.. خود اذیتی میں  
مبتلا کر دیا تھا

... سر ایک خوشی کی خبر ہے... میم زندہ ہیں.. آپ بالکل سہی تھے

..وہ سیدھا ہوا.. مجسم کرنے والا انداز تھا

کیسے پتہ چلا؟

وہ سرتنے دنوں کی محنت اور کوشش کے بعد ایک سی سی ٹی وی فوٹج ہاتھ لگی جس میں  
میم کو ریلوے سٹیشن سے واپس جانا دیکھا جا سکتا ہے رکشے میں بیٹھ کر.. مطلب وہ ٹرین  
.. میں بیٹھی ہی نہیں تھیں

.....ویر کے چہرے سے ایک مرتبہ پھر وحشت اور درندگی ٹپکی.. لاک انگارہ آنکھیں

یہ تو میں جانتا ہوں سمیع.. گڈ نیوز اس دن کہنا جب اسے میرے سامنے لا کھڑا کرو گے..  
... اور اس دن شاید میں خود اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا دوں سزا کے طور پر  
اس گزرتے وقت کی پل پل کی اذیت اور تڑپ کا حساب تو شاید وہ بھی نہ دے پائے  
.....مجھے

... اور کوئی مین لیڈ

.. جی سر ایک اور کیمرے میں وہ رکشہ دیکھا گیا ہے... میں جلد ہی ڈھونڈ لوں گا ان کو

گڈ.... اور جس دن ڈھونڈ لو اس کے کفن دفن کا بھی ساتھ ہی انتظام کر کے آنا... ویر  
نے کرب سے دانت پیس کر کہا

سمیع ٹھنڈی سانس بھرتا وہاں سے نکلا

پاگل آدمی ہیں بلکل ... مارنا ہی ہوتا تو ایسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے ہی کیوں... چہ  
..... معنی خوب

اسے اپنے مالک کی اس حالت پر ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا



تین ماہ کم نہیں ہوتے کسی کو سمجھنے میں۔ مگر اس چھوٹی سی لڑکی نے شاہ زر سلطان کو  
تنگنی کا ناچ نچا رکھا تھا

پل پل تڑپا رہا تھا... وہ جسے پہلے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی تھی.. بڑے آرام سے کہہ دیا  
کرتا تھا

Go to hell.....

.....یا پھر واٹ اپور

اب اپنی محبت اپنی زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی باتوں اور چیزوں کا خیال رکھتا تھا  
بس حبہ کی اسے کسی چیز سے پر اہم تھی تو وہ اس کا وہ ٹیڈی بیئر تھا جو اس کی جان  
جلاتا تھا جب وہ اسے خود سے لپٹائے سوتی تو شاہ زر کے بستر پر جیسے کلنے آگ آتے  
تھے...

اس کا دل کرتا اس منحوس کو آگ لگا دے



اس نے اپنی یونی میں ہی اس کا ایڈمیشن کروایا تھا

۔ سب حیران تھے شاہ زر سلطان کی حجاب والی بیوی دیکھ کر

آج اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ یونی نہیں آئی تھی.. وہ اپنی زندگی کو سوچتا جلد

ہی یونی سے واپس آ رہا تھا.. اس بارے میں سوچتے خود بخود ڈمپل چہرے بر نمودار تھا

یونی سے نکلتے سامنے نظر پڑی اور غصے سے وہ پاگل ہو گیا

وہ اگنور کر کے آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ

سنا شادی کر لی شاہ زر سلطان نے.... مگر میں شاہ زر سلطان کو آباد ہونے دوں گی تو

تب ناں.. آئی ول ڈسٹروئے یو.. شاہ زر سلطان.. تم اگر میرے نہیں ہوئے تو میں تمہیں

کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گی

بھاڑ میں جاؤ یا واپس جیل میں..... جولی..... مجھے بالکل پرواہ نہیں... گو ٹو ہیل... وہ  
دھاڑا

اس کی شیر جیسی غراہٹ پر وہ سامنے سے تو ہٹ گئی مگر یہی تو فدا کرنے والی بات تھی  
.. اس میں جس پہ وہ مر مٹی تھی  
.. وہ اپنا موڈ آف نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے وہاں سے نکلتا چلا گیا



.. گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی

.. میر ہر تھوڑی دیر بعد ایک گہری سی نظر سے اسے دیکھ لیتا

..وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی

..کچھ تو پہلے ہی ان کمفرٹبل تھی.. کچھ موسم خطرناک حد تک خراب ہو چکا تھا

..طوفانی بارش، شدید ٹھنڈ اور آندھی طوفان کی طرح چلتی ہوئیں

اتنی گہری کھائیاں، بھیانک اور خوفناک

کچھ اور وقت ہوتا تو ایسے قدرتی نظارے بہت مزایتے مگر اس طوفان میں تو ہر چیز ڈراؤنی  
..ہو گئی تھی

گاڑی میں تو سکون تھا ہیئر بھی آن تھا.. مگر باہر کے نظارے دیکھ دیکھ اس کے اوسان  
..خطا ہو رہے تھے

حرم باہر مت دیکھو.. ادھر میری طرف رخ کرو... میر نے نرمی سے کہا... تو وہ ناچار میر  
کی طرف گھوم گئی

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>



میر تو روح تک سرشار تھا.. یہ راہیں یہ خوابناک سفر.. یہ موسم ساتھ من چاہا ہمسفر.. وہ  
.. تو چاہتا تھا یہ سفر کبھی ختم ہی نا ہو

بی ریلیکس حرم... جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کسی چیز سے بھی ڈرنے کی  
کوئی ضرورت نہیں

.. میر کو اب کسی بھی صورت اس کا دھیان بٹانا تھا

حرم تمہیں پتہ ہے جب میں نے تمہیں فرسٹ ٹائم دیکھا تھا تو تم کمپلیٹ وائٹ ڈریس  
میں تھی.. یو نو وائٹ اس وقت مجھے تم پہ بہت غصہ آیا... مجھے لگا تم نے مجھ پر میجک  
.. کیا ہے... اسی لئے میں نے تمہیں وائٹ وچ کہا

وہ جواب غور سے اس کی بات سن رہی تھی آخری بات پر تحیر سے آنکھیں پھیل  
گئیں.. وہ بھنائی

واٹ... شاہ میر میں آپ کو جادوگرنی لگتی ہوں... کتنے برے ہیں آپ... اس دن تو بول  
....رے تھے واٹ فیری دیکھی تھی.. یو لائر  
میر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا... وہ اس کا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو ہی گیا.. اب وہ نروس  
بھی نہیں تھی

نہیں سوئیٹ ہارٹ اب تو فیری لگتی ہو.. وہ تو مجھے غصہ آگیا تھا... کہ اتنی زیادہ لڑکیوں  
.. میں مجھے تم سب سے اچھی کیوں لگی... میر کی زبان پھسلی

کتنی لڑکیوں کو جلتے ہیں... وہ شرارت سے بولی.. مگر میرے دل کو کچھ ہوا.. ایک دم  
..چپ کر گیا

او... آپ کو برا لگا آٹم سوری.. آٹم جسٹ جوکنگ.. مجھے پتہ ہے آپ کا کردار بہت بلند  
ہے... میں لکی ہوں... میں نے ہمیشہ سوچا کہ میرے لائف پارٹنر میں اور کوئی کوالٹی ہو  
... نا ہو مگر اس کا کردار میرے پایا کی طرح بلند ترین ہو  
... اسی لیے انھوں نے ہماری تربیت ایسی کی.. مجھے اپنے پایا پر فخر ہے

وہ آج اپنا دل کھول کر میرے آگے رکھ چکی تھی.. اس کے ہر لفظ سے میرے چہرے  
.. پر ایک سایہ سا گزرا تھا

دل نے ایک سو بیس کی سپیڈ پکڑی... اور دعا کی کہ اس کے عشق پر اس کے پاسٹ کا  
.. کبھی سایہ بھی نا پڑے

وہ جو ایک کوالٹی اپنے لائف پارٹنر میں چاہتی تھی.. وہ تو سرے سے اس میں تھی ہی نہیں.... خوب بہت خوب

..وہ دن ایک بجے کے قریب مری کالج کے آڈیٹوریم میں پہنچے تھے

پھر سیمینار کے اختتام پر اور باہر آنے تک چھ بج چکے تھے

..اندر تو باہر کی صورت حال کا اندازہ تک نہیں ہوا

باہر آئے تو موسم کے اس قدر خطرناک تیور پر ہر کوئی گھبرا گیا

طوفانی بارش میں شدید ژالہ باری... اس قدر تیز بارش تھی کہ حد نظر بھی محدود ہو کر رہ گئی...



کہ تبھی انھیں پتہ چلا کہ لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے اور واپسی کے راستے بند ہو چکے ہیں

.. وہ بمشکل گاڑی تک پہنچے تھے

شاہ میر... اب کیا ہوگا... وہ بری طرح گھبرائی

اُس اوکے... حرم ڈونٹ وری... میں ہوں ناں... اس نے سدرہ بیگم اور روپ کو  
کانفرنس کال ملائی.. فون سپیکر پر رکھا

.. اور تمام صورتحال بتائی

شاہ میر تم ایسا کرو فارم ہاوس رک جاؤ... جیسے ہی موسم ٹھیک ہو اور راستے کھلیں وہاں  
سے نکل آنا اور حرم کا بہت زیادہ خیال رکھنا... روپ نے کہا

ہاں بیٹا... آپ وہیں رک جاؤ.... خدا تم دونوں کو اپنی امان میں رکھے... جیسے ہی راستے  
بکھلیں آجانا.. اللہ تم دونوں کی حفاظت کرے.. آمین.. سدرہ نے کہا

سدرہ بیگم کی آواز سن کر حرم کو تسلی ہوئی

..وہ فارم ہاؤس کے لئے نکلے

بارش کی وجہ سے بہت ہی زیادہ پھسلن ہو چکی تھی

کئی مرتبہ گاڑی بے قابو ہوئی

حرم خوفزدہ سی دیکھتی رہی

فارم ہاؤس کے قریب پیچ کر گاڑی بھی جواب دے چکی تھی

...شاہ میر جھنجھلایا

بمگر اب انہیں جیسے تیسے چند قدم چل کر اندر جانا تھا

حرم میری بات غور سے سنو۔ میں یہاں رہتا ہوں مجھے اتنی سردی کی عادت ہے۔۔ تم  
 ... نے کوشش کرنی ہے کہ کم سے کم بھگنا ہے۔۔ یہ میری جیکٹ بھی اوڑھ لو  
 فون کی بیٹری ڈیڈ ہو چکی ہے نہیں تو عزیز سے امبریلہ منگوا لیتا۔۔ تیزی سے چلنا ہے  
 اوکے

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور جیکٹ اچھی طرح کندھوں پر پھیلائی۔۔ ہنڈ بیگ بازو  
 میں اچھے سے پھنسا دیا

.. میر تیزی سے اتر کر اس کی جانب آیا

.. دروازہ کھول کر اس کا ہاتھ تھاما اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھے

.. اس قدر موسلا دھار بارش تھی کہ لاؤنج میں پہنچنے تک دونوں تقریباً بھیک ہی چکے تھے

.... عزیز بھاگ کر ان کی جانب آیا

. سر آپ لوگ تو بھیگ چکے ہیں.. اسے تشویش ہوئی

اب مسئلہ یہ تھا شاہ میر نے تو چیلنج کر سکتا تھا کیونکہ اس کے کپڑے وہاں موجود تھے..  
مگر حرم

حرم فوراً اندر جاؤ اور یہ بھیگی شال اور حجاب ریو و کرو.. جیکٹ اتارو... میر نے نرمی سے  
اسے کہا

.. مگر اس وقت تک اس کا چہرہ لال انگارہ ہو چکا تھا

. ٹھنڈ پسلیوں تک اتر چکی تھی



..وہ اندر روم میں گئی.. جیکٹ، شال اور حجاب اتارا

..میر چلیج کر کے اس کی فکر میں اندر آیا وہ صوفے پر بیٹھی کپکپا رہی تھی

کسی بھی دوپٹے کے بغیر اس کے وجود سے نظریں چرا کر آتش دان کی طرف بڑھا! اور فوراً  
...آگ دھکائی

..وہ اس کی جانب آیا.. ہاتھ سے تھام کر اسے لا کر آتش دان کے پاس کاپیٹ پر بٹھایا

...اس کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا پڑ چکا تھا.. میر کو تشویش ہوئی

.حرم تمہیں ٹھنڈ لگ گئی ہے.. میں کسی میڈیسن کا اریج کر کے آتا ہوں

..وہ باہر آیا

سر میم کو ٹھنڈ لگ گئی ہے.. وہ ٹھیک نہیں ہیں.. ان کی زندگی خطرے میں ہے..

عزیز جانتا تھا اس کے مالک کی سنگینی ہو گئی ہے.. وہ بدل گیا ہے پہلے کی طرح اب

فارم ہاوس کی کوئی رات رنگین نہیں ہوئی تھی.. اور وہ اپنی منگیت سے بے تحاشا محبت کرتا ہے اس لئے تشویش تھی

... عزیز کوئی میڈیسن نہیں ہے کیا

انگریزی تو نہیں ہے..... سر... مگر آپ جانتے ہیں اس طرح کی صورتحال کے لئے ہم نے کیا چیز رکھی ہوتی ہے

زندگی بچانے کے لیے ہم تو اپنے بچوں تک کو ایک ایک چمچ دے دیتے ہیں

میر ہیکچایا... اگر اسے پتہ چلا تو وہ جیتے جی مر جائے گی کہ میں نے اس کی زندگی بچانے کے لیے اسے کیا پلایا

کون بتائے گا سر.... آپ یا میں... ویسے بھی زندگی پر بن آئے تو حرام چیز بھی جائز ہوتی  
... ہے.. اور اب اس وقت یہی صورت حال ہے

اچھا لے آؤ.. مگر مٹی کے پیالے میں لانا... بہت عزیز ہے وہ مجھے اسے کچھ ہو گیا تو  
میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گا.. اس وقت مجھ پر کیا گزر رہی ہے میں کتنی اذیت میں  
.. ہوں تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے  
.. میرے کرب سے آنکھیں بند کیں

.. عزیز اندر خاص کمرے میں گیا اور پیالہ لا کر میرے کو تھمایا

... وہ کمرے میں داخل ہوا

حرم آتش دان کے پاس بیٹھی ہاتھ سینکتی جی جان سے کانپ رہی تھی

سانس اکھڑ رہی تھی

جب وہ اس کے قریب آیا اور مٹی کا پیالہ اسے تھمایا

حرم... میری جان یہ نیچرل ہرگز سے بنا کاڑھا ہے.. لو پیو.. تمہاری طبیعت ٹھیک ہو  
جائے گی... وہ سنجیدگی سے بولا

وہ کانپ رہی تھی.. مرنے کو تھی اور میر کی اس کی یہ حالت دیکھ کر جان پر بنی ہوئی  
تھی

..پیالہ اس کے لبوں سے لگایا

...اس نے کانپتے پی لیا



میر اس کے پاس دو زانو بیٹھا تھا

تھوڑی دیر بعد برانڈی کے نشے میں چور وہ میر کی بانہوں میں جھول گئی تھی جو کہ شاہ  
میر اسے پلا چکا تھا

شاہ میر نے تنے اعصاب کے ساتھ اپنے دانتوں تلے لب دبائے  
.. یہ سب اعصاب شکن تھا اس کے لئے جو بھی ہو رہا تھا

سر جھکا کر اپنی بانہوں میں بکھرے اس نرم و گداز وجود کو دیکھا.. اور بازوؤں کا گھیرا  
مزید تنگ کر دیا.. دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں.. ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ  
..... ہوئی

.. سینے پہ ڈھلکا اس کا سر اس نے آہنی بازو پر گرایا

اس کے چہرے کے ایک ایک قاتل نقش کو وہ اپنی پیاسی نگاہوں سے چھو رہا تھا

.. جھک کر اس کے ماتھے پر محبت کی پہلی مہر ثبت کی

اس نے زرا سی آنکھیں کھولیں

... میر نے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر سکون سے آنکھیں موندیں

... حرم ... میری جان

.. شش ..... شاہ .. م .. یر

.. کپکپاتے گداز مٹھلیں لبوں سے اسے پکارا

وہ بے خود اور مدہوش سا ہوا تھا اس وقت .. اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی سخت

.. گرفت میں لیا تھا

وہ اتنے نشے میں بھی بری طرح اس کی بانہوں میں کسمسائی تھی... اس کے سینے پر ہاتھ  
..بکھے... اسے دور کرنے کی کوشش کی

میر کو لگا اس پاکیزہ وجود کو نامحرم ہوتے ہوئے اب مزید اس نے چھوا تو یا تو وہ خود جل  
..کر بھسم ہو جائے گا یا پھر اس کے بازوؤں میں جھولتا وہ کمزور سا وجود

..میر اپنی اس گستاخی پر جی بھر کر شرمندہ ہوا... دل کیا ڈوب مرے

..حرم اس معاملے میں کتنی حساس ہے... مجھے خیال رکھنا چاہیے

..میر نے نرمی سے اسے اٹھایا... لا کر بیڈ پر لٹایا

اور اچھے سے اسے کمفرٹر اوڑھایا... حرم نے اس کے بازو پر سے اس کی شرٹ اب بھی  
..اپنی مٹھی میں جکڑی ہوئی تھی

وہ اس کے سرہانے بیٹھا.. اور سرگوشی کی

حرم دیکھو نا تمہاری محبت نے مجھ جیسے شیطان کو واپس انسان بنا دیا ہے۔ تمہاری پاکیزگی میں اتنی طاقت ہے کہ دیکھو زرا مجھ جیسا بھی نہیں بہکا... حرم مجھ سے کبھی الگ ..... مت ہونا کبھی جدا نہیں ہونا... نہیں تو یہ دیوانہ پتہ نہیں کیا کر بیٹھے

میر نے اسے اپنا حال دل سنا کر نرمی سے اس کی مٹھی کھول کر اپنی شرٹ آزاد کی.. اس نے نزاکت سے کروٹ بدلی

میر نے کندھوں تک کمفرٹر درست کیا اور کمرے سے باہر آیا

...پھر وہ اور عزیز ساری رات جاگے



گھنٹے دو گھنٹے بعد وہ جا کر اس کا تنفس چیک کرتا رہا.. جو کہ سہی چل رہا تھا وہ آرام سے سوئی رہی

فجر کے وقت تک اسے تسلی ہوئی کہ وہ ٹھیک ہے  
.. تو وہیں لاؤنج میں صوفے پر کمفرٹر اوڑھ کر سو گیا

... عزیز بھی اپنی انیکسی چلا گیا



.. آج آکا نے اسے طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے یونی نہیں جانے دیا

اب بور ہو کر ٹی وی آن کیا اور چینل سرچ کرنے لگی

بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی وہ ییلو ٹی شرٹ اور ریڈ ٹراؤزر میں گھنے بالوں کا اونچا سا جوڑا  
..کے

ٹیڈی بیئر گود میں رکھے بیل گم چباتی پاؤں ہلکا سا جھلاتی وہ سامنے دروازے پر کھڑے شاہ  
زر کے دل پر بجلی بن کر گر رہی تھی  
..جو کہ ابھی کچھ دیر پہلے آکر وہاں کھڑا تھا

وہ ٹی وی بڑے انہماک سے دیکھ رہی تھی  
کسی غیر ملکی چینل پر ایک کورئین ڈراما انگلش میں لگ رہا تھا.. جو کہ اسے بڑا دلچسپ  
...لگا۔ نام رئیس زادہ تھا ڈرامے کا

ایک گھمنڈی سر پھرا باس اور اس کی بیچاری سی سیکرٹری جسے وہ گھمنڈی مختلف طریقوں سے پریشان کر رہا تھا

بیچاری کنگ بورا (ہیروئن کا نام) اس قدر پریشان تھی اس سے کہ بس

گھمنڈی سے شاہ زر سلطان کا سراپا آنکھوں کے پردے پر لہرایا

تو اس نے دانتوں تلے لب دبایا

وہ تو یونی میں اس کا ایڈیٹیوڈ دیکھ کر ہی حیران تھا

بڑے ہلکے میں لے رہی تھی وہ شاہ زر سلطان کو جبکہ وہ تو پوری یونی میں بڑی توپ چیز تھی..

پوری یونی کی لڑکیاں اس کے آگے پیچھے پھرتی تھیں

...اور وہ خود حبہ کے

تھوڑی سی تو اکڑ دیکھنا بنتا تھا ناں

حبہ تو مغرور ہو چلی تھی اس کی اپنے لیے اس قدر محبت اور دیوانگی دیکھ کر جس سے کئی  
.. لڑکیاں دوستی کرنا شاہتی تھیں.. اور وہ خود حبہ کے قریب آنا چاہتا تھا

. اسے لے اسے پٹا کر ستا کر بہت مزا آ رہا تھا

اچھا خاصا ڈرامہ چل رہا تھا جب اس نے بے تحاشا ہڑبڑا کر ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا  
.. لیا.. ڈرتے ڈرتے ایک انگلی ہٹا کر دیکھی اور پھر زور سے آنکھیں بند کر لیں  
وہ یہ کیسے بھول گئی کہ وہ پاکستانی نہیں کوئی غیر ملکی چینل دیکھ رہی ہے

شاہ زر قریب آیا.... ٹی وی کی طرف دیکھا تو وہاں کسنگ سین چل رہا تھا اسے حبہ کی  
. حرکت پر بے حد ہنسی اور معصومیت پر بے تحاشا پیار آیا



پنے پاس شاہ زر کی خوشبو اور آہٹ پا کر اس کے اوسان خطا ہوئے ایک ہاتھ سے بیڈ پر ٹول کر ریمورٹ ڈھونڈنے لگی جو ایسے موقع پر یا تو چلنے سے یا پھر ملنے سے صاف انکار کر دیتا تھا۔

وہ ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھے دوسرے سے چینل چینج کرنے لگی جب

اوں ہوں.. چلنے دو ناں.. اچھا لگ رہا ہے.. وہ اس کے بہت قریب بیٹھتا شرارت سے بولا... ویسے بھی یہ سین پر فارم نہیں کر سکتے دیکھ تو سکتے ہیں ناں

شاہ زر..... وہ چلائی اور اس کی کمر پر ایک مکا رسید کیا.. بہت بد تمیز ہیں آپ... اور ٹی وی بند کر دیا۔ وہ ہنستا چلا گیا

اونہہ۔ یہ شرارتی ڈمپل.. کسی دن جان لے گا میری.. وہ دل میں جھلائی

اوکے.. اچھا مجھے بتاؤ.. تم اتنا نروس کیوں ہو گئی.. اس کی پریکٹس کر کے یہ ڈر ختم کیا  
.. جا سکتا ہے

وہ مسلسل اس کی جان لینے پر تل گیا تھا آج تو

وہ اٹھ کر بھاگنے کو تھی جب شاہ زر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سینے پر گراتے  
ہوئے خود بھی بیڈ پر گرا تھا.. اس کی کمر کو دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیا

حبہ گھبرائی.. جب شاہ زر نے اس کا جوڑا بھی کھول دیا

... شاہ زر کیا چاہیے آپ کو؟ وہ روہانسی ہوئی

I wanna kiss you..... Dear wif

...ابھی تو بس اتنا ہی اور کچھ نہیں

....واٹ... وہ اس کی فرمائش پر اچھلی

اوکے... ادھر... اس نے متھے پر انگلی رکھ کر اسے اجازت دی اور بڑی فراغ دلی کا !  
مظاہرہ کیا

No..... Never.... Here right now.

وہ بھی شاہ زر تھا.. اس کے لبوں پر انگھوٹا پھیرتا بولا

نو... وہ بولی مگر شاہ زر اس کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسا چکا تھا... اور پھر بڑی شدت سے اسے اپنے اوپر جھکایا

حرم کے رونگٹے کھڑے ہوئے.. کندھوں سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ کر اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی  
بس ہونٹ پگھلاتا دھکتا ہوا ساتھ

اس کی جان پر تو تب بنی.. جب شاہ زر کا ہاتھ ٹی شرٹ کے نیچے کمر سہلاتا محسوس ہوا اور  
..نازک گداز لبوں پر جلن محسوس ہوئی

اپنے کالر پر ایک جھٹکا لگنے سے شاہ زر کو محسوس ہوا کہ اب وہ سانس نہیں لے پا رہی ہے۔

..نرمی سے اسے اپنے اوپر سے بیڈ پر لٹا دیا



تجھی دراوزے پر دستک ہوئی تھی

حبہ بالوں کا جوڑا بناتی بوکھلا کر سانس ہموار کرتی لال ٹائٹر چہرے وہاں سے بھاگ چکی  
تھی..

..وہ اٹھا گہری سانس لی اور کھڑکی تک آیا

...وہ اس نازک سی لڑکی کو دیکھ کر کیوں اپنا آپا کھو دیتا تھا

ہس یہ میری محبت اور اس پاکیزہ رشتے کی طاقت ہی ہے جو مجھے اس کے قریب جانے  
پر مجبور کرتا ہے۔ نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے

..وہ سوچتا دور اپنے پاسٹ میں کھویا تھا

جب یونی میں نیویارک سے مائیکریٹ ہو کر وہ ڈائن آئی  
.. اور آتے ہی اس ڈسپل بوائے پر بری طرح فریفتہ ہو گئی  
امیر ماں باپ کی اکلوتی اولاد جویریہ عرف جولی.... نے ہر طرح سے کوشش کی اسے اپنے  
دام میں پھنسانے کی  
مگر وہ اس کے لیے چکنا گھڑا ثابت ہوا  
اور اسے ضد دلا گیا  
.. پھر جو آخری حربہ اس نے استعمال کیا اس نے شاہ زر کو توڑ دیا تھا  
وہ یونی میں اپنے فرینڈز کے ساتھ بیٹھا تھا جب پرنسپل کے پی اے نے اسے آڈیٹوریم  
میں بلایا یہ کہہ کر کہ اسے پرنسپل بلا رہے ہیں

وہ آڈیٹوریم آیا... مگر خالی تھا... وہاں تو کوئی نہیں تھا

اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو مڑا.. اور بھنا گیا

پیچھے وہ بہت بے ہودہ لباس زیب تن کیے کھڑی کھلے عام اسے گناہ کرنے کی دعوت دے رہی تھی

بوکھلایا تو وہ دم جب وہ بے ہودہ میکسی کی زپ کھول کر کندھے سے نیچے کھسکا چکی تھی

What the hell is going here....

وہ دھاڑا اور فوراً اس کی جانب سے رخ موڑا

Nothing dear.....

.... ویسے نہیں تو ایسے سہی

اس نے خود کو نوچ کر چلانا شروع کر دیا

Save me..... help me

... تبھی وہاں پر نسیل جو کہ جولی کے باپ کا بیسٹ فرینڈ تھا آچکا تھا

شاہ زر کو اندازہ ہو گیا کہ اسے بری طرح ٹریپ کیا گیا ہے

اسے بہت لعن طعن کیا گیا

وہ روتی چلاتی رہی

اسے مجبور کیا گیا میرج پیپر ز پر سائن کرنے کے لیے

کیوں وہاں لوئر اور پیپر سب موجود تھے

اس نے جان چھڑانے کے لئے بنا سوچے سمجھے سائن کر دیئے



وہ پوری یونی کے لئے ایک گوسپ بن کر رہ گیا

مگر بعد میں ویر کو پتا چلا تھا تو اس نے پورا لندن ہلا دیا

ناصر ف جولی کو جھوٹا ثابت کروایا اس پیپر میرج سے بھی جان چھروائی

..پرنسپل سسپینڈ ہوا اور جولی میڈم کو بھی جیل کی ہوا کھانی پڑی

مگر اس واقعے نے اسے بری طرح ہرٹ کیا تھا۔ اس کے کریکٹر کو مشکوک بنا دیا

اور اب وہ یہ سوچ رہا تھا

کہ جولی کو اس نیم برہمنہ حالت میں دیکھ کر بہکنے کی بجائے وہ غصے سے جھنجھنا کیا اٹھا  
تھا۔

کیونکہ وہ شاہ زر تھا۔۔ اسے ان عام سے کھلونوں سے کیا فرق پڑنے والا تھا

اسے تو بہت خاص چیز اٹریکٹ کرتی تھی

اس کی محبت

اس کی زندگی

اس کا عشق

..... اس کی بیوی حبہ شاہ زر سلطان

وہ اس دشمن جاں سے ہوئی ابھی ابھی کی مڈ بھیڑ سوچ کر دوبارہ مسکرایا



صبح حرم کی آنکھ گیارہ بجے کے قریب کھلی تھی

... جسم ٹوٹ رہا تھا مگر اب وہ ٹھیک تھی

.. اٹھ کر بیٹھی.. ہوش ٹھکانے لگے

ذہن میں جھماکا ہوا.. میں تو آتش دان کے پاس بیٹھی تھی.. یہاں؟

اووو.. اس کا مطلب شاہ میر نے مجھے اٹھا کر ادھر.. ... شرم سے دوہری ہوئی..

.. ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا

.. شرمیلی سی مسکان چہرے پر آئی

دل کے کواڑ کھل چکے تھے تین ماہ پہلے ہی محبت دل میں گھر کر چکی تھی جب شاہ میر نے اس کی ہر خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس سے دوری بنائے رکھی

.. وہ اٹھی... حجاب لیا.. جو کہ سوکھ چکا تھا

باہر نکلی.. سامنے ہی وہ لاؤنج میں کمفرٹر تانے سو رہا تھا

گہری نیند میں کوئی معصوم سانچہ

کمفرٹر آدھا اس پر آدھانیچے کاپٹ پر جھول رہا تھا

.. وہ احتیاط سے آگے بڑھی... اور کمفرٹر اٹھا کر اسے اچھی طرح اوڑھا دیا

اسے پتہ تھا... وہ اس کی پریشانی میں ساری رات جاگا ہوگا تبھی اب اتنی گہری نیند میں

ہے۔



اسی لئے لاؤنج سے باہر آگئی کہ وہ تھوڑی اور نیند پوری کر لے

.. اب تو پل پل اسی کے بارے میں سوچتے گزرتا تھا

.. وہ اس کا کتنا خیال رکھتا تھا

.. حرم کے چہرے پر مسلسل شرمیلی سی مسکان نے احاطہ کر رکھا تھا

.. ابھی ابھی تو ادراک ہوا تھا کہ وہ شاہ میر سلطان سے شدید محبت کرتی ہے

.. پیچوں چوں کی سریلی آواز سنی تو دائیں جانب نظر اٹھی.. مچل گئی

وہ پھولے پھولے سرمئی رنگ بہت ہی کیوٹ بطن کے بچے تھے ان کے پیچھے پیچھے چل

پڑی

فارم ہاوس کے پیچھے انیکسی تک گئی

.. سامنے ہی ایک لڑکی کھڑی اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہی تھی

اسلام و علیکم... آپ کون ہیں... حرم نے تعجب سے پوچھا

میں..... سر شاہ میر سلطان کے وفادار کتے عزیز کی بیوی ہوں۔ وہ جیسے اپنا ہی تمسخر اڑا رہی تھی.... اور آپ... آپ کون ہیں؟

میں شامی میر کی فیانسی ہوں... اور بہت جلد ان کی ہونے والی بیوی.. وہ شرمائی

.. سامنے والی تمسخرانہ سی ہنسی ہنس دی

ویسے عزیز کے سر کے ساتھ آنے والی ان کی ہر داشتہ نے آج تک خود کو ان کی فیانسی یا ہونے والی بیوی ہی کہا ہے... بہت ماڈرن ماڈرن آئٹم دیکھیں ہیں پردے والی پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ لہجہ ہتک آمیز تھا۔ ویسے عزیز کے عظیم سر بھی خوب ہیں ہر دفعہ ایک سے بڑھ کر ایک آئٹم پتہ نہیں کہاں سے پکڑ لاتے ہیں... اپنی عیاشی کے سامان کے لیے...

یہ کیا بکواس کر رہی ہو..... ہوش میں تو ہو... تمہیں پتہ بھی ہے کہ کس سے... کس کے بارے میں کیا بکواس کر رہی ہو..... حرم دھواں دھواں چہرہ لے دھاڑی.. تو سامنے والی کو احساس ہو گیا کہ وہ واقعی کون ہے۔ اور کون ہو سکتی ہے

میں تو سچ بول رہی ہوں.. اگر آپ سچ مچ ان کی فیانسی ہیں بھی تو ابھی ہی اپنی جان چھڑا لیں.. وہ بالکل بھی اچھا انسان نہیں ابھی تین ماہ پہلے ہی ایک لڑکی کو بری طرح روتے

ہوئے یہاں سے نکلتے دیکھا.. اس کی حالت بھی بہت خراب تھی لگتا تھا زبردستی کی گئی تھی اس کے ساتھ.. یہ آدمی پتہ نہیں کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکا ہے.. چشم دید گواہ آپ کے سامنے ہے.. بیشک پوچھ لیں اپنے فیاسی سے

حرام بے یقینی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے صدمے سے دیکھ رہی تھی.. دل کی دنیا کے تو بسنے سے پہلے ہی بخیے ادھر چکے تھے

مگر لڑکی کی آنکھوں میں موجود شاہ میر کے لئے نفرت اور لہجے کی سچائی نے اسے اس پر یقین کرنے پر مجبور کر رہی تھی

..... وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی... مگر اسے یہاں سے نکلنا تھا.. کسی بھی صورت ابھی اس کے اس طرح بے تحاشا روپنے پر فرح کو احساس ہوا کہ وہ جیسی دکھتی ہے ویسی... ہی ہے



..وہ بہت گھبرائی

حرم اس کی جانب لپکی... سنو... مم.... مجھے یہاں سے جانا ہے.. ابھی اور اسی وقت..  
..مجھے اپنے گھر جانا ہے.. میری ہیلپ کرو.. پلیز

فرح نے اسے تھام کر خود سے لگایا

وہ... ا... اندر میرا.. ہ.. ہینڈ.. بب.. بیگ ہے وہ لے آؤ. اور شش.. شال وغیرہ.....

حرم ہچکیوں سے روئی

ٹھیک ہے میں لے کر آتی ہوں اس سے پہلے وہ شیطان یا اس کا وہ وفادار کتا اٹھے تم  
نکل جاؤ

وہ دبے قدموں اندر گئی اور بیگ اور اس کی چیزیں لے آئی.. اسے ساتھ لیا اور بس  
.. اسٹیشن لے گئی.. گاڑی میں بٹھایا

ہمت مت ہارنا.... ڈرنا مت.. اس گاڑی میں زیادہ تر لیڈیز ہیں.. بس وہاں سے اتر کر  
.. رکشے میں بیٹھنا اور گھر چلی جانا  
حرم نے اثبات میں سر ہلایا  
گاڑی نکلتی چلی گئی

فرح نے سکون کا سانس لیا.. اسے لگا اس نے اس حیوان کے چنگل سے ایک..  
معصوم جان بچالی

واپس آئی تو عزیز اسے خونخوار نظروں سے گھورتا دکھائی دیا

میم کدھر ہیں فرح.. مجھے بتا دو.... سر کے اٹھنے سے پہلے ورنہ مجھے اور تمہیں یہیں زندہ گاڑ دیں گے.. سر سر اتا لہجہ فرح کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔ مگر

میں نے اس معصوم لڑکی کو تمہارے شیطان مالک سے بچا کر اسے اس کے گھر پہنچنے میں مدد کی ہے.. اور گاڑی میں بٹھا آئی ہوں.. وہ اطمینان سے بولی

پاگل زلیل عورت... عزیز اس کی جانب لپکا۔ اور اس کے بال مسٹی میں جکڑے.. وہ کوئی معمولی لڑکی نہیں تھی سر کی ہونے والی بیوی تھی.. ان کی محبت.. اگر انہوں نے کچھ کرنا ہوتا تو رات ہی کر لیتے۔ مگر وہ ساری رات میرے ساتھ تھے.. غلیظ عورت... ثواب کمانے کی بجائے آگ لگا کر گناہ کیا.. ایک گھر بسنے سے پہلے اجاڑ دیا

وہ اسے انیکسی میں پھینک کر جلدی سے اندر لاؤنج میں آیا.. شاہ میر ابھی ابھی اٹھا تھا..  
اور بیٹھا گھنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

...وہ سس... سر... غضب ہو گیا.... وہ.... مم... ممیم

..وہ جو سست سا بیٹھا تھا.. ممیم کے نام پر بھک سے نیند اڑی تھی  
..کیا ہوا عزیز... وہ ٹھیک تو ہے ناں

وہ سر.... اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی بیوی کی کارستانی میر کو بتائی... وہ سر اس نے  
آپ کی پچھلی زندگی کے بارے میں پتہ نہیں کیا کیا بولا انھیں کہ وہ ناراض ہو کر چلی گئی  
ہیں..

میر کا چہرہ دھواں دھواں ہوا



.. بلاؤ اسے..... سر سر اتا لہجہ

.. سر معاف کر دیں.. عزیز خوفزدہ ہوا

... کچھ نہیں کہوں گا عزیز بلاؤ اسے

عزیز اسے بازو سے پکڑے زبردستی گھسیٹ کر اندر لایا مگر اندر اس وحشت سے بھرپور چہرہ  
لیے اس کی رگوں میں سر سر اہٹ ہوئی

تم نے اسے کیا کہا.. میرے خونخوار نظروں سے تنی رگوں کے ساتھ لال انگارہ آنکھیں اور  
چہرہ لے اسے دیکھ رہا تھا

.. عزیز اور اس کی بیوی سر جھکائے دم سادھے کھڑے تھے

..وہ... مم... میں.. وہ.. فرح گھگھیا گئی.. اس کا وحشی روپ دیکھ کر

تمہیں پتہ بھی ہے تم نے کیا کیا... وہ میری ہونے والی بیوی تھی.. شاہ میر سلطان کی  
.....بیوی... وہ دھاڑا تو وہ اچھل بڑی اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا

محبت کرتا ہوں میں اس سے..... بدل دیا اس نے مجھے..... تین ماہ ہو گئے تم نے  
..مجھے کسی لڑکی کو یہاں لاتے دیکھا

وہ دھاڑ رہا تھا... زخمی شیر کی طرح... پھر ہاتھ میں پاس پڑا اس اٹھایا اور ایل ای ڈی  
..پر دے مارا

فرح کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی... سہم کر ایک قدم پیچھے ہٹی.. شکر ہے اس کے  
.. سر پر نہیں بجا تھا

اگر میں تین ماہ پہلے والا شاہ میر سلطان ہوتا تو تمہیں یہیں زندہ گاڑ دیتا... مگر اب میں  
... حرم کا میر ہوں... شوٹ کرنے کا تو اب بھی دل کر رہا ہے مگر تم عزیز کی بیوی ہو  
.. وہ لاؤنج کی ہر چیز تہس نہس کرنے پر تلا ہوا تھا

.. جس نے مجھے حیوان سے انسان بنایا دعا کرو مجھ سے الگ نا ہو مجھ سے جدا نا ہو  
میں واپس وہی حیوان بن گیا تو اس کی ذمہ داری قبول کرو گی.. وہ چلایا

.. اور اب کی بار ٹیبل کا شیشہ چکنا چور ہوا

اگر وہ مجھ سے الگ ہوئی تو واپس حیوان بننے میں مجھے دیر نہیں لگے گی اور پھر سب سے پہلے میں تمہیں ہی ادھیڑوں گا... سمجھیں

وہ غصے سے پاگل ہوتا وہاں سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی طوفان کی طرح... بھگائی

.. فون رنگ ہوا

ویر کا تھا.. اٹینڈ کیا

شاہ میر کیا ہوا ہے..؟ اتنے غصے میں کدھر جا رہے یو.. شاہ میر جواب دو مجھے.. بول... کیوں نہیں رہے



مرنے جا رہا ہوں برو..... دل کر رہا ہے مرنے کو... حرم مجھ سے ناراض ہو گئی ہے  
.. برو.. اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا

میر... میں ہوں ناں سب ٹھیک ہو جائے گا.. میں سب ٹھیک کر دوں گا.. ریش  
... ڈرائیونگ مت کرنا.. تمہیں حرم کی قسم.. شاہ میر بس ایک مرتبہ خیریت سے گھر پہنچو

.. برو وہ اکیلی گئی گھر.. پتہ نہیں کس حال میں ہوگی... اسے کچھ ہو گیا تو مر جاؤں گا میں

کچھ نہیں ہو گا.. میں ابھی گارڈز بھیجتا ہوں اسے لینے.. وہ با حفاظت گھر پہنچ جائے گی..  
تم اس کی فکر مت کرو... شاہ میر تم سن رہے ہو ناں میں کیا بول رہا ہوں

Yes I'm hearing.....

میر نے فون رکھا.. دماغ جھنجھنارہا تھا۔ مگر ویر اس ظالم کی قسم دے چکا تھا.. اسی لیے  
دھیان سے ڈرائیونگ کرنے لگا



..وہ گھر کے قریب ہی بنے پارک میں نکل آئی تھی  
شاہ زر اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں گیا ہوا تھا اور نمرہ شاپنگ پہ

وہ بور ہو رہی تھی سو یہاں چلی آئی.. شاہ زر نے اسے قیمتی سا موبائل بھی لے کر دیا  
..تھا.. جس سے وہ ماما کو کال کر لیا کرتی تھی  
..بینچ پر بیٹھی تھی.. جب ایک لڑکی اس کے پاس آکر بیٹھی

...تم شاہ زر سلطان کی بیوی ہو... حبہ کو حیرت ہوئی

.....ہاں مگر کیوں

..کیونکہ میں بھی اس کی بیوی تھی.. اس نے حبہ کے سر پر بم پھوڑا

مگر حبہ کا اطمینان قابل دید تھا

تمہیں لگتا ہے کہ میرے متھے پر فول لکھا ہے کہ میں ایک انجان لڑکی کی باتوں میں آکر

..پنہ ہی پر شک کروں گی

اس کے یقین نے سامنے والی کو آگ لگائی تھی

اور اگر میں پروف دوں... میرج پیپر وغیرہ دکھاؤں تو.. پیپر سائن کرتے ہوئے پکس  
وغیرہ تو

.. اب کی بار حبہ لرزی تھی  
.. کیا مطلب تمہارا... کیا بلکواس کر رہی ہو

اس بد تمیز لڑکی نے کچھ پیپر اس کے منہ پر پھینکے تھے.. پھر کچھ تصویریں اس کی جانب  
اچھالیں.

جبکہ حبہ شدید صدمے میں آنکھیں پھاڑے وہ پیپر اور شادی کی تصویریں اٹھا کر دیکھ رہی  
.. تھی.. پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی.. سر پر آسمان گرا تھا



یہ دیکھ لوں اپنے ہزبینڈ کا ڈیول روپ

He is a bloody rapist... Drunker and a criminal..

ریپ کر چکا ہے میرا... یونی کے آڈیٹوریم میں... میں کچھ نہیں کر پائی.. وہ بے تحاشہ رو رہی تھی.. میں نے کیس کرنے کی بجائے اس سے شادی کی آفر کی کیونکہ اس نے میری لائف سپورٹ کی.. تو اس کیس سے جان چھڑانے کو اس نے مجھ سے شادی کر لی.. جب لگا کہ میں کیس بھی نہیں کروں گی تو ڈائٹورس دے کر اپنی جان چھڑالی.. یہ میرج اور ڈائٹورس پیپر ہیں.. اور یہ شادی کی تصویریں

اتنا ہی نہیں وہ ڈیول کریمینل یونہی تمھاری طرح پاکستان سے نکاح کر کے لڑکیاں یہاں لاتا ہے اور خود یوز کر کے آگے بچ دیتا ہے.. وومن ٹریفکنگ میں بھی انوالو ہے.. پورا.. خاندان ہی بلڈی کریمینل ہے

...بھاگ جاؤ یہاں سے

اگر خیریت چاہتی ہو تو جاؤ پاکستان چلی جاؤ

وہ طنزیہ ہنسی

نہیں مگر تم کیسے جاؤ گی.. اس نے تمہیں تمہارا پاسپورٹ تھوڑی دیا ہوگا

حبہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے کیونکہ اس کا پاسپورٹ شاہ زر کے پاس ہی تھا

چلی جاؤ یہاں سے.. وہ کہتی اپنے پروف لیتی گارڈن میں پھر غائب ہو چکی تھی

..وہ مردہ قدموں سے گھر آئی

دل ہر بات کی نفی کر رہا تھا

شاہ زر کی محبت

اس کی دیوانگی

... نرم اور مہربان رویہ

اس کی آنکھوں کی سچائی

مگر دماغ میں وہ جیتے جگتے پیپر گھوم رہے تھے

... چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہو چکا تھا خوف سے.. بے تحاشہ روئی

کانپتے ہاتھوں سے ادھر ادھر دیکھ کر فون اٹھا کر ماں کا نمبر ملایا

سدرہ بیگم نے فون اٹھایا

مما... پکار میں صدیوں کی تڑپ تھی... گلے میں گولہ پھنسا تھا.. آنسو روانی سے جاری تھے

.. حسبہ... کیا ہوا.. بیٹا.. تم رو رہی ہو.. ماں کا دل بند ہو جائے گا.. بیٹا بتاؤ کیا بات ہے

.. نہیں ماما.. مم... میں.. ٹھیک ہوں... بس آ..... آپ لوگوں.. کی یاد آرہی تھی

اپنے پیچھے اس کریمنل کی آہٹ پا کر وہ متوحش ہوئی.. جسم سے جیسے روح کھینچی گئی تھی  
وہ گھبرا کر پلٹی

... فون بند کر دیا

.. شاہ زر اس کے آنسو دیکھ کر ترپٹا تھا.. اس کی جانب بڑھا وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی

.. شاہ زر نے ہاتھوں کے پیالوں میں اس کا چہرہ بھرا

.. حبہ سوئیٹ ہارٹ کیا ہوا ہے تمہیں... یہ آنسو



کچھ نہیں وہ ... مم .. مجھے گھر والوں کی یاد آرہی تھی .. میری طبیعت ٹھیک نہیں .. میں آرام کرنا چاہتی ہوں

.... یہ کہتی وہ اسکی گرفت سے نکل کر کمرے میں جا کر خود کو لاک کر چکی تھی

.. کمرے میں جا کر اپنی مٹھی میں بند وہ چٹ دیکھی جو جولی اسے تھما کر گئی تھی

اگر اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو کل سب کی نظر سے چھپ کر نیچے دیئے گئے ایڈریس پر پہنچ جانا کسی کو بتائے بغیر .. چٹ بھی فلش کر دینا .. میں تمہیں وہاں بھیج دوں گی جہاں سے تم .. واپس اس جہنم میں نہیں آ پاؤ گی

.. جب نے چٹ پھاڑ کر فلش کر دی .. اور کل کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگی



وہ اپنا رشتہ، اعتبار، اعتماد، بھروسہ سب کچھ لٹا کر بمشکل گھر پہنچی تھی  
 .. گھر آکر سدرہ بیگم کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی  
 .. سدرہ بیگم بھی شدید گھبرائیں

کیا ہوا ہے حرم... پلیز بتاؤ کچھ بولو.. ادھر میری طرف دیکھو کیا ہوا  
 .. وہ کچھ بتاتی کہ بابر احمد گھر میں داخل ہوئے تھے

اپنی کلنچ کی گڑیا کو یوں ٹوٹے دیکھا تو تڑپ اٹھے.. بیگم وہیں پھینکا

میری گڑیا کیا بات ہے... حرم تم تو میرے ساتھ گئی تھیں ناں کیا ہوا وہ کدھر ہے  
 تم اکیلی کیوں ہو حرم بتاؤ مجھے کیا ہوا.... وہ بے حد گھبرائے  
 . حرم بتاؤ کیا شاہ میر نے کوئی بد تمیزی کی ہے.. بولو گڑیا

اس نے نفی میں سر ہلایا..... اور روتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ ساری بات بتا  
 دی..... پاپا میں یہ رشتہ اب اور نہیں نبھا سکتی.. مجھے ایسا شخص نہیں چاہیے اپنی زندگی  
 .. میں جس نے..... پاپا مجھے نہیں کرنی اس سے شادی

..او کے... ریلیکس ہو جاؤ میری گڑیا... جیسا میری بیٹی چاہے گی ٹھیک ویسا ہوگا  
 . بابر نے اس کے ہاتھ سے رنگ اتاری.... اور سدرہ بیگم کی طرف بڑھائی  
 ..... سدرہ بیگم کل آپ یہ رنگ واپس بھجوا دینا انھیں

.. سدرہ بیگم پہ بھی صدمے اور غم کا پہاڑ گرا تھا



وہ لہو ٹپکاتا چہرے حاتم مینشن کے لاؤنج میں کھڑا اپنی ہتھیلی پہ رکھی اس رنگ کو دیکھ رہا تھا..

.. جو اس کی محبت اس کی زندگی نے اسے ٹھکراتے ہوئے واپس نبھوائی تھی

پاس ہی کھڑا ویر پنے بھائی کی یہ حالت دیکھ کر تنی رگوں سے بھسم کر پینے والے انداز... میں اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا



بتاؤ مجھے میر.... یہ حرم نے کیوں واپس بھجوائی ہے اور اب جو پوچھوں گی اس کا مجھے صرف ہاں یا ناں میں جواب چاہیے.... حرم نے تم پر الزام لگایا ہے کہ تم نے کئی لڑکیوں کی زندگی برباد کی ہے.. کہیں تم اس کی زندگی بھی برباد نہ کر دو وہ یہ رشتہ ختم کر رہی ہے

میر بولو کیا وہ سچ بول رہی ہے....؟  
..روپ تو غصے میں پاگل ہونے کو تھی

..میر خاموش رہا

....میر میں تم سے پوچھ رہی ہو. وہ سچ بول رہی ہے ہاں یا ناں

Yes..... Mom.. She is telling.....

چٹاخ..... ایک زناٹے دار تمھڑ پڑا تھا میر کے منہ پر۔ جب اس کی بات ادھوری رہ گئی

مما..... ویر تڑپ کر آگے بڑھا.. یہ آپ کیا کر رہی ہیں ممّا۔ پلیز

بس کرو ویر... انف از انف.... یہ سب تمھاری ڈھیل اور بے جالاڈ کا نتیجہ ہے کہ یہ اس قدر ڈھیٹائی سے اتنی شرمناک بات کا اعتراف کر رہا ہے... یا پھر میری تربیت.... میں کوئی کمی رہی

.مام پلیز..... میر نے درد سے تڑپتے روپ کو پکارا

خبردار جو مجھے مام کہا... تم نے سدرہ کے سامنے مجھے شرمندہ کروا دیا میر..... شمیم آن یو.... اور اب تو میں خود نہیں چاہتی کہ حرم جیسی معصوم لڑکی کی زندگی تمھارے جیسے .. عیاش رئیس زادے کے ہاتھوں برباد ہو

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

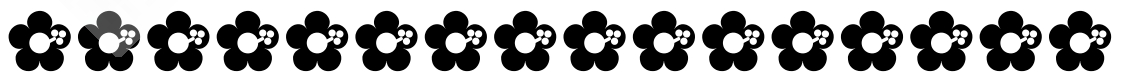
<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

وہ کہتی تن فن کرتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی... شاہ میر ٹوٹ کر ویر کے گلے لگا تھا اور  
..... شاید زندگی میں پہلی مرتبہ رویا تھا

.. شاہ ویر سلطان کے کانوں میں مرقی ماں کے الفاظ گونج رہے تھے  
... ویر چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھنا... ان کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دینا

ویر کا دل کیا پوری دنیا کو آگ لگا دے... ہر چیز جلا کر بھسم کر دے  
ابھی تو خود کے دل کے زخم ادھڑے پڑے تھے اوپر سے تقدیر بار بار اسی کی روح کو  
.... کچھ کے لگا کر چھلنی کیے دے رہی تھی





..وہ رات جبہ نے رو رو کر جیسے انگاروں پر گزاری تھی

..پردیس میں اتنا بڑا دھچکا ملا تھا

..کس بات پر یقین کرتی اپنے دل کی آواز پر یا ان شادی اور طلاق کے اور بجنل پیپرز پر

..بس میں کسی بھی طرح پاکستان چلی جاؤں گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا

..لگے دن اس نے پھر کہا کہ اس کی طبیعت خراب ہے اور اسے یونی نہیں جانا

..شاہ زریونی جا چکا تھا

..پھر نمبرہ بھی آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی

..تب وہ اپنا موبائل اور ضروری چیزیں لئے گھر سے نکلی تھی  
تیز تیز قدم اٹھاتی وہ سڑک پر نکل آئی اور ٹیکسی لی... ڈرائیور کو موبائل میں کیا گیا سیو  
..ایڈریس دکھایا

اور گاڑی میں بیٹھ گئی  
ٹیکسی ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکی تھی  
..وہ اتری کرایہ دیا... ٹیکسی جا چکی تھی  
..اسے عجیب لگا... ہر طرف سناٹا اور الو بول رہے تھے  
..اسے خوف محسوس ہوا

...مگر ہمت کر کے دور بیل بجائی

دروازہ کھلا سلمنے ہی جولی فاتحانہ سی مسکان کے ساتھ کھڑی تھی.. اسے اندر بلایا.. بہت  
...چھوٹی سی راہ داری اور ان کے دائیں بائیں بنے دو دو کمرے

وہ راہداری میں رکھے بالکل چھوٹے سے صوفے پر بیٹھ گئی

تم نے کسی کو پتہ تو نہیں چلنے دیا... کہ تم کہیں جا رہی ہو

..حبہ نے ڈبڈباتی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا

گڈ... اب جلد ہی تم شاہ زر سلطان سے اتنی دور چلی جاو گی کہ... ابھی وہ بات پوچھی  
کرتی جب حبہ کے یاتھ میں موبائل دیکھ کر اس کے چہرے پر درنگی چھائی

او یو... فول... یہ موبائل کیوں لائی ساتھ.... وہ لوکیشن ٹریس کروا سکتا ہے.. وہ چلائی  
اور اس کے تیور دیکھ کر ہی حبہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہو گیا

جولی نے اس کا موبائل چھین کر دیوار پر دے مارا

... حبہ سہمی

میں اپنی ہیلپ خود کر لوں گی.. تمہارا بہت شکریہ.. وہ کہتی دروازے کی جانب بڑھی  
جب کسی نے زور سے اسے بالوں سے پکڑ کر واپس کھینچا تھا  
اس نے صدمے سے روتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ جولی تھی  
ایسے کیسے یونچ... اتنی مشکل سے ہاتھ آئی ہو.. اب تو تمہیں بس جہنم میں جانا ہے. اور  
..شاہ زر سلطان صرف میرا ہوگا.. ڈیوڈ انجیکشن لاؤ



.. اس کے چہرے پر خباثت تھی

.. چھوڑو مجھے... چھوڑو.. جبہ بری طرح مچلی

تبھی ایک سائڈ مائنگریز ہاتھ میں انجیکشن لئے اس کی جانب بڑھا.. اور بری طرح  
.. مزاحمت کرتی جبہ کو دبوچ کر انجیکشن بازو میں پیوست کر دیا

.. بہت جلد وہ نیم بے ہوش ہو کر نیچے گرمی تھی

.. اس ڈیوڈ نامی شیطان نے اسے خباثت سے دیکھا

... جولی مارنے والی تو ہو ہی اسے.. مجھے پے منٹ کی بجائے یہ فیری چلیے

... لے جاؤ..... وہ اطمینان سے بولی... اور جلد باہر آو

حبہ سب سن رہی تھی سب دیکھ رہی تھی اور اس ڈائن کو ملاحظہ کر رہی تھی جو اپنی  
ہوس میں اندھی اسے ایک شیطان کے حوالے کرنے لگی تھی

وہ نیچے بیٹھی.. حبہ کے چہرے پر زور دار تمپڑ مارا... اس کا ہونٹ پھٹ گیا اور خون رسنے  
لگا

ہوں کہا ہے خاص بات اس پردے والی میں.. اس نے حبہ کا حجاب نوچ کر پھینکا.. جو  
... مجھ میں نہیں دل تو کرتا ہے.. منہ پر تیزاب ڈال دوں.. پر ڈیوڈ اٹس یور ٹرن ناؤ



..وہ یونی میں تھا.. بے چین سا

..جب فون رنگ ہوا

. جبہ کے لیے رکھے گئے باڈی گارڈ کا تھا

..جولی کی دھمکی کے بعد خفیہ طور پر اس نے گارڈز ہائر کئے تھے

. جبہ کی حفاظت کے لئے

..فون اٹینڈ کر کے کان کو لگایا

.....یس

سر وہ میم پتہ نہیں چپکے چپکے کدھر جا رہی ہیں.. میرا خیال ہے انہیں آپ کی دشمن  
نے ورغلا دیا ہے... میں ان کا پیچھا کر رہا ہوں.. پولیس کو بھی انفارم کر دیا ہے آپ کو  
..بھی لوکیشن بھیجی ہے جلدی سے آجائیں

او کے میں آتا ہوں.. اور تم سنو... میری وائف کو ایک خراش بھی آئی تو.... چھوڑوں گا  
تو میں کسی کو بھی نہیں

..شاہ زر نے فون رکھا.. اور اندھا دھند باہر کی جانب بھاگا

کچھ ہی دیر بعد وہ مطلوبہ جگہ کے باہر تھے.. پولیس کے ساتھ جب دھاڑ سے دروازہ کھول  
..کر وہ اندر داخل ہوئے تھے

سامنے وہ اطمینان سے کھڑی ان کو اندر آتا دیکھ کر ہوائیاں اڑی تھیں... گن نکلنے کی  
کوشش کی اس سے پہلے ہی لیڈیز پولیس نے دبوچ لیا



ڈیوڈ ابھی جھک کر اس فیری کو بازوؤں میں اٹھاتا اس سے پہلے ہی شاہ زر نامی بلا اس کے سر پر پہنچ چکی تھی

.. سینے پر ایک آہنی ہتھوڑا پڑا تھا جیسے جس سے وہ اچھل کر دور جا کر گرا تھا

.. شاہ زر اسے بغیر دوپٹے اور حجاب کے دیکھ کر جیسے پاگل ہو گیا تھا

نیم جان سی وہ..... بال آبشار کی طرح فرش پر بکھرے ہوئے تھے.. جنہیں وہ غیر .. مردوں سے چھپاتی تھی

اور آج اس خبیث جولی کی وجہ سے صرف اور دمصرف شاہ زر کی ملکیت کو غیروں نے دیکھا تھا

جولی کے منہ پر ایک زنائے دار تھپڑ پڑ چکا تھا

.. زلیل عورت ہاؤ ڈئیر یو.. تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری وائف کو نقصان پہنچانے کی

اور پھر لوہے کی راڈ سے اس نے ڈیوڈ کو دھنکا تھا.. کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ  
یا تو شاہ زر سلطان کو روکے یا نیچے گرمی اس کی بیوی کو چھوئے

..روپ دیکھ رہی تھی devil جولی سہمی سی اس کا واقعی یہ

..وہ آگ کا بھڑکتا گولہ بنا ہوا تھا

حبہ شاہ زر کو سامنے دیکھ کر سن وجود اور جلگتے دماغ سے دیکھ رہی تھی.. آنسو تو اتر سے  
..بہہ رہے تھے

...جب ڈیوڈ ادھ مرا ہوا تو گارڈز نے ہی ہمت کر کے شاہ زر کو دبوچا

..ایک پولیس والا حبہ کی جانب بڑھنے لگا تھا جب شاہ زر دھاڑا

Don't you dare to touch her....

... اب وہ حبہ کی جانب آیا تھا.. اسے دوپٹہ اوڑھایا

.. اسے بازوؤں میں اٹھایا اور سینے میں بھینچا

آفسیرز انھیں بھاڑ میں بھیج دیا جہنم میں... دوبارہ مجھے ان کی شکلیں نظر آئیں تو شوٹ کر  
.. دوں گا

وہ اور اس کے گارڈ تیزی سے باہر آئے تھے.. شاہ زر نے نرمی سے اسے کار میں فرنٹ  
.. سیٹ پر لٹایا

.. اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

.. گارڈز کو اشارہ کیا کہ وہ خود لے جا سکتا ہے

گارڈز اپنی گاڑی میں ہی اس کے تعاقب میں آئے.. ایک غصے کا طوفان تھا جسے وہ اپنے  
.. اندر دبانے کی کوشش کر رہا تھا

کیا وہ اتنا ناقابلِ اعتبار تھا کہ جب نے اس سے ایک مرتبہ بھی وضاحت مانگنے کی ضرورت  
.. محسوس نہیں کی تھی

کیا ان تین ماہ میں اسے اندازہ نہیں ہوا کہ اس نے ایک مرتبہ بھی اس کی خواہش کا  
.. احترام کرتے ہوئے اس کے قریب جانے کی کوشش نہیں کی

.. اس نے سٹیرنگ پر زور دار مکہ مارا تھا.. ہاتھ زخمی ہوا.. مگر اسے پرواہ نہیں تھی



..ہو سپیٹل پہنچے

..اسے آئی سی یو میں لے جایا گیا

..گارڈز نمرہ کو بھی لے آئے تھے اب وہ کوریڈور میں بیٹھ کر انتظار کر رہے تھے

نمرہ شاہ زر کا سرخ چہرہ اورتنے اعصاب دیکھ رہی تھی

..ان تین ماہ میں اس نے اپنے بھائی کا پاگل پن دیکھا تھا جبہ کے لئے

اور ابھی تو وہ ٹھیک طرح سے خوش بھی نہیں ہو پائی تھی کہ یہ سب

..ڈاکٹر باہر آیا تھا

مسٹر شاہ زر سلطان... خطرے کی کوئی بات نہیں... معمولی سی نشہ آور میڈیسن انجیکٹ

کی گئی تھی جسم میں... ہم نے اینٹی ڈوٹ دے دی ہے اب وہ نکل ٹھیک ہیں.. روم

میں شفٹ کیا جا رہا ہے آپ مل سکتے ہیں... بلکہ کچھ دیر بعد ڈسچارج بھی لے سکتے ہیں..

شاہ زر نے سکون سے آنکھیں موندی  
سسر نے اشارہ کیا کہ روم میں آجائیں.. نمرہ آگے بڑھی.. مگر شاہ زر ٹس سے مس نہ  
ہوا..

وہ جانتی تھی ابھی وہ دکھی ہے اس لئے خود ہی روم میں آگئی سلمنے ہی وہ پڑی رو رہی  
تھی..

نمرہ قریب اس کے بالوں میں دھیرے سے ہاتھ پھیرا تو جب نمرہ کی گود میں سر چپھا کر  
.. بے آواز پھوٹ پھوٹ کر رودی

حبہ... میری جان... میں تمہیں اپنی ذمہ داری پر یہاں لے کر آئی پہلے مجھ سے تو پوچھتی  
 آکر... اور پھر نمرہ اسے سب بتاتی گئی.. وہ اور شرمندہ ہوئی.. مگر وہ بری طرح ٹوٹ  
 .. چکی تھی اور اگلا فیصلہ شاہ زر سلطان کے دل پر بجلی گرانے والا تھا

.. انہیں ڈسچارج دے دیا گیا تھا  
 . وہ گھر واپس آئے

گاڑی میں بھی شاہ زر نے ایک لفظ بھی منہ سے ادا نہیں کیا تھا... اسے شاہ زر کی اتنی  
 ... خطرناک حد تک خاموشی کھل رہی تھی

. وہ چاہتی تھی وہ چلائے... اسے ڈنٹے.. گلہ شکوہ کرے.. مگر وہ تو پتھر بنا بیٹھا رہا

گھر کے لاونج میں پہنچے جب شاہ زر دندناتا واپس باہر جانے کو مڑا مگر حبہ کی آواز اور بات نے اس کے قدموں میں آگ کی زنجیریں لپیٹیں

.. شاہ زر مجھے میرا پاسپورٹ دے دیں.. میں پاکستان جانا چاہتی ہوں  
نمرہ کو جھٹکا لگا

شاہ زر بھنا کر واپس مڑا.. چہرہ اور آنکھیں لہو ٹپکا رہیں تھیں.. اگر سامنے اس کی متاع نا  
.. کھڑی ہوتی تو جتنے غصے میں تھا پہلی فرصت میں اس کا گلا دبا دیتا

What?..... Hiba are you im your senses?

.. میں اپنے مکمل ہوش میں یہ بات کر رہی ہوں شاہ زر.. میں نے پاکستان جانا لیے



وہ پاگل ہوا آگے بڑھا تھا نہرہ ارے ارے بولتی رہی مگر شاہ زر اسے بازو سے گھسیٹ کر  
..کمرے میں لایا

..اور دیوار سے لگا کر اس کے بازو اپنی گرفت میں لئے تھے

Hiba... What's wrong with you....

وہ... جھنجھلایا

شاہ زر میں ٹوٹ گئی ہوں.. میرا خود پر اعتبار اور بھروسہ اٹھ گیا ہے باقی کسی پر کیسے  
کروں... وہ سسک رہی تھی.. اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ پر بھروسہ کروں اعتبار  
..کروں.. اس رشتے کو دل سے تسلیم کروں تو ایک مرتبہ مجھے جانے دیں

وہ بے تحاشا روئی

..شاہ زر کے پیروں نیچے سے سہی معنوں میں زمین کھسکی تھی  
 اس ظالم لڑکی کے قریب ہوا.. جس کے بغیر ایک پل میں اس کے سینے میں اس کی  
 سانس الجھنے لگتی تھی اور وہ دور جانے کی فرمائش کر رہی تھی  
 ..شاہ زر نے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکایا.. آنکھیں موندیں تھیں

Hiba.... Don't do this to me....Try to understand  
 me Jaan..... Can't live without you.....

اب کی بار سرگوشی میں لہجہ اور آنکھیں بھگی ہوئی  
 ..تھیں

حبہ نے بے دردی سے پہلے سے پھٹا لب دانتوں تلے بے دردی سے کچلا.. کہ خون کی  
 ...ایک بوند نکلی تھی

شاہ زر نے افیت سے تڑپتے اس کی یہ حرکت دیکھی.. اور پھر نرمی سے وہ خون کی بوند  
..پینے لبوں سے چنی تھی

حبہ کسمائی

..مگر شاہ زر کی تو جان پر بنی ہوئی تھی

..روح تک پیاسی تھی... تو محبت کا جام کیوں ناپیتا

ایک ہاتھ سے کمر کو گرفت میں لیتے خود میں بھینچا تھا.. اور دوسرا اس کی گردن کے گرد  
..لپیٹا تھا

...مگر حبہ نے افیت سے تڑپتے اپنا پورا زور لگا کر اسے پیچھے دھکیلا تھا

..وہ چہرے پر ہاتھ رکھتی پھوٹ پھوٹ کر روتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی

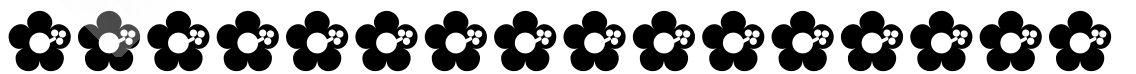
Stop crying Hiba.....او کے

.....کل میں خود تمہیں چھوڑ آؤں گا پاکستان

وہ درد کی انتہا پر پہنچتا اس کے آنسو دیکھ کر بہت جلد خود کو آگ کی بھیڑ میں جھونکنے کا فیصلہ کر چکا تھا

باہر اکر وہ نمرہ کو سمجھا چکا تھا.. کہ ابھی اسے کچھ سپیس چاہیے.. سو اس نے ان لائن ٹیکسٹ بک کروائیں

..اور خود کو برباد ہوتے دیکھ باہر کی جانب چل پڑا





شاہ ویر کو شاہ زر کے بارے میں پتہ چلا تو غصے سے پاگل ہو گیا

..... پہلے وہ خود پھر شاہ میر اور اب شاہ زر  
.. آخر ان کی محبتیں ان کے لئے شجر ممنوعہ کیوں ہو گئیں تھیں آخر

.. انھیں کیوں اتنا ترپا رہیں تھیں  
.. آخر کیا قصور سر زد ہو گیا تھا ان سے

شاہ زر اگلے دن ہی حبہ کو ساتھ لیے چلا آیا تھا.. اسے اس کے گھر چھوڑ کر اب وہ تینوں  
.. حاتم مینشن میں ویر کے کمرے میں بیٹھے تھے

شاہ میر کی تو بری حالت تھی.. اس نے اپنا حلیہ ہی بگاڑ لیا تھا.. اب بھی بیڈ پر اوندھے  
..منہ لیٹا ہوا تھا

شاہ زر بھی مخصوص ستائل میں مٹھیاں آپس میں باندھے ہونٹوں پر رکھے گہری سوچ میں  
..تھا

یہ سوچ کے وہ واپس جا کر اس کے بغیر رہ پائے گا.. کیا اس کے بغیر جی پائے گا...  
...شاہ میر کا رشتہ ٹوٹنے کا صدمہ تھا تو وہ الگ

..ویر کھڑکی میں کھڑا.... گہری سوچ میں تھا

اپنی اور اپنے لاڈلے بھائیوں کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر روپ ماما کے الفاظ کانوں میں  
گوںج رہے تھے کہ

.تم ان کی قسمت سے نہیں لڑ پاؤ گے

..اور وہ کب لڑپایا تھا اپنی اور ان کی قسمتوں سے

..... وہ تینوں تو محبت کی خواہش سے بالکل تہی دامن کر دیئے گئے تھے

اس نے ایک نظر پیچھے مڑ کر انہیں دیکھا

. اور پھر ایک مرتبہ پھر زیب سے کیے وعدے دل میں دہرائے

۱

ایک نئے عظم ایک نئی ہمت سے دل میں قسم کھائی اور پختہ ارادہ کیا تھا

..پنے بھائیوں کو ان کی ہر خوشی ان کی ہنسی ان کی محبت دلانے کا جنون سر پر سوار کیا

... بس کچھ وقت تک اسے انتظار کرنا تھا

.. اور وقت بڑی ظالم چیز ہے

... کب کسی کے لئے رکتا ہے

شاہ زر واپس چلا گیا تھا.. اور جب سے کہہ کر گیا تھا کہ وہ اسے جب تک لینے نہیں آئے گا  
جب تک وہ خود اسے فون پر یہ نابل دے کہ اسے شاہ زر سلطان پر اعتبار ہے بھروسہ  
ہے.....

اور اب تین ماہ مزید گزر چکے تھے.. تینوں بھائیوں کو سولی پر لٹکے.. عشق کی بھٹی میں  
.... سلگتے... پل پل افیت سے تڑپتے  
مگر سکون تھا کہ ملتا ہی نہیں تھا

سکون تو ادھر بھی نہیں تھا

یہ چھ ماہ پری نے کیسے گزارے اپنوں کے بغیر اس حالت میں وہی جانتی تھی



نازک سی جان سولی پر لٹکی رہی.. پل پل زندگی خوف و ہراس میں گزری کہ کہیں وہ آنا  
 .. جائے.. شاہ ویر سلطان اس کے لئے نائٹ میئر بن چکا تھا  
 .. مگر صرف اپنے بچے کی خاطر زندگی کی گاڑی گھسیٹنے کی مجبوری تھی

.. حرم اور حبہ کی دل کی دنیا تو بسنے سے پہلے ہی اجر چکی تھی  
 یہ تین ماہ پل پل یادوں کے سہارے گزارے تھے مگر

نئی نئی تو دل میں محبت کی کونپل پھوٹی تھی جسے بے اعتباری اور بھروسہ ٹوٹنے کے  
 .. طوفان نے پل اکھاڑ پھینکا تھا

. حرم اور حبہ یونی بھی کم سے کم گئیں جس سے پڑھائی کا بھی کافی حرج ہوا

ہر کسی کے دل میں دھڑکا سا تھا  
..... ایک خوف کہ آگے زندگی پتہ نہیں کیا رخ اختیار کرنے والی ہے



ہو اسپتال کے سرد سے کمرے پر وینٹی لیٹر پر پڑی وہ سر سے پٹیوں میں جکڑی لاغر سا  
.. وجود نیم جان سی تھی

جلال کچھ ہی دور قریباً پردے کے پیچھے کھڑا اس کی فائل ریڈ کرتا ہر تھوڑی دیر بعد غور  
سے اسے دیکھ لیتا تھا

دو آپریشن ہو چکے تھے.. تیسرا اور میجر آپریشن باقی تھا.. ریکوری اچھی تھی اس کی آہستہ  
آہستہ حالت سٹیبل ہو رہی تھی

مگر اپنی زندگی کا سب سے بڑا دھچکا جلال جعفری کو اس دن لگا تھا جب آپریشن کرنے  
کے لئے اس معصوم کے کمر سے نیچے تک آتے آبشار کی طرح گھنے بال سر کے بہت  
قریب سے کاٹ دئے گئے تھے  
وہ اس دن سے ہی شدید ڈسٹرب تھا

پورے ہو سپیٹل میں ہر کسی کو کلٹنے کو دوڑتا.. سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ جلال جعفری  
.. کے تنے اعصاب صرف اس پاگل لڑکی کے روم میں آکر ڈھیلے پڑتے تھے  
.. جو کہ بالوں کے بغیر بھی کوئی معصوم گڑیا لگتی تھی

اب بھی وہ بے ہوش کوئی فرشتہ ہی لگ رہی تھی.. جب کوئی وارڈ بوائے شاید ڈرپ  
..چیک کرنے آیا تھا۔ مگر اندر آکر ٹھٹھک کر رکا تھا

اس کی نظریں اس معصوم چہرے پر گھڑی تھیں اور اسی روم میں کھڑے ایک شخص کو  
آگ لگا گئی تھیں

وہ قریب آیا.. اور پرہیز کو گال سے چھونے کی کوشش کی جب کسی نے پیچھے سے اس کی  
..گردن دبوچی تھی

ہاؤ ڈئیر یو باسٹرڈ... پیشنٹس کا ایسے خیال رکھتے ہو تم.. اور پھر جلال نے اسے باہر لا کر  
..... پھینکا تھا.. اور اس سے پہلے کے اونرز آتے جلال نے اسے دھنک کر رکھ دیا تھا

پھر اس نے لاکھ معافی مانگی.. پر جلال جعفری نے اسے ہو سپیٹل سے باہر پھینکوا کر  
..ہی دم لیا تھا





ویر اور شاہ میر سلطان مینشن میں ویر کے شاندار کمرے کی بالکونی میں بھانپ اڑاتی  
کافی کے ساتھ لیپ ٹاپ میں کسی پروجیکٹ پر ڈسکشن کر رہے تھے

شام کے سائے پھیل چکے تھے

..میر نے سنجیدگی سے آفس جانا شروع کر دیا تھا

تینوں بھائیوں کے وہ اٹریکٹیو ڈمپل کہیں کھو سے گئے تھے

میر جس نے زندگی میں شاید ہی کسی بات کو سنجیدگی سے لیا ہو تین ماہ ہو گئے تھے مسکرانا

بھول چکا تھا

اس نے نا حرم کے پیچھے جانے کی کوشش کی نا اس سے کونٹیکٹ کرنے کی کوشش کی.. اس کی دانست میں یوں اگر وہ زبردستی کرتا تو وہ اور غلط سمجھتی اسے

اب بھی بڑی سنجیدگی سے دونوں بھائی کسی پروجیکٹ میں الجھے ہوئے تھے.... جب سمیع تیزی سے بالکونی میں داخل ہوا تھا... چہرے پر انوکھی سی چمک تھی

وہر نے اچلتی سی نظر اٹھا کر اسے دیکھا.. چھ ماہ سے اس نے ویر کو مایوس کیا تھا.. اور.. اس کے دل کی مراد بر آنے کی خبر نادی

..پورا شہر چھلنی کی طرح چھانا تھا.. مگر جلدی وہ ملتے ہیں جو کھو جائیں

.. جو جان بوجھ کر چھپے ہوں انھیں ڈھونڈنا مشکل ہوتا ہے

.. تبھی چھ ماہ سے ناکامی ہی ہوئی تھی

.. سر بہت اچھی خبر لایا ہو میں.. سمیع نے کہا تو ویر کی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی

واٹ... سمیع جلدی بتاؤ.. ضبط مت آزماؤ.. ویر نے سنجیدگی سے کیا تو سمیع نے شاہ میر کی طرف دیکھا

.. بولو جو بولنا ہے میر میرے ہی وجود کا حصہ ہے کوئی بات چھپی نہیں اس سے

سر.. میں ان سب لوگوں کے فون نمبر ٹریس کروا رہا تھا.. کچھ دنوں سے حافظ سعید کے موبائل فون پر مسلسل ایک نمبر سے کال آرہی تھی.. جو کہ شہر سے باہر ایک چھوٹی سی بستی صدر پور کی لوکیشن تھی

..ویر نے پہلو بدلا.... تو پھر... مین لیڈ بتاؤ

..میں ایڈریس نکلا کر دیکھ آیا ہوں سر... میم وہیں پر ہیں

..ویر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

..کنفرم ہے ناں.... سمیع مجھے ڈیٹیلز بتاؤ

دونوں بے تحاشا چونکے تھے



سر وہ اماں حاجن کا گھر ہے... دنیا میں اکیلی ہیں.. میم کے محلے میں مسجد میں امام کی بیوی تھیں اور میم کو قرآن مجید پڑھایا ہے.. اسی لیے میم نے ان سے سہارا لیا.. امام.. صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں

.. چلو سمیع... ویر طوفان بنا وہاں سے نکلا

.. سر پر ابھی..... سمیع اور میر اس کے پیچھے لپکے

ایک سیکنڈ بھی نہیں سمیع... اب اس کے بغیر ایک سیکنڈ بھی نہیں.. چھ ماہ بہت تھے.. پر اب نہیں.. وہ انگارے چبانا پیچھے مڑ کر دھاڑا

.. میر تم یہیں رکو... مجھے تمھاری بھابھی کو لے کر آنا ہے

...پر برو.. میں بھی ساتھ جانا چاہتا ہوں

اوکے لیٹس موو.... ہری اپ.... اس کے انگ انگ سے بے چینی چھلک رہی تھی  
..وہ دونوں گاڑی میں پیچھے بیٹھے.. سمیع اور گارڈ آگے بیٹھے تھے

..گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی  
..بستی میں پہنچ کر سمیع ایک پرانے سے دروازے کے سامنے کھرا تھا  
..اندر سے کافی سارے بچوں کی قرآن تلاوت کی آواز آرہی تھی  
..ویر نے بے چینی سے مگر آہستگی سے دستک دی

امان اپنی جائے نماز پر بیٹھی تھیں۔۔ صحن میں پری کھلی سی سرخ فراک پاجامے کے اوپر بڑی سی سفید چادر حجاب سٹائل میں لے چادر سے اپنا وجود چھپائے پیڑھی پر بیٹھی بچوں کی طرف متوجہ تھی

دل کو عجیب سی بے چینی ہوئی۔۔ دستک کی آواز سنی

.. جاؤ حمزہ بیٹا۔۔ دروازہ کھولو۔۔ دودھ والا ہو گا

... دودھ کی تھیلی پکڑ لو

... جی پری آپنی

بچے نے دروازہ کھولا مگر سامنے ایک بے حد ہینڈسم سے انکل کو سن گلاسز اتارتے دیکھا۔

اور حیران ہوا

وہ کچھ بھی کہے بغیر طوفان بنا اندر داخل ہو چکا تھا۔ پیچھے سمیع اور گارڈ نظریں جھکائے  
داخل ہوئے

.. سامنے ہی وہ دشمنِ جاں سفید چادر میں بچوں میں گھری بیٹھی تھی  
اس کے قدم وہیں جم گئے تھے.. بے یقینی سی تھی اس کی زندگی اس کے جینے کی وجہ  
.. اس کی پلوشہ سامنے تھی  
.. دل نے ایک سو بیس کی رفتار پر تھی

پری جو کہ ریلیکس سی بیٹھی تھی.. اپنا وجود کسی کی بے قرار نظروں کی تپش سے جھلسا تو  
نظر اوپر اٹھائی

ایک پل لگا تھا اور پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی... سم کر کھڑی ہوئی.. خوف سے  
.. رونگٹے کھڑے ہوئے تھے



جب وہ لہو ٹپکاتی آنکھیں اور چہرہ لیا اپنی طرف آتا دکھائی دیا

اماں مجھے بچائیں .... بے یقینی سے کانوں پر ہاتھ رکھ کر ہلکی سی چیخ ماری تھی.. اور اماں  
..کی جانب لپکی

..بچے بھی حیران ہوئے.. اماں بھی ان اجنبیوں کو ایسے اندر آتا دیکھ کر بے تحاشا چونکی

پری..... وہ دھاڑا۔ ویر بڑے بڑے ڈگ بھرتا اس تک پہنچ چکا تھا.. جب اس بازو سے  
...تمھام کر اپنی جانب گھمایا

...وہ پلٹ کر ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی اس کے بازوؤں میں جھول چکی تھی

پری... پلوشہ... کیا ہوا وہ بے طرح گھبرایا.. اور بازو پہ گرے اس کے چہرے کو ہلکا سا  
.. تھپتھپایا

... اماں قریب آئیں

پری... پری کیا ہوا بیٹا... اسے اٹھا کر اندر کمرے میں لے کر چلو... اماں نے سنجیدگی  
سے کہا

اور بچوں تمہاری آپی کی طبیعت خراب ہے آج چھٹی کرو

بچے خوشی سے جھومتے نو دو گیارہ ہوئے

ویر نے شاہ میر کو گاڑی میں رکنے کا اشارہ کیا اور اسے بازوؤں میں بھرا اور اندر لے کر  
آیا..

اندر پڑے پلنگ پر لٹایا... اس کے بازوؤں میں الجھ کر پری کے وجود سے وہ چادر ہٹی تھی۔ جب اس نے ایک حیرت انگیز نظاہ دیکھا تھا

انتہائی حیرت، بے یقینی اور سرخوشی سے اس نے پری کے بھرے بھرے وجود کو دیکھا جو خود ہی ممتا کی ایک ان کہی داستان بنا رہا تھا

اماں اس کے پاس کھڑی تھیں اور اس کی آنکھوں میں تڑپ اور محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ کر پری کی عقل پر ماتم کرنے کا دل کیا

..تم شاہ ویر سلطان ہو.. پلوشہ کے شوہر... اماں نے پوچھا

جی... اس نے مختصر جواب دیا.. نظریں اب بھی پری کے بھرے وجود کا سوالیہ  
نظروں سے احاطہ کر رہیں تھیں

جو سمجھ رہے ہو وہ سچ ہے.. یہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے... اماں نے اسے اس  
کی زندگی کی سب سے اچھی خبر سنائی  
کئی مہینوں بعد اتنی وحشت اور پل پل افیت سیکنڈوں میں دور ہوئی اور ڈمپل کے درشن  
.. ہوئے تھے

پری میری جان.. اس نے پھر پری کا چہرہ نرمی سے تھپتھپایا

.... یہ تم سے اتنا ڈرتی کیوں ہے؟ کیا کیا ہے تم نے



کچھ نہیں کیا میں نے... بس اس سے محبت کرنے کی غلطی کی ہے جس کی سزا یہ چھ مہینوں سے مجھے پل پل ترپا کر دیتی آئی ہے.. بس اب اور نہیں میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں... آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں

اماں جہاندیدہ تھیں.. وہ تو پہلے ہی اس کی آنکھوں میں پری کے لئے محبت دیکھ چکی تھیں

لے جاؤ بیٹا مجھے کیا اعتراض ہو گا.. مگر اس کا خیال رکھنا.. اسے منالینا اور جو بھی غلط.. فہمی ہے اسے جلد دور کر دینا.. میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں

آپ کا بہت شکریہ.. آپ نے ان چھ ماہ میں میری پری کا خیال رکھا.. اگر آپ چاہیں تو ساتھ چل سکتی ہیں.. اس نے نظروں میں پری کو نہارتے دیکھ کر کہا

نہیں۔ بیٹا۔ میں تو بس ان بچوں کے لئے زندہ ہوں۔ اور جاؤ اور اسے لے جاؤ۔ کسی اچھے  
ڈاکٹر کو چیک کراؤ

.. اماں نے ویر کی توجہ اس کی طبیعت پر دلائی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا

.. اس نرمی سے اٹھا کر گاڑی تک لایا

... سمیع ہو سپیٹل چلو

.. وہ ہو سپیٹل آئے تھے

.. اندر اس کا چیک اپ جاری تھا۔ میر پریشانی سے ویر کے قریب آیا

..... برو خیریت ہے ناں بھابھی کو کیا ہوا ہے

ہوا نہیں ہونے والا ہے... تم چلو بننے والے ہو یا... ویر نے دانتوں تلے لب دبا کر اپنا  
کارنامہ بتایا

اور ٹیلی..... برو... دین آئی ایم ویری پیپی اینڈ سو آکسائیڈ..... میر تین ماہ کے بعد پہلی  
..دفعہ ہنسا اور سر خوشی میں اس کے گلے لگا

... می ٹو... یار..... بس وہ ٹھیک ہو بلکل

..ڈاکٹر باہر آئیں

..ویر بے چینی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھا

مسٹر شاہ ویر سلطان... آپ کی مسز ٹھیک ہیں بلکل.. بے بی بھی ٹھیک ہے... بس  
 ویکنیں ہے جس سے وہ بے ہوش ہو گئیں... ہم نے سکون کا انجیکشن دے دیا ہے..  
 وہ آرام کریں.. جب ہوش میں آئیں گی تو آپ لے جانا انھیں... میڈیسن لکھ دیں ہیں  
 میں نے اور ڈائٹ چارٹ ریڈی کر دیا ہے

..نو ڈاکٹر... میں ابھی اور اسی وقت اسے گھر لے جانا چاہتا ہوں.. اگر کوئی پرابلم نا ہو تو

ڈاکٹر نے تعجب سے اسے دیکھا... اب انھیں کیا پتہ وہ دیوانہ اتنے دنوں بعد اپنی محبت  
 سے ملا ہے

.اور اب ایک سیکنڈ بھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا

کوئی پرابلم نہیں مسٹر شاہ ویر آپ لے جا سکتے ہیں انھیں



..او کے ڈاکٹر.... تھینکس

وہ اسے لیے گھر واپس آئے تھے

میرپنہ کمرے میں جا چکا تھا

..ویر اپنی بانہوں میں اپنی زندگی کو نرمی سے بھرے بیڈ تک لایا تھا

ہوش و خرد سے بیگانہ اس کا کمزور سا وجود اسے روح تک سکون دے رہا تھا

نرمی سے بیڈ پر لٹایا.. خود بھی اس کے قریب نیم دراز ہوا

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی نرم گرفت میں لے کر تکیے سے لگایا تھا

.. اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی پیاسی نگاہوں سے چھو کر خود کو سیراب کیا

دل تھا کہ بھرتا نہیں تھا... زرا سا جھک کر دونوں آنکھوں کو چوما

وہ اسے چھو کر محسوس کر لینا چاہتا تھا کہ وہ سچ مچ اس کے بے حد قریب، اس کے سامنے اس کے بیڈ پر موجود ہے.. چہرے کے ایک ایک نقش کو لبوں کے نرم گرم لمس سے چھوا

... بے لگام جزبات پر بند باندھنا بہت مشکل تھا

بہت نرمی سے گداز لبوں کو گرفت میں لیا اور فوراً پیچھے ہٹا.. تاکہ وہ اٹھنا جائے اور پھر.. اس سے دور ہو کر اسے عذاب میں نا ڈال دے

پری... میری پلوشہ... میری ان تنہائیوں، ان وحشتوں ان بے چینوں کا حساب کب  
.. دوگی... نہیں... نہیں دے پاؤگی

تمہیں کیا خبر تمہاری اس سزا نے پل پل مجھے کتنا ترپایا تھا.. اب مل گئی ہو تو تمہاری  
.. سانسوں کو بھی اب میری دسترس میں رہنا ہوگا

پری بری طرح کسمسائی تھی... جب شہ رگ پر ہلکی بیئر ڈکی جلتی چھن محسوس ہوئی  
.. تھی.. جانا پہچانا وحشی لمس اپنے سینے میں چھبتا محسوس ہو رہا تھا

... وہ دیوانہ وار اسے محبت کی بارش میں بھگو رہا تھا

جب پری کی آنکھ کھلی تھی.. اور اسے خود پر جھکے دیکھ کر ساری غنودگی بھک سے اڑی  
.. تھی.. وہ تڑپ کر اٹھنے لگی جب ویر کی گرفت اور مضبوط ہوئی تھی

..چھوڑیں مجھے..... وہ بے تحاشا خوفزدہ تھی

نو سوئیٹ ہارٹ اب نہیں.. وہ اس کے بالوں میں منہ دئے اس کی خوشبو اپنی روح  
میں اتارتا بولا

..شاہ چھوڑیں مجھے... ورنہ اچھا نہیں ہوگا... وہ نفرت سے غرائی

ورنہ کیا کرے گی میری جان... ویر نے بات ہوا میں اڑائی اور اس کی چھوٹی سی ناک  
سے اپنی ناک رگڑی

...میں جان لے لوں گی اپنی... وہ مچلی.. آنسو تیزی سے رواں ہوئے



..ویر کو اس کی بات سے آگ لگی

آں ہاں.... اتنی گستاخیاں کر چکی ہو کہ سزائوں کی لسٹ کافی طویل ہے میری جان...  
مگر فی الحال جو ان لبوں نے گستاخی کی یہ اس کی سزا ہے  
..یہ کہہ کر وہ اس کے گلابی ہونٹوں پر جھکا تھا  
...وہ تڑپی... مگر ویر کی گرفت میں شدت اور جنون تھا  
...جتنی وہ مزاحمت کر رہی تھی ویر کے عمل میں شدت آرہی تھی

...چند پلوں میں پری نڈھال ہو چکی تھی  
تو ویر کو رحم آیا

وہ اسے چھوڑ کر بیڈ سے اتر۔۔۔ خود سے خوف آیا۔۔۔ اس کی حالت کے پیشِ نظر اور آنسو  
..دیکھ کر اسے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

اسی لیے اٹھ کر دور کھڑا ہوا اور پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے بڑی دلچسپی سے اس کا  
..ممتا والا الو ہی روپ دیکھا

..وہ تڑپ کر اٹھی اور اب بنا ڈرے نفرت سے اسے گھور رہی تھی

تمہاری ساری خطائیں معاف میری جان..دنیا کی سب سے بڑی خوشی جینے والی ہو  
..مجھے... میں پایا بننے والا ہوں

..میں بہت خوش ہوں

یہ بے بی آپ کا نہیں ہے.... وہ اس کی نفرت میں اندھی اپنے ہی پاک دامن کو میلا کرنے پر تل گئی تھی.. اسی لئے غصے سے غرائی

مگر سامنے شاہ ویر سلطان تھا.... جس سے وہ الجھ رہی تھی... کیا وہ اتنی جلدی بھول گئی.. وہ تو اس کے چھ ماہ کے دن رات کا حساب اماں سے لے کر آیا تھا اس لئے نہیں کہ ویر کو اس کے کردار پر کوئی شک تھا صرف اس لئے کہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کی پری نے کس تکلیف میں یہ دن گزارے

ویر نے چہرہ جھکا کر کے دانتوں تلے لب دبایا

.. اسے اپنی پری سے کنفیس کرانا آتا تھا

.. جان بوجھ کر تیور خطرناک کیے

.. باہر گیا.. تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ میں ایک بوتل تھی

بالکونی سے بلیک روز کا گملا لا کر ٹیبل پر رکھا۔ سر سراتے لہجے میں بولا

تمہیں پتہ ہے جان... ہم تینوں بھائی اپنی چیز میں شراکت ہرگز برداشت نہیں کرتے۔  
آج میں نے دیکھا اس میرے فیورٹ روز پر ایک بھنورا بیٹھا تھا۔ اسی لیے اب یہ میرے  
.. کسی کام کا نہیں

.. یہ کہہ کر اس نے بوتل کھول کر وہ چیز گلاب پر انڈیلی.. کوئی بہت تیز ایسڈ تھا  
.. سیکنڈوں میں روزز گل سر کر نیچے گرے تھے

... پری نے خوف و دہشت سے اس ظالم کو دیکھا.. جب ویر بوتل لئے اس کی جانب بڑھا  
... اب دوبارہ مجھے بتاؤ.. میں نے سہی طرح سنا نہیں تھا.. یہ بے بی کس کا ہے  
.... پری سم کر خود میں سمی تھی



..یہ... یہ... آ..... آپ کا بے بی ہے.. وہ سسک پڑی

ہممم مجھے پتہ ہے جان... تمہاری پاکیزگی اور پاکدامنی کا میں گواہ ہوں... اسی لئے اب کبھی  
...ایسے لفظ منہ سے ناکالنا کہ مجھے غصہ آئے اور تمہیں تکلیف ہو

...یہ کہہ کر وہ باہر گیا تھا



..وہ سڈی ٹیبل پر اپنے پیپر اور بکس پھیلائے بیٹھی تھی

..جب بابر اور سدرہ ہلکی دستک کے ساتھ روم میں داخل ہوئے تھے

...حبہ اپنے روم میں تھی

مما پاپا آپ لوگ.. مجھے بلا لیا ہوتا... حرم نے ان کے آنے کا مقصد سمجھ کر اداسی سے کہا

بیٹاتنے دن سے تمہیں فیصلہ کا اختیار دے رکھا ہے تم نے کچھ بتایا ہی نہیں خضر بہت اچھا لڑکا ہے.. میرے بہترین دوست کا بیٹا ہے.. میری ہی کمپنی میں جاب کرتا ہے تو مجھے اس کے اخلاق و کردار کا بھی پتہ ہے

..پاپا بہت جلدی ہے.... پلیز ان سے وقت مانگ لیں

کوئی جلدی نہیں ہے میرے بچے... وہ بہت اچھا گھرانہ ہے.. اب اپنا فیصلہ سناؤ..  
 کیونکہ اس کے دادا بیمار ہیں وہ بھی انتظار نہیں کر سکتے.. اسی لیے منگنی کے جھنجھٹ  
 ... میں پڑنے کی بجائے وہ سیدھا نکاح کرنا چاہتے ہیں

حرم اندر سے سخت جھنجھلائی... اور یہ جھنجھلاہٹ کیوں تھی... کیوں وہ تڑپ رہی تھی  
 . خود بھی نہیں جانتی تھی  
 پھر آپ. می ہی دل کی اتنے دنوں کی اس کیفیت سے تنگ آکر اس نے فیصلے کا اختیار پایا  
 ... کو دیا

... اوکے پایا... جیسا آپ میرے لیے مناسب سمجھیں

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>



جیتی رہو... میری بچی... اور ہم نے تم سے کہا تھا کہ حبہ کیا چاہتی ہے وہ بھی اس سے پوچھ لینا.. سدرہ بیگم نے پوچھا.. حبہ انھیں وہاں جو جو ہوا تمام بات بتا چکی تھی

میں نے پوچھا تھا ماما.. اس کا وہی کہنا ہے کہ شاہ زر بہت اچھا ہے.. مگر وہ کچھ سپیس..... دینا چاہتی تھی خود کو اور اسے اب کہتی ہے کہ میرا..... وہ جھجھکی

میرا رشتہ ہونے کے بعد جائے گی لندن... اس نے آہستگی سے کہا... شاہ زر کا نام لیتے دل میں ایک ہوک سی اٹھی اور ایک جانی دشمن یاد آیا

چلو یہ بھی ٹھیک ہے... اوکے اب تم پڑھائی کرو ہم چلتے ہیں... خود کو مینٹلی طور پر تیار رکھنا.. ہو سکتا ہے وہ لوگ نکاح اسی ہفتے کرنے کو کہیں... سدرہ بیگم نے اس کے.. ملتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا

.... وہ پھیکا سا مسکرائی

مما پاپا کمرے سے باہر گئے... وہ اٹھی... سینے میں شدید گھٹن محسوس ہوئی.. دروازہ لاک  
 .... کیا بیڈ پر اوندھے منہ گرمی اور گھٹ گھٹ کر رودی  
 شاہ میر..... لبوں سے سسکی نکلی... کاش آپ ویسے نا ہوتے... کاش



..ویر ایسڈ کی بوتل واپس رکھ کر آیا تو وہ اب بھی بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی  
 ...وہ آکر بیڈ پر اس کے قریب بیٹھا

آئی ہیٹ یو.... شاہ... مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ... کیوں لائے مجھے یہاں... مجھے  
 ..جانے دیں... وہ بے بسی سے بولی

چلی جانا.... وہ اطمینان سے بولا.. پری نے بے یقینی سے اسے دیکھا لیکن اگلی بات پر اس کے طوطے اڑے... مگر مجھے میرا بے بی دے کر... اسے اپنے ڈیڈ کے حوالے کر کے.

شش.. شاہ... یہ... یہ... یہ میرا بے بی ہے.. میں ہرگز نہیں دوں گی آپ کو... کوئی تعلق نہیں آپ کا مجھ سے یا میرے بے بی سے.. وہ صدمے میں ہتھ سے اکھڑی یعنی وہ صرف اپنے بے بی کے لئے اسے دوبارہ اس عقوبت خانے میں لایا تھا

رئیلی.... پھر تو وہ لپ مجھے بھی بتا دو جہاں سے یہ بے بی انسٹال کیا ہے... میں بھی ایک دو کر لوں گا.... لہجہ صاف مزاق اڑاتا تھا.. وہ سرخ ہوئی

کاش کوئی ایسا طریقہ بھی ہوتا کہ وہ دل میں مکا بولتی اور شاہ ویر سلطان کی کمر پر ایک  
.. دھموکا رسید ہو کر اس کی یہ بولڈ چلتی زبان بند کر جاتا

.. پری حسرت سے سوچ کر رہ گئی

بتنے میں ہی میڈ کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی.. ویر نے ٹرے تھامی

.. وہ فوراً واپس چلی گئی... ویر نے ٹرے اس کے سامنے رکھی.. مگر وہ منہ پھیر گئی

پری.... اس نے تنبیہی انداز میں پکارا.. یہ کھانا کھا کر تمہیں میڈیسنز بھی لینی ہیں.. میں  
نہیں چاہتا میرا بے بی ویک ہو.. جلدی کھانا کھاؤ پھر میں نے اپنا کچھ کام کرنا ہے.....  
.. تم بیشک پھر آرام کرنا



.. صاف کہنے کا مطلب تھا کہ کھانا کھاؤ اور جان چھڑاؤ

.. اس نے گہری نظر سے پری کو دیکھا

وہ بے بی کا سہارا لے کر بے بی کی اماں کو سیدھا کر رہا تھا... اس لئے کب سے اسے  
.. چھیڑ رہا تھا

وہ ٹس سے مس نا ہوئی.. اس نے ٹرے سلمنے سے ہٹائی.. اور بے بی پر جھکا.. اپنے  
... دہکتے لب نرمی سے پری کے پیٹ پر رکھے... پری ہڑبڑائی  
... شاہ آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی.. وہ پھر تلملائی

رئیلی.... تمہیں ایسا کیوں لگا میں نے تمہیں چھوا... میں تو اپنی بے بی کو پیار کر رہا تھا..  
اس نے پھر ہاتھ سے چھوا.. وہ اب فل اسے زچ کر رہا تھا.. تاکہ وہ اس سے تنگ آکر  
جلد ہی کھانا کھالے تو ویر کو سکون آئے.. اور پھر اس سے پہلے وہ دوبارہ جھکتا

...مجھے کھانا کھانا ہے.. وہ تنگ آکر منمنائی

..ویر نے بڑی مشکل سے ڈمپل چھپایا

..اس نے ٹرے اپنے اور اس کے بیچ کھسکائی

وہ اس سے بظاہر توجہ ہٹا کر کھانا کھانے لگا.. وہ بھی چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگی..  
تو ویر کو سکون آیا

جب سے دیکھا تھا بے چین تھا.. کمزور سی وہ.. ہاتھوں پیروں پر ورم... اور معصوم  
..پہرے میں زردیاں گھلی ہوئیں تھیں

..اب ویر کو اس دشمنِ جاں کی صحت کی فکر تھی.. اسے کھانا کھلایا.. میڈیسن دی

... اب لیٹ جاؤ پری آرام کرو

.. وہ کہتا لیپ ٹاپ صوفے کی جانب بڑھا۔ پری نے کمفرٹر میں منہ دے لیا

... وہ گہرا مسکرایا۔ اور چھ ماہ بعد وہ دلکش ڈسپل پھر چہرے پر نمایاں ہوا



.. اگلی دن وہ آفس نہیں جا پایا تھا ایک سکون سا تھا جو رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا

.. پری سکون سے سو رہی تھی۔۔ میر آفس گیا تھا

وہ جھلاتی تلملاتی سیدھا اس کے دل میں اترتی تھی سو اسی لیے رات کا اس کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اب بھی لاؤنج میں بیٹھا خود بخود مسکرائے جا رہا تھا۔ قاتل ڈمپل بار بار اپنی نمائش کر رہا تھا

.. تبھی لاؤنج میں سنجیدہ سامیر داخل ہوا تھا

.. برویہ ضروری پیپر ہیں.. سائن کر دیں.. پھر مجھے میننگ کے لئے نکلنا ہے

... تبھی لاؤنج میں سمیع داخل ہوا تھا

... چہرے پر پریشانی تھی... ویر نے اسے گھورا

.. سر ایک بری خبر ہے... سمیع ہچکچایا

ویر نے برا سامنہ بنایا... شاہ میر بھی چونکا



اونوناٹ اگین.. سمیع.. کبھی کبھی تو دل کرتا ہے تمہاری گدی میں سے زبان کھینچ لوں.. مگر کیا کروں تم بہت کام کے آدمی ہو.. ناؤ کم ٹو دی پوائنٹ.. کس بارے میں ہے..

وہ سر حرم میم کے بارے میں ہے.. سمیع نے کن اکھیوں سے میر کو دیکھا اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکی.. بھنا کر سمیع کے پاس آیا اور اس کا گریبان پکڑا تھا

..جلدی بولو سمیع... پیشینس نہیں رکھ سکتا... کیا ہوا ہے حرم کو کیا بات ہے ..میر کیا پاگل پن ہے.. لیو ہم ناؤ... اسے بات کرنے دو.. ویر نے گریبان چھڑوایا

وہ سر.. حرم میم کا نکاح ہے کل.. بابر احمد کے دوست کے بیٹے خضر حیات سے....

اس نے میر کے سر پر بم پھوڑا

..میر کے سر پر آسمان ٹوٹا

وہ دھواں دھواں چہرے لمبے لمبے دُک بھرتا فائل وہیں پھینک کر اپنے کمرے میں جا چکا

...تھا

ویر جھنجھنلایا..... سمیع یو فول.... اس کے سامنے کیا ضرورت تھی یہ بکواس نیوز سنانے

....کی

...ویر نے سر پکڑا



..وہ تیزی سے اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا.. بال مسٹھوں میں جکڑے

المری کی طرف بڑھا

الکوہل کی بہت پرانی بوتلیں اب الماری میں پڑیں تھیں دل کیا منٹوں میں اپنے اندر  
ساری انڈیل کے سکون حاصل کر لے مگر ایک ایک اٹھا کر کھڑکی سے باہر لان میں  
..... پھینکی تھیں

حرم چاہوں تو سیکنڈوں میں تھیں اٹھا لوں.. اپنے پاس لے آؤں... نکاح کر کے اپنا بنا  
لوں..

مرد ہوں تو اپنی طاقت دکھا سکتا ہوں تمھیں

مگر کاش میں تم سے ملنے سے پہلے والا شاہ میر سلطان ہوتا جو محبت کو ضد اور انا کا مسئلہ  
.. بنا لیتا

میں کبھی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا... کبھی نہیں... چاہے اس کے لئے مجھے  
.. شعلوں کی بھٹی میں ہی خود کو کیوں نا جھونکنا پڑے

یہ اگر میری محبت کا امتحان ہے تو وہ ہی سی... مجھے پتہ ہے میری توبہ قبول ہوگی تو  
تم خود ہی مجھے مل جاوگی

میر اپنے کمرے میں کالیٹ پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا موبائل میں اس دشمنِ جاں کی  
تصویر دیکھ رہا تھا... دوسرے ہاتھ میں سلگتی سگریٹ کے ساتھ اس کا دل اور روم روم  
... جل کر خاک ہو رہا تھا



اسے تو لگا تھا وہ منالے گا اسے... اپنالے گا... مگر.. یہ کیا ہوا تھا.. اب تو اپنے گناہوں سے توبہ بھی کر چکا تھا.. کیونکہ احساس ہو چکا تھا.. جن معصوم دلوں کو برباد کیا تھا..  
.. اب خود پر بیٹی تو پتہ چلا تھا

پتہ ہے معصوم دلوں کی بدعائیں میرا پیچھا کر رہی ہیں.. اسی لئے اس قدر تڑپ رہا  
.. ہوں... مگر توبہ کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا

حرم میری... حرم... تم صرف میری ہو.. شاہ میر سلطان کی.. دیکھو اتنے گناہوں میں  
لہوڑے ہونے کے باوجود یہ سوچ میری روح اور دل میں سوئیاں سی چھا رہی ہیں کہ  
..... کہیں تم کسی اور کی دسترس میں نہ چلی جاؤ.. تمہیں کوئی اور نا چھو

.. اس سے آگے تو سوچ بھی نہیں پایا تھا اور درد سے تڑپ کر پہلو بدلہ

دیکھوں بھلا اس افیت سے بڑا بھی کوئی درد ہے.. یہ سوچ کر سلگتی سگریٹ اپنے بازو پر  
.. لگائی.. مگر ڈھیٹ بنا بیٹھا رہا.. خاطر خواہ اثر نہ تھا

میری حرم... میں اپنی روح اور جسم و جاں پر ایسے تمہارا نام لکھوں گا کہ دنیا کی کوئی  
طاقت اسے مٹا نہیں پائے گی.. پاس پڑا گلاس چکنا چور کر کے شیشہ اٹھایا اور اپنی کلائی  
لکھا.. یہ جانے بغیر کے اپنی کلائی کی نازک نسین بھی ساتھ کاٹ بیٹھا Haram پر  
.. ہے

حرم میں ہماری کہانی کو ادھورا نہیں رہنے دوں گا  
.... کبھی نہیں

.. جب وہ غنودگی میں جانے لگا تو اس کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

پھر بمشکل اٹھ کر دروازے تک آیا اور دروازے کے باہر گر پڑا

..ویر تڑپ کر اس کی جانب بڑھا تھا



..میر یہ کیا حرکت تھی

ہوسپٹیل کے روم کھڑا ویر سر جھکائے بیٹھے میر کی جانب دیکھ کر دھاڑا

Nothing bro...

...سوسائٹی کمٹ نہیں کی تھی یقین کریں... بس نیم لکھا تھا

..اپنے پٹیوں میں جکڑے بازو کی طرف دیکھ کر بولا

...اور تمہارے اس پاگل پن کا کیا نتیجہ نکل سکتا تھا جانتے ہو

اُمّ سوری برو.... اس نے اپنی غلطی تسلیم کی... بکھرے سے حلیے میں وہ اجڑا اجڑا سا لگا..

..اُس اوکے... اور اب پرامس کرو یہ حرکت دوبارہ نہیں کرو گے

پرامس برو.... اس نے شرافت کا مظاہرہ کیا

شاہ میر... ٹیک کئیر آف یور سیلف..... مجھے بہت ضروری کام ہے... کچھ دیر تک

ڈسچارج مل جائے گا تم سمیع کے ساتھ آ جانا



...

اوکے برو... اسے کسی بات پر اعتراض نا تھا

ویر تن فن کرتا وہاں سے نکلا تھا



...پری ناشتہ کر کے ہی تھی

..اور اب بیزار سی بیٹھی تھی

...جب باہر غیر معمولی سا شور سنا

اٹھ کر کھڑکی میں آئی تو جو باہر کا منظر تھا سلطان مینشن کی دیواریں اس کے سر پر گری  
تھیں۔

..ویر ایک کمزور سی حجاب والی لڑکی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے اندر کی جانب لا رہا تھا

وہ رو رہی تھی.. ویر سے شاید التجائیں کر رہی تھی.. مگر وہ ڈھیٹ ان سنی کرتا اسے اندر لا رہا تھا

...باہر حرم ویر کی گرفت میں بری طرح مچلی

....ویر بھائی چھوڑ دیں مجھے... پلیز جانے دیں... مجھے کیوں لائے ہیں یہاں چھوڑیں مجھے

مگر ویر نے تو جیسے کان بند کر رکھے تھے... بس یاد تھا تو اپنے بھائی کا ادھر اُڑا ہوا وہ بازو.....  
دگرگوں حالت... جس کی ذمہ داریہ لڑکی تھی... اور اب وہ اسے اپنے بھائی کا بنا کر ہی  
....دم لے گا



.. حرم اور حبہ شاپنگ کے لئے آئیں تھیں وہ کل کے لیے مجھے دل سے شاپنگ کر رہی تھی  
.. کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا.. حبہ اس کی اداسی نوٹ کر رہی تھی

اس کے اپنے دل کی بھی تو یہی کیفیت تھی.. بے حد اداس سی... بے کیف.. بے رونق  
اور سوگوار سی... اور شاہ زر سلطان پر بے تحاشا غصہ جو جا کر اتنے محبت کے دعوے کر  
... کے شاید بھول ہی گیا تھا اسے

.. اب تو دل کرتا تھا اڑ کے اس کے پاس پہنچ جائے مگر ڈھیٹ بنی رہی

وہ شاپنگ کر کے باہر نکلیں تھیں جب بلیک بی ایم ڈبلیو کے پیسے ان کے قریب  
.... قدموں میں چرچرائے

وہ اچھلیں... مگر گاڑی میں سے ویر بھائی کو باہر نکلتے دیکھ کر سکون آیا... مگر اگلے ہی  
پل وہ حرم کا بازو پکڑ کر گاڑی میں دھکیل چکا تھا... انداز بھسم کرنے والا تھا

..... ویر بھیا یہ

حبہ گڑیا اس دوسری گاڑی میں گھر جاؤ... اور انکل آنٹی کو بتا دینا کہ حرم کو میں ساتھ  
لے کر گیا... شاہ میر سے نکاح کروانے کے لیے... یہ ویر سلطان کے بھائی شاہ میر  
.. سلطان کی محبت ہے... کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہے



اور اس جھنجھٹ سے نمٹنے کے بعد پہلی فرصت میں... میں تمہیں لندن لے جانے والا ہوں سو بی ریڈی.. ذہنی طور پر تیار رہنا اور اپنی مکمل تیاری کر لینا... ورنہ ایسے بھی لے.... جا سکتا ہوں جیسے حرم کو لے کر جا رہا ہوں..... نو پر اہلم

وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھتا اور گارڈ کو اشارہ کر کے کچھ بھی کہنے، سننے اور سوچنے کا موقع.. دے بغیر دھول اڑاتا حرم کو لے جا چکا تھا

..حبہ ہکا بکا دیکھتی رہ گئی

دونوں کو اس وقت وہ بھائی کم جلاد زیادہ لگا اس لئے سہم گئیں... حبہ کے تو رونگٹے کھڑے ہوئے تھے اس کے تیور دیکھ کر... اسی لئے روانی سے آنسو جاری ہوئے.. صد شکر کے شاہ زریا میر ایسے نہیں تھے

...گارڈ نے اشارہ کیا تو اسے گاڑی میں بیٹھنا ہی پڑا

..ویر اسے لے کر سلطان مینشن پہنچا تھا.. اسے گھسیٹ کر شاہ میر کے کمرے میں لایا

بھائی... مجھے کیوں لائے ہیں یہاں... جانے دیں... آ... آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ  
..آنسوؤں کے درمیان بولی

وہی کر رہا ہوں گڑیا جو تین ماہ پہلے کروا دینا چاہیے تھا... تمہارا اور شاہ میر کا نکاح کروا رہا  
...ہوں

...حرم کی روح فنا ہوئی

..مم... مگر... بھائی... یہ

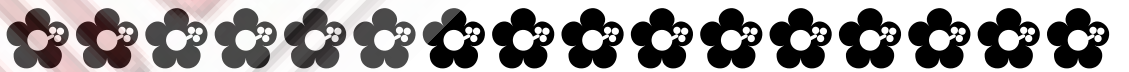
اگر مگر کچھ نہیں... بس کچھ ہی دیر میں نکاح ہو جائے تو تمہیں گھر چھوڑ آؤں گا... پھر  
.. رخصتی ادھر سے ہی کرواؤں گا

.. وہ کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا

حرم صوفے پر ڈھے سی گئی.. اس دشمن جاں کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی  
.. تھی.. مگر وہ خود نہیں تھا

.. شاہ میر یہ کیا کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ

.. وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی



میر سمیع کے ساتھ پورچ میں سے گاڑی سے نکلا تھا.. جب سمیع اسے سہارا دینے اس کی...  
جانب لپکا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر سختی سے منع کر دیا

... نوئیڈ دس.... اب مجھے یہ اپنی زندہ لاش پوری زندگی پسے کندھوں پر اٹھانی ہے  
میر کہتا سرخ آنکھیں لئے اندر بڑھا.. بازو پیٹوں میں جکڑا ہوا تھا

ویر لاؤنج میں ہی بیٹھا اس کا ویٹ کر رہا تھا... جب وہ اندر داخل ہوا تو ویر نے اسے سینے  
... میں بھینچا

.. آئی ہیو آسر پرائز فاریو... ویر مسکرایا... اس نے الجھ کر ویر کی طرف دیکھا

اس نے مسکراتے کندھے اچکا دیئے... میر الجھا ہوا ہی پسے کمرے میں آیا... مگر سامنے کا  
منظر دیکھ کر دھچکا سا لگا



سامنے ہی وہ جان کا آزار بنی براؤن اور بلیک ڈریس اور براؤن حجاب میں صوفے پر بیٹھی  
 رونے کا شغل فرما رہی تھی... دروازہ کھلنے کی آواز پر شکایتی نظر اٹھا کر میر کو دیکھا اور پھر  
 رونے لگی

پیاسی آنکھیں روح تک سیراب ہوئیں.. مگر وہ کچھ بھی کہے اور سنے بغیر خطرناک حد تک  
 .. سنجیدہ سا انھیں پیروں واپس مڑا

.. حرم دروازہ کھلا دیکھ دے قدموں اس کے پیچھے آئی  
 .. میر لاؤنج میں آیا... ویرلا پرواہ سا بیٹھا سگریٹ نوش فرما رہا تھا

واٹ اس دس برو... اس نے سنجیدگی سے پوچھا... جبکہ ویر کو معلوم تھا وہ کچھ ایسے ہی  
 . سوال کرے گا اس لئے پہلے ہی تیار تھا... سمیع پاس سر جھکائے کھڑا تھا

....واٹ،؟ ویر انجان بنا

....لیٹ ہر گو..... برو... وہ سنجیدگی سے بولا... جانے دیں اسے

نیور..... کبھی نہیں.. وہ یا تو تمہارے نکاح میں یہاں سے واپس جا سکتی ہے یا پھر  
...تمہارے کندھے پر... دو آپشن ہیں.. چوائس از یورز

میں نے بول دیا ہے.. اب اگر تم سے نکاح کیے بغیر اس نے ایک قدم بھی سلطان  
...میشن سے باہر نکالا تو یہ سمیع ایک پل بھی نا سوچے گا اسے شوٹ کرنے میں

میر کا چہرہ دھواں دھواں ہوا.... برو... دس از ناٹ فیئر... وہ اس سچویشن سے سخت  
جھنجھلایا

ایوری تھنگ از فیئر لو اینڈ وار.... اینڈ دس از ورلڈ وار فار می.... میں پوری دنیا کو آگ  
... لگا دوں گا اگر تمہیں تمہاری خوشی نامی

... آپ زبردستی نہیں کر سکتے برو.... وہ سخت تلملایا

میں کر سکتا ہوں میر.... یو نو ویری ویل.... شاہ زر اور تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا  
.. ہوں

وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں... اور ایسے زبردستی کے بندھن میں باندھ کر وہ خوش  
... رہ پائے گی برو.. وہ سنجیدہ سا بولا

آئی نو... تم صرف اس کی خوشی کی خاطر اس سے دستبردار ہونے کو بھی تیار ہو... مگر تم یہ کیوں نہیں سوچ رہے میر کہ جتنی محبت تم اس سے کرتے ہو کیا وہ تمہارے علاوہ کسی کے ساتھ اتنی خوش رہ پائے گی جتنا تم اسے رکھ سکتے ہو

اب کی بار میر خاموش ہوا تھا

...باہر کھڑے دو نفوس یہ گفتگو سن رہے تھے.. ایک پری اور دوسری حرم  
حرم یہ سب سن کر چپ چاپ واپس میر کے کمرے میں چلی گئی تھی جیسے جو ہو رہا تھا  
...اسے ہونے دینا چاہتی ہو

سارے انتظامات مکمل ہیں... نکاح کے بعد میں اسے واپس چھوڑ آؤں گا.. رخصتی انکل  
...بابر کے گھر سے ہی ہوگی

....سمیع مولوی صاحب کو اندر بلاؤ



ویر نے کہا تو سمیع ڈرائنگ روم کی جانب چلا گیا

.. میر کنپٹیاں سہلاتا وہیں بیٹھ گیا

برو پلیز..... نا کریں..... میر نے کرب سے مچلتے کہا

..... میں کر چکا ہوں ڈیر

کچھ ہی دیر بعد مولوی اور حاتم لاؤنج میں داخل ہوئے تھے ان کے ساتھ دو چار لوگ اور  
.. بھی تھے

حاتم کچھ بھی نابولے تھے جس کا مطلب تھا کہ وہ اس فیصلے سے آگاہ بھی تھے اور  
...رضامند بھی

حرم کو ویر مکمل پردے میں باہر لایا..... کچھ ہی دیر بعد میں اسباب و قبول کا مرحلہ  
.. طے پا گیا تھا  
.. دونوں نے مکمل رضامندی سے ایک دوسرے کا ساتھ زندگی بھر کے لئے قبول کیا تھا

... وہ تھوڑی دیر بعد پھر میر کے کمرے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی  
..... جب میر پھر کمرے میں داخل ہوا

آٹم سوری حرم.... پر میرے پاس اور کوئی آپشن ہی نہیں تھا... یہ سب کرنے کے  
..... علاوہ

وہ دور کھڑا ہر الزام اپنے سر لے رہا تھا... یہ جانے بغیر کے وہ تو ان بھائیوں کی ساری  
... گفتگو سن چکی ہے  
.. حرم نے پہلو بدلہ

.... میر نے ایک گہری سی مگر پر سکون نگاہ اس پر ڈالی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

ویر اسے گھر چھوڑنے آیا تھا.. وہ سدرہ بیگم سے لپٹ گئی.. اور پھر اپنے کمرے میں بھاگ  
گئی.

وہاں روپ بھی موجود تھی..

..ویر اس بد تمیزی اور بد سلوکی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں میں... روپ دھاڑی

میں نے کوئی بدسلوکی نہیں کی مام..... آپ تو اب خود ایگری تھیں اور شاہ میر کو واپس حاتم مینشن بلانا چاہتی تھیں کہ اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہے اور سدھر گیا ہے۔ مجھے جو ٹھیک لگا میں نے کیا اب آپ لوگ جو مجھے سزا دینا چاہتے ہیں دے لیں۔ مجھے منظور ہے

اس نے بابر احمد کی طرف دیکھ کر کہا..... یہ جان لیں سب کے جتنی محبت شاہ میر حرم سے کرتا ہے جتنا وہ حرم کو خوش رکھ سکتا ہے کوئی بھی نہ رکھ پاتا..... اسی لئے ایسا کیا..... اب حرم شاہ میر کی بیوی اور اس کی امانت ہے... میں ان کا نکاح کروا.. چکا ہوں.. جب آپ لوگ کہیں گے رخصتی لے لیں گے ہم

..وہ خاموش ہوا... بابر صوفے پر بیٹھتے چلے گئے

مگر جب بولے تو لہجہ ہر تاثر سے عاری تھا



.....لگے ماہ کی پندرہ تاریخ کو رخصتی لے جانا حرم کی

..ویر کو سکون آیا

سدرہ بیگم اور روپ نے حیرت سے بابر کو دیکھا.. وہ اس سے لڑنے جھگڑنے کی بجائے  
رخصتی کی بات کر رہے تھے

تب وہ سنجیدگی سے بولے

میں شاہ میر سلطان کو ایک موقع دینا چاہوں گا... اگر میری بیٹی کی وجہ سے کوئی گناہ گار  
....توبہ کر کہ راہ راست پر چلتا ہے تو مجھے یہ رشتہ منظور ہے

روپ اور ویر کے دل میں لڈو پھوٹے..... اب سدرہ بھی مطمئن نظر آ رہیں تھیں...  
...روپ سدرہ کے گلے لگی

...وہ مطمئن تھے... یہی بات کافی تھی



ویرپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ادھر ادھر نظر دوڑائی۔  
وہ واش روم سے گیلے بال خشک کرتی نکلی تھی

...اسے دیکھ کر سیدھی ہوئی... شاکنگ پنک لباس پر سفید دوپٹہ اٹھا کر اوڑھا  
دو قدم اس کی جانب چل کر آئی.. وہ پیٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے مطمئن سا کھڑا  
تھا.. پری کو اس کے اتنے کارنامے کرنے کے بعد بھی اتنے اطمینان سے آگ لگی...  
تمسخرانہ سا بولی

تو شاہ ویر سلطان اپنے بھائیوں کو بھی زبردستی کھیلنے کے لئے کھلونے لے کر دے رہا ہے  
... جیسے چھ ما پہلے خود حاصل کیا تھا

.. پری کی بات اور لہجہ پر ویر کو تپ چڑھی

شٹ اپ پری.... اگر کسی بات کا سہی طرح پتہ نہ ہو تو اس کے بارے میں بات بھی  
نہیں کرنی چاہیے... اور میری نرمی کا ناجائز فائدہ بھی مت اٹھاؤ... اب اگر کوئی گستاخی  
... کی تو سزا ملے گی

ہو نہہ... پری نے تلملا کر ہنکارا بھرا.. سزا پینے کے علاوہ اور کرنا ہی کیا آتا ہے آپ کو؟

بہت کچھ.... حکم تو کرو... ویسے بھی جو کر سکتا ہوں اس کا ٹریلر بس ایک مرتبہ دیکھا ہے... اسی لیے شاید بھول گئی ہوگی.... یاد کرواؤں کیا.....؟

پری کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا... اس وقت کو ہی کو سا جب وہ اگر اس بلا سے.... ابھی

واپس مڑ کر جانے لگی جب ویر نے اس کی کمر کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے بہت.. قریب کیا

... اور اس کا سرخ چہرہ غور سے دیکھا

... شاہ چھوڑیں مجھے... وہ مچلی



میں نے پہلے دن ہی کہا تھا جتنا تم چھوڑیں مجھے کہتی اتنا ہی اور قریب آنے کو دل کرتا  
... ہے میرا.....ویر نے اس کے بالوں میں منہ دیا

..آئی ہیٹ یو شاہ..... وہ پھر بے بسی ے مچلتی بولی

... رٹیلی..... اُس اوکے... محبت بھی سب سے زیادہ مجھ سے ہی کروگی  
جب اس کے آنسو اپنے کندھے پر گرتے محسوس ہوئے تو ویر نے نرمی سے اسے چھوڑ  
... دیا

..پریمہا کدھر ہے شاہ... مجھے بتائیں؟ آج وہ نڈر سی کھڑی اس سے سوال کر ہی بیٹھی

اگر یہ کہوں کے علاج کے لیے لندن بھیجا ہے تو یقین کرو گی.. وہ اطمینان سے بولا اور  
... اس کا سارا سکون برباد کر دیا وہ بے یقینی سے اسے دیکھے گئی

ایسے مت دیکھو جان پیار ہو جائے گا... شرارتی ڈمپل نمایاں ہوا... آنکھوں میں بھی  
شرارت تھی

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ حیدر نواب کی بیٹی پر اتنی مہربانی کیوں... آج اس نے بے  
خوفی سے اپنے بابا کا نام اس کے سامنے لیا.. ڈمپل فوراً غائب ہوا

نواب کی بیٹی سمجھ کر اٹھا کر لاتا تو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کووں کو کھلا دیتا میں نے  
پلوشہ شاہ ویر سلطان کی بہن کو بھیجا تھا.. اپنی پری کو سرپرائز دینے کے لیے مگر اس نے  
... تو مجھے ہی سرپرائز دے دیا

..وہ سنجیدگی سے بولا... اور سرخ چہرہ لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا  
...پری بیڈ پر ڈھے سی گئی... کیا تھا یہ شخص..... دماغ جھنجھنا اٹھا



...حرم آپنی کیا ہوا تھا ادھر بتاؤ مجھے اور اب رونا بند کرو

...پلیز

..حرم روئے جا رہی تھی... جب حبہ تنگ آکر بولی ایک تو خود اتنی بیزار تھی  
..اوپر سے حرم بن بادل برسات کیے جا رہی تھی

...پھر حرم نے وہاں کی تمام کارگزاری سنائی

...اس نے ٹھنڈی سی آہ بھری

..کاش ان دونوں بھائیوں میں بھی ویر بھائی جتنے گٹس ہوتے

..سوچ کر رہ گئی... شاہ زر پر بے حد غصہ تھا

..وہ تو چھوڑ کر بھول ہی گیا تھا.. فون تک کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی

اسے بے حد طیش تھا

...ایک تو اپنی غلطی تھی اوپر سے شاہ زر پر طیش

..اونہ کیا تھا.. زبردستی روک لیتے.. کہتے نہیں جان دوں گا

کچھ بھی کرتے... چاہے غصہ کرتے.. جھڑکتے.. مگر وہ تو خود ہی چھوڑ گئے.. جان چھوٹی

...لاکھوں پائے



.. سخت تلملائی.. اور پھر ایک فیصلہ کر کے ماما کے کمرے میں آئی

.. انھیں بول دیا کہ وہ ویر کے ساتھ لندن جا رہی ہے

بیٹا ہمیں تو بہت خوشی ہے تمہارا پڑھائی کا بھی اچھا خاصہ حرج ہو چکا ہے.. اچھا فیصلہ کیا ہے... بابر مطمئن تھے... سدرہ بھی ان دونوں کی وجہ سے پریشان تھیں.. اب اس کے فیصلے سے سکون آیا

اپنے کمرے میں آئی... پر اب ویر بھائی سے کیسے بولوں کہ مجھے شاہ زر کے پاس جانا ہے..

.. شرم سے دوہری ہوئی

... اففف... کیا کہیں گے

مگر وہ بھی حبہ تھی.. کال ملائی

ویر آفس میں ضروری میٹنگ میں تھا مگر حبہ کی کال اٹینڈ کرنا سب سے ضروری تھا..  
ایکسکیوز کرتا باہر گیا

.... بولو گڑیا

وہ ویر بھائی..... وہ..... مجھے آکا آپنی کے پاس جانا ہے.. جھٹ جھوٹ بولا

وہ حبہ تھی... تو سامنے شاہ ویر سلطان تھا جسے الو بنانا بالکل آسان نہیں تھا

پر گڑیا آکا تو ادھر پاکستان آنے والی ہیں میر کی شادی کے لئے ادھر ہی مل لینا... ویر نے  
..دانتوں تلے لب دبایا

ویر بھائی میری پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے.. وہ روہانسی ہوئی

اُس اوکے گڑیا.. میں پھر مائیگریشن کروا دیتا ہوں... وہ اس زچ کر رہا تھا... پر اس کے  
..منہ سے سننا چاہتا ہے

..وہ سخت جھنجھلائی... ویر بھائی مجھے شاہ زر کے پاس جانا ہے  
...ویر نے ہنسی دبائی... پر دل کو شاہ زر کی جانب سے سکون ملا  
...اوکے گڑیا میں کل کی ٹکٹس کروا لیتا ہوں خود جاؤں گا تمہارے ساتھ

جی.... اس نے کہہ کر فوراً فون رکھا

....ویر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا



...وہ لگے دن بے وقت آفس سے گھر آکر کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا

پری نے بے چینی سے پہلو بدل رہی تھی

..کس قدر خیال رکھ رہا تھا وہ اس کا.. ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھ رہا تھا

...حتیٰ کے حیدر نواب کے علاوہ کل سارے گھر سے اسے ملنے بھی آئے تھے



...اسے ٹھیک ٹھاک دیکھ کر فوزیہ بیگم کو تسلی ہوئی

..پریمہا کا بھی اس نے بتایا کہ اسے علاج کے لیے ویر نے لندن بھیجا ہے

روپ بھی اس کے پاس تھی اور صدقے واری جا رہی تھی

..اس کی ایک ایک بات کا خیال رکھ رہی تھی

اب بھی وہ اسے میڈیسن دے کر.. چند ضروری ہدایات سناتا.. ٹائی باندھ رہا تھا

اس کی بے چینی بھی نوٹ کر چکا تھا.. مگر چاہتا تھا وہ کچھ بولے.. آخر میٹھی آواز سنائی  
..دے ہی گئی

آپ کدھر جا رہے ہیں..؟

...کیوں میری جان کو میرے ہونے نا ہونے سے فرق پڑتا ہے؟ وہ پوچھ بیٹھا

...وہ روپ مما پوچھیں گی تو میں کیا بتاؤں گی انھیں  
.....وہ اس کی چالاکي پر عش عش کر اٹھا.. مگر وہ ویر تھا

ویر

...وہ میں مما کو جاتے ہوئے خود ہی بتا دوں گا کہ کدھر جا رہا ہوں

...تو آپ کو مجھے بتاتے ہوئے کیا دقت ہو رہی ہے.. وہ جھلائی

ویر نے دانت تلے لب دبایا اور اس کی جانب بڑھا.. گھٹنا صوفے پر فولڈ کر کے اس کے

قرب ہوا

تو میری جان کو بتاتے ہوئے دقت ہو رہی کہ میرے اس کے پاس رہنے نا رہنے سے کوئی  
.. فرق پڑتا ہے؟ اس نے اپنے لبوں سے اس کی کان کی لو کو کاٹا

... پری بوکھلائی

... اور بولتی بند

بولو نا جان... اس کی گستاخیاں بڑھتی جا رہی تھی.. پر لمس بہت نرم تھا.. مگر دہکتا...

شدت بھرا

... مم.. مجھے.. آرام... کرنا ہے

پر مجھے تھوڑا سا پیار کرنا ہے.. یہ کہہ کر اس نے پری کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے  
.. سینے میں بھینچا تھا

..شاہ.... وہ کسمائی

ہوں..... وہ مدہوش سا تھا

..وہ.... دروازہ کھلا ہے... اس نے بہانہ گھڑا

...تو بند کر دیتا ہوں جان

..نن.... نہیں..... پری کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

ویر نے نرمی سے اسے چھوڑا... اوکے جان... ٹھیک ہے... ابھی نہیں... مگر واپس آ  
...کر

..وہ سٹیٹائی

..ویر کو اس کی یہ حالت مزادے رہی تھی.. ہنسی دبانا مشکل ہو گیا



لندن جا رہا ہوں... شاہ زر کی بیوی کو اس کے پاس چھوڑنے جا رہا ہوں۔ پریمہا کو بھی دیکھ آؤں گا۔ کل واپس آ جاؤں گا... مگر ہو سکتا ہے کہ تم جو بدعائیں دو کہ میں واپس

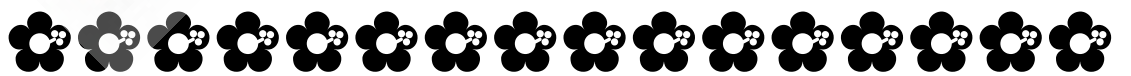
.. ہی ناں آؤں.. تو کیا پتہ نہیں آؤں

.. وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا

میں تو نہیں دیتی بدعائیں کسی کو بھی۔ جائیں اپنا کام کریں میرا دماغ ناکھائیں۔ وہ چلملائی.. اس کا یہ تپا تپا روپ مزادے گیا

.. شاہ ویر ڈمپل کی نمائش کرتا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

... اور باہر نکل آیا

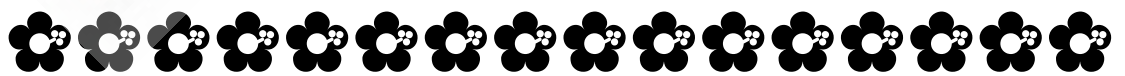


حبہ اور ویر جب اندر داخل ہوئے تو نمرہ نے بہت گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا  
..تمہا

حبہ کی بے چین ادھر ادھر اٹھتی نگاہیں وہ دونوں نوٹ کر چکے تھے.. آخر نمرہ نے ہی اس  
..کی مشکل آسان کی

حبہ جاؤ شاہ زر سے مل لو وہ لان میں ہے.. بہت خوش ہو گا تم سے مل کر کیونکہ ہم  
.... نے سرپرائز ہی رکھا اور اسے بتایا ہی نہیں کہ تم لوگ آنے والے ہو

...جی آکا آپنی وہ کہتی باہر نکلی



...یہاں رات کے تقریباً آٹھ بجے تھے

شاہ زر لان میں کھڑا پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا

بلیک پینٹ براؤن ٹی شرٹ کے اوپر جیکٹ سوگوار سا بے تحاشا ہینڈ سم لگ رہا تھا

..جب درخت کے نیچھے اس دشمن جاں کا ہیولہ سا نظر آیا

وہ تنگ آچکا تھا اپنی حالت سے.. دل کی تڑپ سے.. اس دیوانگی کی انتہا سے کہ اسے ہر

..جانب وہی دیکھائی دیتی تھی

بلکجے سے اندھیرے سے وہ ہلکی سی روشنی میں آئی تو وہ غرایا

... لیو می لون..... دور رہو مجھ سے

یہ تو میرا ڈائلاگ ہونا چاہیے تھا... نہیں

وہ بھی غرائی... تو وہ بے تحاشا چونکا.. فیروزی فراک پاجامے اور حجاب میں وہ پوری  
آب و تاب کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی منہ پھلائے اسے گھور رہی تھی

.. ہاؤ ڈیئر یو... جبہ نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا

... جرات کیسے ہوئی مجھے چھوڑ کے آنے کی

... پھر دھکا دیا

.. جرات کیسے ہوئی مجھے اکیلا چھوڑنے کی



..پھر دھکیلا

دوبارہ مجھے فون تک نہیں کیا ہاؤ ڈیئر یو... وہ شیرنی کی طرح غرائی

..او.... تو یہ بات ہے۔ اس نے اپنی جھانسی کی رانی کو دیکھا.. اور گہرا مسکرایا

مگر وہ قاتل ڈمپل دیکھ کر جبہ کو آگ لگی جس نے کئی دنوں سے اس کا سکون برباد کر  
..رکھا تھا

..یہ... یہ کیوں نمائش کرتے ہیں اسکی میں چھوڑوں گی نہیں

..وہ بھناتی آگے بڑھی اور اس ڈمپل کو بری طرح اپنے دانتوں کی گرفت میں لیا

وہ ہنستا... آنکھیں بند کیے وہ میٹھا سادرد برداشت کر رہا تھا۔ مگر جب شہ زر نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر اس خود میں بھیںچا تو سارا غصہ بھک سے اڑا تو احساس ہوا کہ وہ کیا... کچھ کر چکی ہے

بوکھلا کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپانے لگی جو شاہ زر نے ناکام بنا دیا تھا... دونوں کلائیاں تھام کر پیچھے فولڈ کی اور اسے پھر زرا سا اوپر اٹھایا

ہمم... تو اسے کیا کہتے ہیں.. جسٹ لائک... دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی کیوں.. سوئیٹ ہارٹ

پلیز شاہ زر... وہ کانوں تک سرخ روہانسی ہوئی.. شاہ زر نے سر خوشی سے اس کا یہ... دلچسپ روپ آنکھوں سے روح میں اتارا

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

...زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز تھا یہ اس کے لئے

نو میری جان... آج کوئی پلیز ولیز نہیں.. آج تو خود چل کر میرے پاس آئی ہو.. آج کسی  
.. صورت بخشش نہیں

...یہ کہتا اس نے جبہ کی سانسوں کی خوشبو کو اپنے سینے میں اتارا

.. وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے

.. شاہ زر اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی روح میں بسا رہا تھا

.. جو خود پوری کی پوری اس کی روح میں بسی تھی



جب اچانک اس کی محبت کے حصار سے اس کی قربت سے شاہ زر کی زندگی کو کسی نے  
.. پیچھے کھینچا تھا

.. وہ جولی تھی... اور حبہ کو ایک زنائے دار تھپڑ مار چکی تھی

یونچ تمھاری ہمت کیسے ہوئی... شاہ زر چلایا... اور غصے سے پاگل ہوا اس کی جانب لپکا  
... مگر وہ حبہ کی گردن پر چاقو رکھ چکی تھی

... تمھیں کیا لگا شاہ زر سلطان مجھے دھتکار کر اسے پاسکو گے کبھی نہیں

.... شاہ زر مجھے بچائیں

لیو ہر رائٹ ناؤ..... میں زندہ گاڑھ دوں گا نہیں تو... شاہ زر پھر بے آب مچھلی کی طرح  
.. ترپتا دھاڑا

... وہ اس کی گرفت میں بری طرح مچل رہی تھی

فی الحال تو اس کو دفن کرنے کا انتظام کرو... یہ کہہ کر اس نے حبہ کو گھما کر اپنے سامنے  
... کیا تھا اور اس کے پیٹ میں چاقو مارنا چاہا

جب شاہ زر سلطان بجلی کی سی تیزی سے حبہ کے سامنے آیا تھا.. اور چاقو اس کے پیٹ  
... میں بری طرح پیوست ہو جانا

مگر اسنے جولی کا ہاتھ دبوچ کر وہ وار روکنے کی کوشش کی تھی.... مگر پھر بھی اسے لگ گئی تھی.. جولی کو پیچھے دھکا دیا جو جیل سے فرار ہو کر سیدھی یہیں آئی تھی.. مگر ویر کے ہوتے ہوئے..... اسی لیے اپنی بد قسمتی کو دعوت دے بیٹھی.

ان کی آوازیں سن کر گارڈز وہاں آئے تھے  
ویر طوفان بنا باہر نکلا تھا جب گارڈ سے گن چھین کر اس نے جولی کی ٹانگ پر ایسی جگہ... نشانہ لیا جس سے وہ پوری زندگی کے معزور ہو سکتی تھی

.. اب وہ اپنی ٹانگ لئے چلا رہی تھی  
... شاہ زر نے اپنا زخم مسٹی میں بھینچ رکھا تھا اور خون تیزی سے ابل رہا تھا

.. جب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

.. پولیس آئی اور جولی کو لے گئی تھی.. ویر حبہ اور نمرہ اسے لئے ہو سپیٹل آئے تھے

.. زخم تھا مگر بہت زیادہ گہرا نہیں تھا.. دو سٹیچز آئے تھے

.. اور ڈریسنگ کی گئی تھی

حبہ روئے جا رہی تھی..... ویر اور نمرہ نے اسے تسلی دی کہ شاہ زر بالکل ٹھیک ہے  
مگر اس کا رونا کم نہیں ہو رہا تھا

دو تین گھنٹوں بعد وہ گھر واپس آئے... کھانا وغیرہ کھایا

.. شاہ زر کے روم میں آئے

.. ویر نے اسے میڈیسن دیں اور آرام کرنے کا بول کر وہ اپنے اپنے روم میں چلے گئے



حبہ اب بھی صوفے پر بیٹھی سوں سوں کر رہی تھی.. جب شاہ زراٹھا اور روم کو لاک  
.. کیا

.. اس کے قریب آکر بیٹھا

واٹ ہینڈ سوئیٹ ہارٹ.....؟

ابھی پوچھ رہے ہیں کیا ہوا... آپ میرے سامنے کیوں آئے؟ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو  
.. پھر....؟ وہ جھلائی

.. تو پھر؟ کیا کرتی میری جان.؟ وہ شرارتی سے لہجے میں بولا... ڈمپل نمایاں ہوا  
.. وہ پھر جی جان سے جلی

پھر اس ڈمپل کی نمائش کر رہے ہیں پہلے والا حشر یاد ہے ناں.. وہ تڑخ کر بولی  
..ہاں..... اسی لیے تو کر رہا ہوں نمائش تاکہ تمہیں پھر غصہ آئے

..آپ بہت برے ہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات... وہ پھر رو دی

اُس اوکے جان میں ٹھیک ہوں... اور زیادہ ٹھیک ہو جاؤں گا.. بس تھوڑا قریب آؤ..  
..وہ کہتا اسے گرفت میں لینے لگا تھا... جب جبہ کسمائی

...آہہہہہ..... وہ چالاکی سے مصنوعی درد سے کراہ اٹھا

...وہ تڑپی... کک... کیا ہوا شاہ زر... اور اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں شاہ زر کا چہرہ بھرا

... لگ گئی یار مجھے بہت پین ہو رہا ہے... ہنسی تو بہت آرہی تھی مگر ضبط کر گیا

لائیں مجھے دکھائیں؟

..... یہ شرٹ اتار کر دیکھ لو

حبہ نے جلدی سے شرٹ کے بٹن کھولے۔ شاہ زر نے شرٹ اتار دی

کہاں لگی کدھر... زخم پر تو نہیں لگی...؟

... ادھر لگی... شاہ زر نے حبہ کا ہاتھ تھام کر دل کے مقام پر رکھا

...وہ جب تک اس کی شرارت سمجھتی... وہ اس کا دویہ اتار کر سائیڈ پر رکھ چکا تھا

....شاہ زر... وہ بوکھلائی

جی میری جان.... شاہ زر نے اسے بانہوں میں بھرا... اور بیڈ پر لا کر نرمی سے  
.. لٹایا... اور خود اس پر جھکا

شش..... شاہ زر... آپ... کو چوٹ.. لگی ہے... وہ گھبرائی

...آں... ہاں.. ابھی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اگر تم اپنی محبت کا مرحم لگاؤ گی تو

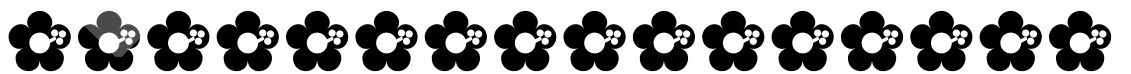
..وہ اس کے نرم و گداز سرخ ہونٹوں پر جھکا تھا... لمحے کافی فسون خیز تھے



حبہ کی اوسان خطا ہوئے تھے.. جب شاہ زر نے ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو گرفت میں  
 ... لے کر زرا سا اوپر اٹھایا اور دوسرا ہاتھ اس کی زپ میں الجھا  
 . حبہ نے اسی سے گھبر کر اسی کے سینے میں منہ دے لیا

... شاہ زر نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی  
 حبہ آج اس کی دیوانگی اور شدتوں سے ہرگز اپنا دامن بچا نہیں سکتی تھی.... لمحہ بہ لمحہ  
 .. شدتیں بڑھتی رہیں

اور رات موم کی طرح پگھلتی رہی



..لگے دن ویر پریمہا کو دیکھ کر اور جلال سے مل کر واپس آگیا تھا

...یہ بول کر کے میر کی شادی پر وہ میر اور شاہ زر کا اکٹھا ریسپشن دینے والا ہے  
اسی لیے وہ تیاری کے لیے کچھ دن پہلے ہی آجائیں.. اور وہ دن کونسا دور تھے

..دن پر لگا کر اڑ گئے... اور شادی کے دن بے حد قریب آ گئے  
..دو نفوس تھے جو اپنی اپنی جگہ بے چین تھے

شاہ میر..... دل کو پتہ نہیں کون کون سے وہم ستارہ تھے... عجیب سی وحشت سی  
تھی خود سے

یہی بات روح کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھی کہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے...  
...پتہ نہیں وہ اسے اپنے قابل سمجھتی بھی ہے کہ نہیں

.... اور حرم ... عجیب سی گھبراہٹ تھی... اس کی محبتیں اور شدتیں سوچ کر  
.... حبہ شاہ زر اور نمرہ بھی آچکے تھے

سلطان مینشن کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا  
روپ ممانے تو بہت کہا تھا کہ شادی حاتم مینشن میں کی جائے مگر یہ ویر کی خواہش  
... تھی

... کہ شادی سلطان. مینشن میں ہوگی

حبہ اپنے گھر چلی گئی تھی جس سے شاہ زتر بے تحاشا تلملایا تھا  
... مگر وہ کونسا بخشنے والا تھا... بدلے لینے کا فل پروف پلان بنا رکھا تھا



.. سلطان مینشن میں جشن کا سا سماں تھا  
.. ابٹن اور مہندی کا فنکشن بھی ویر نے بہت بڑے پیمانے پر ارنج کیا تھا

حاتم نے اسے کہا کہ وہ خود کا بھی ریسپشن دے مگر پری کی طبیعت کی بنا کو دیکھتے  
ہوئے اس نے منع کر دیا



..اور آج بارات کا دن تھا

...بلیک شیروانیوں میں وہ دونوں کسی ریاست کے شہزادے لگ رہے تھے

..گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں ویر مصروف سا کمرے میں داخل ہوا

سامنے ہی وہ گرے گھٹنوں تک کھلی سی کا مدار فراک ٹراؤزر میں ہلکے میک اپ کے ساتھ  
غضب ڈھا رہی تھی

گرمی گرمی سی بوجھل طبیعت کچھ الگ ہی روپ تھا اس کا

..وہ دروازے میں ہی ایستادہ اسے مہوت سا دیکھے گیا

...وہ اس کی نظروں کے ارتکاز سے شدید گہرائی بار بار دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی

....وہ بارات لے کر نکلے

ادھر حرم اور حبہ بھی گولڈن اور ریڈ کلر کمبینیشن کے لہکنوں میں آسمان سے اتری  
..پریاں لگ رہی تھیں

ایک الگ ہی روپ تھا  
...چاند سورج کی جوڑیاں تھیں جو بھی دیکھ رہا تھا تعریف کر رہا تھا  
..بابر احمد اور سدرہ بیگم بھی مطمئن تھے

شاہ زر کی بولڈ نیس نے حبہ کی جان پر بنائی ہوئی تھی  
اور جو سب سے زیادہ بولڈ تھا  
ادھر تو راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا  
..وہ چاکلیٹ بوائے بڑی سنجیدگی سے بیٹھا شرافت کو مظاہرہ کر رہا تھا

..حرم سے اب تک کوئی ذومعنی تو کیا نارمل بات بھی نہیں کی تھی  
 ..حرم دل میں سوچ رہی تھی کہ آخر اسے ہوا کیا ہے  
 .مگر یہ معمہ حل نا ہو سکا

...رخصتی کے وقت سب کی آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں  
 ...پر یہ کارِ خیر انجام پا ہی گیا تھا



وہ گلاب کے پھولوں کے درمیان سچی سجائی مسہری پر شرارت سے لمبا سا گھونگھٹ  
 نکالے بیٹھی تھی کہ

....ہلکا سا دروازہ کھول کر شاہ زرا اندر داخل ہوا

.. اسے گھونگھٹ میں دیکھ کر گہرا مسکرایا

شرارت سو جھی... ویسے بھی اپنی جھانسی کی رانی کو چھیڑ کر جو مزا آتا تھا شاید ہی کسی بات میں آتا ہو

ہزار مرتبہ کا دیکھا ہوا ہے چہرہ سوئیٹ ہارٹ... اب تو باسی ہو چکا ہے.. اس لئے یہ فار میلی کیوں؟

واٹ.... جبہ کے تو تلوؤں پہ لگی اور سر پر بجھی... ایک سیکنڈ میں ترخ کر گھونگھٹ پلٹا.. اور فوراً بیڈ سے نیچے اتری... کیا کہا... باسی چہرہ.. تو پھر ٹھیک ہے... لیں آئیں... بالکل تازہ چہرہ پسلیے میں تو چلی

.. وہ ٹھینکا دیکھاتی.... ڈور کی جانب بڑھی



...جب شاہ زر نے قہقہہ لگا کر اسے اپنی سخت گرفت میں لیا

چھوڑیں مجھے شاہ زر.. آپ بہت بدتمیز اور برے ہیں.. سارا موڈ خراب کر دیا.. وہ رونے  
..والا منہ بنا کر بولی

پہلی بات میری جان چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.. دوسری،... بدتمیزی ابھی  
میں نے سٹارٹ ہی کہاں کی.... تیسری برائی کی کیا لمٹس ہیں وہ تو آج ساری رات  
...تمہیں پتہ لگ ہی جائے گا اور پتہ تو تھا موڈ کا کیا ہے وہ تو ابھی بنا لیتے ہیں

.وہ خفت سے اس کی ذومعنی اور بولڈ باتوں سے سرخ ہوئی

شاہ زر حال میں بھی آپ نے ناک میں دم کر دیا.. اب پھر شروع ہو گئے... میں بات  
.. ہی نہیں کر رہی آپ سے.. اس نے دانت پیسے

ناکرو ویسے بھی اس گولڈن نائٹ میں باتیں تو کوئی الو کا پٹھا ہی کرتا ہوگا... وہ اسے زچ  
... کرنے پر تلا ہوا مسلسل ہنس رہا تھا... وہ اس کی گرفت میں مچلی  
.. اس کی باتوں اور عمل سے حواس باختہ سی ہو چکی تھی

شاہ زر پلینز... وہ روہانسی ہوئی... بلکہ رو ہی پڑی تو شاہ زر کے سہی معنوں میں ہاتھ پیر  
.. پھولے

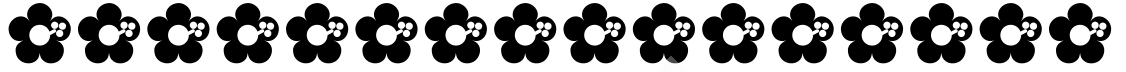
ارے ارے... واٹ اس دس ڈئیر وانفی.... اٹھا کر بیڈ پر لا کر لٹایا اور اس کے اوپر  
.. جھکا.. دونوں ہاتھ گرفت میں لئے

پنے لبوں سے اس کے آنسو چنے... پر حدت سالمس تھا شدت بھرا.... حبہ کی جان پر  
..بنی.. جب جزبات سے بوجھل بھاری اور گھمبیر آواز انتہائی قریب سے سنائی دی

ایسے مت کرو سوئیٹ ہارٹ.. مزاق کر رہا تھا یار.. چھوٹی سی سزا تھی... مجھے ان کچھ  
دنوں میں تڑپانے کی... پل پل اسی پل کا تو انتظار کیا ہے.. تاکہ پھر سے تمہارے قریب  
آؤں تمہاری روح میں سماؤں.. اب کبھی بھی دور مت جانا یار.... کبھی نہیں  
...کہتے ہوئے شاہ زر اس کی کلائی میں بریسلٹ پہنا چکا تھا

..جزبات پر بند باندھنا ناممکن تھا

..شاہ زر اسے اپنی پر شدت دسترس میں لے چکا تھا



... حرم گھبرائی ہوئی سی اس جہازی سائیز بیڈ پر بیٹھی تھی

.. انتظار تھا کہ طویل تر ہوتا جا رہا تھا

بے حد تھک چکی تھی تو یونہی تکیوں کے سہارے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز  
... ہوئی.. کچھ سکون حاصل ہوا

ادھر باہر شاہ میر بے چین سا تھا... عجیب سی وحشت تھی جو سینے میں اٹھ رہی  
.. تھی.. جس کا مطلب تھا اس کی سزا ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی ہے  
وہ تو چیلنج بھی کر چکا تھا اور اب سادہ سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا

... پھر کچھ سوچ کر کمرے کی جانب بڑھا



.. اندر داخل ہوا اور دروازہ لاک کیا

سلمنے ہی وہ وائٹ وچ آج ریڈ وچ بنی تمام تر رعنائیوں اور خوبصورتیوں سمیت بیٹھی  
، تھی بکرے کا ماحول

فسوں خیز خاموشی.. اس نرم و نازک گداز وجود اور گلابوں کی مہک بھی جانے کیوں  
مگر اس کے اندر کوئی جذبہ نا جگہ سکی جس سے اسے اور وحشت ہوئی  
.. اس کا چہرہ گھونگھٹ میں تھا

... آہٹ پاتے ہی حرم سیدھی ہوئی

.. وہ اس کے قریب گیا تو وہ خود میں سمٹ گئی

.. شاہ میر کی وحشت کم ہونے کی بجائے اور بڑھ گئی

..پاس بیٹھا اور نرمی سے گھونگھٹ ہٹایا

آج حرم کو اپنا محرم اپنے جسم و جاں کا مالک دنیا میں سب سے زیادہ ہینڈ سم اور پیارا لگ رہا تھا ..

حرم کا دل تیزی سے دھڑکا.. نظریں شرم و حیا کے بار سے جھکی ہوئیں تھیں جنہیں اٹھا کر اسے دیکھنا ناممکن لگ رہا تھا

اسی لئے اس دشمنِ جاں کو جی بھر کر دیکھنے کی تمنا جو کب سے دل میں مچل رہی تھی پوری نا ہو سکی

..شاہ میر نے سائیڈ دراز سے ایک ڈبی نکالی جس میں سے ایک بریسلٹ نکالی

May I.....

گھمبیر آواز.. حرم نے آہستگی سے لرزتی کلائی آگے کی

حرم کو عجیب لگا... جب اپنی کلائی کی طرف دیکھا

جس میں وہ بریسلٹ پہنا رہا تھا اور اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کی انگلیاں .

حرم کی کلائی سے مِس نا ہوں

.. وہ اسے بنا چھوئے بریسلٹ پہنا چکا تھا.. فوراً کھڑا ہوا

. ٹراؤزر کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے لاپرواہ سا تھا

.. جب بولا تو لہجہ میں بے تحاشہ درد اور کرب تھا

.. حرم.... خود کو ابھی تمہارے قابل نہیں سمجھتا

... تم کہاں پاکیزگی کی مثال اور میں ایک سیاہ کار بندہ

ڈرتا ہوں کہیں میرے گناہوں کا سایہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے.. اسی لیے ابھی خود  
... کو تم سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا ہے.. تم چیلنج کر کے سو جاؤ

وہ کہتا ڈریسنگ روم میں جا چکا تھا.. حرم سخت جھلائی

. لو جی... یہ کیا بات ہوئی بھلا

ہر بات خود سے ہی اخذ کر لی

... مجھ سے پوچھا کہ میں کیا سمجھتی ہوں انہیں کیا نہیں

.. افففففففف... جھلے کہیں کے

.. وہ غصے میں بنا چیلنج کیے یونہی کفرٹر میں منہ دیئے سو چکی تھی





آج پھر اس ڈراؤنے خواب کی تاب نالاتے ہوئے وہ بے تحاشا خوفزدہ ہو کر اٹھ بیٹھی تھی۔

.... مگر خود کو بیڈ پر پایا

اسے یاد آیا

.. جب واپس آئے تھے تو پری بے تحاشا تھک چکی تھی

اس قدر کے اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کے چیلنج کرے.. اور صوفے پر زرا سالیٹ کر  
... آنکھیں موندی

.. اتنی تھکن تھی کے جلد ہی گہری نیند میں بھی چلی گئی

ویر کمرے میں داخل ہوا تو بہت طیش آیا اسے پری پر... ناکچھ کھایا نا میڈیسن لی اور ایسے  
.. ہی سو گئی

... قریب آیا... آج پھر دل و دماغ اور روح پر لگے تمام زخم ادھر کر تازہ ہو گئے تھے

.. آج پھر اس کی آغوش میں جا کر تمام غم غلط کرنا چاہتا تھا

.. آج پھر اسے اپنی پری کا سہارا چاہیے تھا.. مگر وہ نڈھال سی سو چکی تھی

.. بہت نرمی سے اسے بازوؤں میں بھرا... لا کر بیڈ پر لٹایا

بہت قریب جا کر اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے محسوس کیا... وہ  
.. کسمسائی

...دل میں وحشت بھری پڑی تھی... تیزی سے واپس مڑا اور باہر چلا گیا

...اب پری یہی سوچ رہی تھی کہ یقیناً اسے ویر ہی بیڈ پر لایا ہوگا  
..خواب سے بے تحاشا خوف محسوس ہوا مگر اسے کمرے میں ناپا کر سخت جھنجھلائی

ہونہہ..... یقیناً سڈی میں سگریٹ پھونک رہے ہوں گے چرسی کہیں کے.... دل  
..میں بڑبڑائی.. اور چپل اڑس کر جھلاتی مگر آہستگی سے سڈی کی طرف بڑھی

....اور واقعی وہ سڈی میں ہی کاؤچ پر بیٹھا اپنی جان سگریٹ میں جھونک رہا تھا

وہ سڈی میں داخل ہوئی.. سارا دھیان اس جن کی جانب تھا... اسی لئے بے دھیانی  
... میں اپنے ہی ٹراؤزر میں بری طرح الجھی تھی

اوندھے منہ زمین پر گرتی جب دو مہربان سی بانہوں نے تڑپ کر اسے اپنی مضبوط  
..پیناہوں میں لیا تھا

What the hell is going here..

کیا کر رہی ہو یہاں..؟ وہ دھاڑا... اس وقت تو اتنی نیند آئی ہوئی تھی کہ میڈیسن لئے بغیر  
ہی سو گئیں.. اب کیا ہوا ہے جو آتما بن کر بھٹک رہی ہو..... چاہتی کیا ہو آخر؟  
ایک تو پہلے ہی اس قدر وحشت اور کسک سی دل میں سوئیاں چبھو رہی تھی اوپر سے  
ابھی اگر کچھ ہو جاتا تو اگلی سوچ ہی روح فنا کرنے کو کافی تھی



سو سارا غصہ اس پر نکالا.. مگر آج پری کو اس کی ڈانٹ پھٹکار جانے کیوں اچھی لگ رہی تھی۔ اسی لئے چپ چاپ سنے گئی

ویر نے اسے سہارا دے کر کاؤچ پر بٹھایا.... اور پاس پڑا پانی کا گلاس اس کی جانب... بڑھایا

پانی پی کر..... ویر کو تھوڑی سی اور آگ لگائی

.. بڑی فکر ہے آپ کو اپنے بے بی کی.... برا سامنہ بنایا... وہ جانے کیا سننا چاہتی تھی

.. ویر کا میٹر شارٹ ہوا.. پری کا چہرہ ایک ہاتھ میں دبوچ کر قریب ہوا

وہ تو جب دنیا پہ آئے گا تو آئے گا ناں..... ابھی تو میں الو کا پیٹھا ہوں.. پاگل ہوں.... جو.... اس کی ماں کی فکروں میں گھل رہا ہوں

ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑا اور قریب بیٹھ گیا

ویر کو آگ لگ رہی تھی مگر

ادھر پری کو جانے کیوں پر ٹھنڈ پڑ رہی تھی

خود ہی تو کہا تھا آپ نے آپ کو آپ کا بے بی چاہیے... پھر بیشک میں جا سکتی  
ہوں... یہی بات ہضم نہیں ہوئی تھی اسے سو آج وہ سارا حساب بے باک کرنے پر تلی  
.. بیٹھی تھی

اونہسہ.... بھونک رہا تھا میں.. بکو اس کر رہا تھا.. بھول ہے تمہاری مسز شاہ ویر  
سلطان کے کبھی تمہاری مجھ سے جان چھوٹ سکتی ہے... مر بھی گئیں تو تمہاری قبر  
... بھی اپنے بیڈ روم میں ہی بناواؤں گا.... فکر مت کرو

وہ غصے میں کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا

... اور پری کو ہنسی ضبط کرنا مشکل ترین عمل رہا تھا

اسی لئے فوراً سر جھکا گئی..... مگر وہ ویر تھا... جو انگارے چبا کر بیٹھا تھا۔ اس کی ہنسی

.. نوٹ کر چکا تھا۔ کمر میں ہاتھ ڈال کر خود میں بھینچا

دوسرا اس کی گردن پر لپٹایا

اس گستاخی کا مطلب..... ویر نے اس کا چہرہ قریب کیا کہ پری کو اپنی آنکھوں پر اس

... کی جلتی سانسیں محسوس ہوئیں

...کک... کس..... گستاخی.. مم... میں نے.. ک.. کیا کیا

... ابھی بتاتا ہوں

..ویر نے اس کی بولتی بند کی تھی

...پری نے زور سے آنکھیں بند کیں.. مٹھیوں میں اس کی شرٹ جکڑی

..لمس میں بے پناہ شدت تھی

...مگر ویر تھا کہ سیراب ہی نہیں ہو پا رہا تھا

...چند لمحوں میں ہی وہ اسے نڈھال کر چکا تھا

..جب چھوڑا تو وہ سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی



..ویر نے اس کی حالت دیکھ کر پھر خود پر لعنت بھیجی۔

..آٹم سوری..... اور اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے  
...اپنا سانس ہموار کر کے وہ اس ظالم کے قریب ہوئی  
..اس کے کندھے پر سر رکھا

...ویر نے حیرت سے یہ دلکش نظارا دیکھا

شاہ... میں نہیں جانتی آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے... نا ہی جاننا چاہتی تھی.. مگر  
اب... وہ جھجھکی... مگر اب جاننا چاہتی ہوں... اپنے سارے غم ساری وحشتیں سارے  
..درد مجھ سے بانٹ لیں

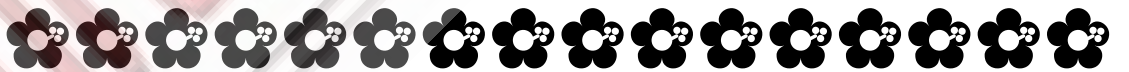
آپ کے ماضی کی وہ کونسی تکلیفیں ہیں جو آپ کو نارمل نہیں رہنے دیتیں... مجھے بتائیں.. اپنا غم بانٹیں... تاکہ یہ غم ہم بانٹ لیں تو اس کا سایہ بھی ہمارے بے بی پر نہ پڑے

..وہ کہہ کر خاموش ہو گئی

..مگر ویر کے برسوں کے جلتے تڑپتے ادھرے دل پر مرحم کا پھاہا رکھ گئی

اور پھر اس نے اپنی پری سے اپنا درد اور تکلیفیں بانٹنے کا فیصلہ کیا

...اور اسے وہ خونی داستان سناتا گیا جس نے برسوں سے اسے انگاروں پر گھسیٹا ہوا تھا



.....ماضی

کے تمہرڈائیر کی سٹوڈنٹ زیب کمال کو ڈسپل کوئین کے نام سے Bsc پوری یونی میں  
جانا تھا۔

حالانکہ وہ ڈھکی چھپی رہتی.. اور کم ہی کسی سے بات کرتی تھی مگر اس کے حسن کے  
..چرچے تو بنا اس کے چاہے ہی پوری یونی میں پھیل چکے تھے

پھر ایک دن ایم بی اے کے حاکم سلطان کی نظر ٹھہری تھی زیب پر جس کی خود کی  
..ایک نظر کے لئے لڑکیاں مری جاتی

حاکم سلطان کے ہی ایک وڈیرے دوست دلاور کو بھی وہ ڈسپل والی لڑکی اندر تک ہلا چکی  
..تھی

...مگر دونوں اس بات سے انجان تھے کہ ایک ہی لڑکی میں انٹرسٹڈ ہیں

دونوں میں سے پہلے دلاور نے اظہار کرنے میں پیش قدمی کی تھی.. مگر اسے بری طرح  
ریجیکشن کا سامنا کرنا پڑا

یہ تو دلوں کے سودے ہوتے ہیں جو ہر کسی کے سامنے بے مول نہیں ہوتے.. زیب  
تو پہلے ہی حاکم سلطان کو دل ہی دل میں چاہتی تھی پھر جب حاکم نے اظہار کیا تو پاؤں  
.. زمین پر نہ ٹھہرے

بہت جلد ہی حاکم سلطان نے زیب کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا... تب دلاور کے  
.. سینے پر حسد اور جلن کے سانپ لوٹ گئے تھے



ایک وڈیرے کی انا بری طرح کچلی گئی تھی جب ایک معمولی لڑکی نے اسے ریجیکٹ کر  
.. کے اسی کے دوست کو سلیکشن کے اعزاز سے نوازا تھا

.. تب وہ اس سب پر لعنت بھیج کر کینڈا چلا گیا

... ادھر حاکم اور زیب کی محبت دن بادن عروج پر پہنچتی گئی

اسی لیئے زیب نے اپنی بہن روپ کو حاتم کے لئے پسند کیا اور اسے بھی اسی گھر میں  
.. لے آئی

مگر وہ لندن میں ہی رہائش پذیر تھے.. ان کے ہاں ارجی ان کی پیاری بیٹی نے جنم لیا  
تھا.. ویر، میر اور شاہ زرا انھیں کے پاس تھے.. بورڈنگ میں بہترین تعلیم حاصل کر رہے

تھے.. جب جب دک کرتا زیب اور حاکم ان سے ملنے چلے آتے.. زیادہ تر تو لندن میں ہی  
.. رہائش تھی

.. شادی کو اٹھارا سال گزر گئے  
.. دامن اور گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا

.. نمرہ، ویر، میر اور شاہ زر ان کی خوشیوں کا گہوارہ تھے  
.. بزنس کی دنیا میں حاکم اور حاتم کا بڑا نام تھا

.. مگر کہتے ہیں کہ زیادہ خوشیوں کو نظر بھی بہت جلد لگتی ہے

ان کی خوشیوں کو نظر لگانے دلاور ملک اٹھارہ سال بعد کینیڈا سے لوٹا تھا خالی دامن خالی ہاتھ... بیوی مرچکی تھی کوئی اولاد نہیں تھی.. تھا تو بس وہی بے پناہ دولت گھمنڈ، برسوں کی جلن اور حسد

.. اس پر متضاد پاکستان میں آکر سب سے بڑا بزنس آرائیول حاکم سلطان کو ہی سامنے پایا ایک دو پارٹی میں زیب سلطان کو دیکھا.. جسے زرا بھی تو وقت کی گرد چھو کر ناگزری تھی..

.. ڈسپل کی وہی کشش جس نے دلاور ملک کو حسد اور جلن سے پاگل بنا دیا

اس پر متضاد دو تین ٹینڈر جو کہ دلاور ملک کو ملنے والے تھے.. عین وقت پر سلطان .. انڈسٹریز کے ہاتھوں میں چلے گئے

جس سے وہ غصے اور اشتعال سے پاگل ہو گیا

پھر شروع کیا اس نے بزدلوں کی طرح وہ خونی کھیل.... جس میں اس کا جدی پشتی  
وفادار غلام نواب حیدر برابر کا شریک تھا

سب سے پہلے تو حاکم کو دھمکیوں بھری اور زیب کو بے ہودہ قسم کی کال آنا شروع  
... ہوئیں.. جن سے ان کا سکون برباد ہو کر رہ گیا

پھر حاکم پر ایک دو جان لیوا حملہ ہوا... جس سے زیب مرجھا کر رہ گئی تھی  
... انھیں دنوں حاتم روپ اور بچے بھی آئے ہوئے تھے



... قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا جیسے

حاتم، روپ اور بچے واپس جا چکے تھے.. مگر ویر کو جانے کیا ہوا... طبیعت اچانک بگڑ گئی...  
.. اور وہ واپس نا جا پایا

ان دنوں وہ چودہ سال کا تھا... اور اس کی وجہ سے ارجی بھی رک گئی... وہ سب سے  
.. زیادہ محبت اپنے اسی بھائی سے تو کرتی تھی

اور پھر وہ قیامت کی رات آئی تھی ویر کی زندگی میں جس نے اس کا سب کچھ ختم کر  
.. ڈال تھا

.. سب تباہ و برباد ہو کر رہ گیا.. سب ختم ہو گیا

.. اس رات سلطان مینشن پر شبِ خون مارا گیا تھا

..دلاور کو نواب نے اطلاع دی کے آج گھر پر صرف زیب اور حاکم ہیں

..رات کے اندھیرے میں انھوں نے حمل کیا.. گارڈز بھی مار دیئے گئے

..جب گارڈز کو مارا گیا انیکسی میں سے نکل کر بیس سالہ وفادار سمیع اندر بھاگا تھا

..سب سے پہلا کمرہ ویر کا تھا وہ اندر گھسا تھا

..ویر جو کے جاگ رہا تھا پہلے ہی کچھ غیر معمولی لگا تو وہ باہر کی جانب بھاگا

..مگر سمیع نے اسے دبوچ لیا

..کچھ دیر میں ہی لاؤنج میں دلدوز چیخیں گونجیں تھیں

..وہ اپنا آپ چھڑاتا لاؤنج کی جانب بھاگا

مگر اس سے پہلے کہ وہ لاؤنج میں داخل ہوتا.. سمیع اسے دبوچ کر لاؤنج کی کھڑکی کے

..سامنے دیوار گیر پردے کے پیچھے چھپا تھا

..لاؤنج کا منظر ہولناک اور دل دہلا دینے والا تھا

..کچھ درندے نو اس زیب، حاکم اور ارجی کو دبوچ رکھا تھا

..انہیں ارجی کا پتانا چلتا مگر وہ بد قسمت خود ہی آوازیں سن کر کمرے سے نکل آئی تھی

دلاور جانے کیا کیا بکواس کر رہا تھا.. پھر اس نے ظلم کی انتہا کی تھی جب پے در پے  
.. چھریوں کے وار سے حاکم کو لہولہا کر دیا.. وہ خون میں نہایا ایک جانب لڑھکا تھا

.. وہ درندہ زیب کی جانب بڑھا

پھر سلطان مینش کی درو دیوار نے وہ مناظر دیکھے جن کے نشانوں سے ان کی وحشت و  
.. خوف کبھی بھی نہیں مٹ سکتا تھا

.. سمیع نے سختی سے ویر کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا

.. زیب اور ارجی کی دلدوز دل چیرتی چیخیں کافی دیر تک گونجتی رہیں تھیں

.. دلاور نے زیب اور نواب نے ارجی کے ساتھ درندگی کی تھی



.. اور پھر انھیں بھی چاقوؤں کے وار سے چھلنی کر دیا گیا

.. اتنی حیوانیت اور درندگی دکھا کر وہ جانور جا چکے تھے

.... غیرت والے تھے حاکم جو یہ مناظر دیکھنے سے پہلے ہی کب کے ابدی نیند سو چکے تھے

بیچھے، ماتم تھا، آپیں اور سسکیاں... جو سلطان مینشن کے سینے پر ہمیشہ کے لئے نقش  
.. ہو چکی تھیں

.. سمیع پردے کے بیچھے سے نکل کر بھاگا مگر حاکم اور ارجی مر چکے تھے

زیب بھی موت کی ہچکیاں گن رہی تھی... جب پردے کے پیچھے سے ویر نکل کر ماں  
.. کے پاس آیا

.. اور ان کا سر اپنی گود میں رکھا

.. اس بیٹے کی بے بسی کی انتہا کیا ہوگی جو اپنی ماں کی حفاظت بھی ناکر پایا تھا

اگر آج اس کے بس میں ہوتا تو وہ پوری دنیا کو آگ لگا دیتا... ان درندوں کے کلیجے نوچ  
... کر چبا جاتا

آج اگر اس کے بس میں ہوتا تو آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے لہو ٹپکتا کہ کچھ تو درد اور  
.. تکلیف کم ہوتی

..زیب کی آنکھوں سے تواتر سے آنسو بہہ رہے تھے

Mom..... Zaib.... Plz don't go... Plzz.. Mom... Can't  
leave without you... Plz mom.

..وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا

اور اس کے آنسو ٹوٹ کر گرتے ماں کے آنسوؤں میں شام ہو رہے تھے

..بچکیوں کے درمیان بمشکل زیب بولی تھی

Be..... B..... Brave.. Mm.. My.. Son... T... Take...  
Care.. Your..... Brothers... Promise...

ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ بولتی وہ بے حد اذیت میں تھی

جب خون سے بھرے ہاتھوں سے ویر کے ننھے ہاتھوں کو تھام کر بھائیوں کے خیال رکھنے کا وعدہ لیا ایک آخری بار ویر نے وہ ڈسپل دیکھا اور پھر زیب نے ویر کے ننھے.... بازوؤں میں دم توڑ دیا

...وہ بے یقینی سے پتھرائی آنکھوں سے ماں کا پر نور چہرہ دیکھتا رہا  
...چند لمحوں بعد پولیس آچکی تھی.. سمیع نے حاتم اور روپ کو بھی اطلاع دے دی تھی

لگے دن دن سلطان مینشن پر شامِ غریباں اتری تھی  
جب ڈھیر سارے ماتم اور آہوں کے درمیان تین معصوموں کو ان کی آخری آرام گاہ تک  
..پہنچا دیا گیا تھا



....ویر پتھرائی ہوئی نظروں سے سب ہوتا دیکھ رہا تھا

.زیب کے پاس رونے کے بعد اس کی آنکھ نے ایک آنسو بھی ناٹپکایا تھا

حاتم نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا مگر وہ درندے اپنا خونی کھیل کھیل کر منظر سے غائب  
..ہو چکے تھے

..ویر حاتم اور روپ واپس نہیں جا پائے تھے

....بیٹی کی وہ حالت دیکھ کر روپ بھی جیسے اپنے ہوش و ہواس سے کھو بیٹھی تھی

...حاتم انھیں لے کر حاتم مینشن شفٹ ہو گئے.... اور بزنس سنبھالا

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر جاتا ہے  
.. کچھ انسانوں کے لگے سینوں پر زخم بھر دیتا ہے

مگر ویر جیسوں کے زخموں کو ناسور بنا دیتا ہے.... وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ زخم بھریں  
.. وہ تو ہر روز انھیں کھرچ کر تازہ کرتا تھا

... اس واقع کے بعد سمیع اس کا بایاں ہاتھ بن چکا تھا  
.. روپ کے ہی اصرار پر وہ لندن ایم بی اے کرنے گیا تھا  
چوبیس سال کا گھبرو جوان ہو کر واپس لوٹا تو سب سے پہلے اس دلاور ملک اور اس کے  
کتے کی تلاش شروع کی

مگر مکافات عمل..... بعض ظالموں کو جلد ہی بھگتنا پڑتا ہے.. اسے پتہ چلا کہ چند سال پہلے ہی دلاور ایک کار ایکسیڈنٹ کے بعد ایڑیاں رگڑ رگڑ کر کتے کی موت مر چکا ہے.....

حیدر نواب تو اپنے مالک کا انجام دیکھ کر ہی خدا کی بے آواز لاٹھی سے روح تک کانپ اٹھا..

اور پھر جب اپنی فیملی شروع کی پہلے تو ایک معزور بیٹی کی پیدائش ہی اسے اس کہ کیے.. گئے گناہوں کا احساس دلا چکی تھی

احساس جرم تھا جو ہر روز روح کو کچھ کے لگاتا تھا

... ہر رات سجدے میں گر کر تڑپ تڑپ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا تھا

پھر پلوشہ ہوئی... تو اسے معلوم پڑا کہ حاکم سلطان کے بڑے بیٹے نے وہ مناظر اپنی  
 آنکھوں سے دیکھے تھے.. تو راتوں کی نیندیں اور دن کا سکون برباد ہو چکا تھا  
 صرف حاکم سلطان کے اس بیٹے کے خوف نے اسے یہاں سے روپوش ہونے اور پلوشہ  
 ... کو چھپا پینے پر مجبور کر دیا تھا

دلاور کی دردناک موت کی خبر ویر کے بھڑکتے ہوئے انتقام کے جزبوں کے لئے اچھی  
 ..... نہیں تھی

وہ تو خود اپنے ہاتھوں سے اسے ایسی موت دینا چاہتا تھا کہ ویر کو خود کو ہی خوف آ جائے  
 مگر اس کا وہ کتا ابھی باقی ہے یہ سوچ کر ہی تسلی ہوئی

اسی لئے دو سال تک اس کی تلاش جاری رکھی



وہ تو تھی دامن تھا... اس کے حصے میں درد تکلیفوں اذیتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں آیا تھا...

....آخر قصور کیا تھا اس کا

بارہ سال اذیت میں گزارے تھے

اور آج پھر زخم ادھرے تھے اور بالکل تازہ ہوئے تھے.... جب سلطان مینشن میں

..خوشیوں نے دستک دی تھی

اپنے ماں باپ کو پل پل یاد کر کے کس قدر اذیت میں وقت گزارا تھا... کتنا ترپا تھا یہ تو

..وہی جانتا تھا



وہ کاپیٹ پر بیٹھا پری کی گود میں سر رکھے بے آواز آنسو بہا رہا تھا  
... بارہ سال کا اکٹھا ہوا سیل رواں تھا جو کئے کا نام نہیں لے رہا تھا

... پری کے آنسو گر کر اس کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے  
وہ نرمی سے اس کے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی  
کس قدر نفرت محسوس ہوئی تھی اسے خود سے اپنے دنیا میں لانے والے اس شخص کے  
... اعمال سے

.. کس قدر کراہیت اور گھن محسوس ہوئی تھی یہ تو وہی جانتی تھی

... وہ چاہتی تھی کہ وہ روئے... جی بھر کر روئے اور ساری بھڑاس نکال دے

ٹھیک کہا تھا ویر نے وہ اگر اس سے سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی تو سب سے زیادہ  
... محبت بھی اسی کے ساتھ کرے گی

آج اسے احساس ہوا کہ وہ کس قدر اس کے دل کے قریب ہے.. کہ اس کا درد اسے  
... اپنے پہلو میں اٹھتا محسوس ہو رہا تھا  
جب بہت زیادہ دیر بعد بھی ویر نے سر نہ اٹھایا تو

شاہ..... اس نے نرمی سے پکارا.. اور ہاتھوں کے پیالوں میں اس کا چہرہ بھر کر  
. نرمی سے وہ آنسو صاف کیے

.. مگر آج جانے کیوں وہ آنسو تھم ہی نہ رہے تھے  
... چہرہ اور آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں

پری اٹھی اور آہستگی سے اس کے پاس بالکل قریب ہو کر بیٹھی۔ کالر سے اس کی  
 ..... شرٹ تھامی اور زرا سا اونچا ہو کر وہ آنسو اپنے گداز لبوں سے چنے  
 .ویر نے سکون سے آنکھیں موندیں

.. پری نے چھوٹے بچوں کی طرح اسے خود میں بھینچا  
 آج وہ بارہ سال پہلے والا ہی تو ویر لگ رہا تھا.. محبتوں میں گندھا.. نرم مزاج..  
 .... کئیرنگ

.. کچھ لمحے یونہی ایک دوسرے کی آغوش میں سکون محسوس کرتے گزرے

آہستہ... پری کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی... ویر چونکا... پری پیٹ پہ ہاتھ رکھے  
 .. دوسری سی ہوئی



.... واٹ بیپینڈ پری..... ویر گھبرایا.. تو پری مسکرائی

کچھ نہیں... یہ لٹل شاہ ویر سلطان نے اپنی ماما کو کک ماری ہے... کہ آپ میرے ڈیڈ  
.... کا خیال نہیں رکھتیں

پری کے دل میں ڈمپل دیکھنے کی خواہش انگڑائی لے کر بیدار ہوئی

لٹل فیری بھی تو ہو سکتی ہے... وہ سنجیدہ تھا مگر پری اس کا دھیان بٹانے میں  
.. کامیاب ہو ہی گئی تھی

..... شاہ مجھے درد ہو رہا ہے..... پری نے اس کا دھیان بٹانے کو پھر شوشا چھوڑا

..کہاں.....کدھر.....چلو ہو سپیٹل چلتے ہیں... وہ پھر گھبرایا

نو....وہ میں نے میڈیسن بھی نہیں لی ناں کھانا بھی نہیں کھایا اور رات کے تین بج گئے  
...آرام بھی نہیں کیا... میں بہت تھک گئی ہوں اسی لئے درد ہو رہا ہے  
..وہ اس کی توجہ بس اب خود پر چاہتی تھی اسی لئے اسے الجھا رہی تھی

..چلو روم میں چلو.. میں کھانا اور میڈیسن لاتا ہوں

اس نے کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھایا مگر

شاہ مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا... وہ مسکین سی شکل بنا کر بولی

..اوکے.. بازوؤں میں بھرا

....لا کر بیڈ پر بٹھایا

..... کچن کی طرف گیا تو بھنا اٹھا

.. شاہ میر اپنے روم کی بجائے لاؤنج میں صوفے پر سویا ہوا تھا

... اسے نظر انداز کیا.. اسے تو بعد میں دیکھے گا

.. کچن میں گیا کھانا نکالا اور کمرے میں آیا

اس کے سامنے بیٹھ کر چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر اسے کھلائے.. تب پری نے بھی

.. نوالے بنا کر ویر کو کھلانے شروع کیے

.. ویر نے چپ چاپ کھالیے

.. یہی تو وہ چاہتی تھی.. پری نے اسے کھانا کھلایا

... ویر نے اسے میڈیسن دی

...پری ان کمفرٹیبل ہوگی چیخ کر لو جان

نہیں میں تھک گئی ہوں... آئی کانٹ.. اس نے برا سامنہ بنایا.. اور لیٹ گئی  
وہ ریلیکس ہو کر صوفے کی جانب جانے لگا تو وہ بھناٹھی

...شاہ مجھے ڈر لگ رہا ہے

ویر ٹھٹھک کر رکا.... تو کیا چاہتی ہو پری... قریب آ جاؤں کیا؟ وہ آج دوسری مرتبہ  
.. اس سے پوچھ رہا تھا



آجائیں... آپ کون سا بندے کھاتے ہیں.. میں نہیں ڈرتی آپ سے... انداز لا پرواہ سا  
... تھا

... آں ہاں... ریلی... وہ بہت جلد قریب آیا  
.. اسے اپنی آغوش میں لیا  
... پری نے اس کے سینے میں منہ ڈیئے سکون سے آنکھیں موند لیں  
.... برسوں کا غبار چھٹا تو آج وہ بھی پر سکون ہو کر سویا



اگلا دن پر سکون سا تھا  
..... سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے

.. حاتم روپ اور نمرہ حاتم مینشن میں تھے

ویر سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا.. بالکل پاس ہی پری پر سکون سی بیٹھی تھی... بار بار نظر اپنے شاہ کی جانب اٹھ رہی تھی اس کا وہ ڈمپل دیکھنے کی خواہش میں بگرا بھی تک پوری نا ہو سکی تھی

شاہ میر اور حرم سنجیدگی سے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ شاہ زر کی حرکتوں اور معنی خیز... نظروں نے حبہ کی جان پر بنائی ہوئی تھی

شاہ زر تمھاری لندن کی ٹکٹس کروا دی ہیں میں نے.. آج تو ریسپیشن ہے..... کل کی... تم لوگ جاؤ... آکا کی طبیعت خراب ہے..... کافی عرصہ ہو گیا تانی بھی ملنے نہیں.. آئی انھیں.. اسی لئے ٹینس ہیں.. اسی لئے ان کے ساتھ ہی جانا پڑے گا

پر بگ بی میں آپ کا بے بی دیکھ کر واپس جانا چاہتا ہوں... اور حبہ بھی.. کیوں فیری.... بھا بھی۔

..... شاہ زر نے شوشا چھوڑا پری کو اچھو لگ گیا  
...ویر نے پری کی جانب جوس کا گلاس بڑھایا

ابھی بہت وقت ہے شاہ زر یار دوبارہ آ جانا.... اینڈ نو آر گیو

اور میر تم لوگ مری ہو آؤ.... چاہوں تو کہیں باہر لندن یا سوئیڈرڈ لینڈ بھی بھیج سکتا  
ہوں مگر سب سے پہلے تم حرم گریا کو کمفرٹیل فیل کرواؤ.... ایک دوسرے کو سمجھو پھر

کہیں دور جانا اسی لئے کچھ دنوں کے لئے فارم ہاؤس چلے جاؤ... تاکہ ایک دوسرے کے... ساتھ وقت گزار سکو... میں نے تیاری کر دی ہے آج ریسپشن کے بعد ہی نکل جانا

.....ویر نے بات ختم کی اور ناشتے میں مصروف ہو گیا

مری کے نام پر میر نے بری طرح پہلو بدلا جو کہ ویر نے نوٹ کیا..... مگر میر بولا کچھ بھی نہیں

..ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں گئے

...ویر کمرے کی بالکونی میں فون پر بزی تھا

...جب میر ہلکا سا دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوا



...سامنے پری صوفے پر بیٹھی تھی

..... پری بھا بھی.... وئیر از برو

پری نے بالکونی کی جانب اشارہ کیا... وہ بالکونی کی جانب بڑھا... اور جاکر ویر کو شکایتی  
.... نظروں سے دیکھا

. واٹ . اب کیا ہوا؟ ویر نے فون رکھ کر اسے چھیڑا

واٹ اس دس برو.....؟

. واٹ ویر انجان بنا

یو نو ویری ویل کہ وہ فارم ہاوس میرے لئے ایک نائٹ میئر سے زیادہ کچھ نہیں... پھر آپ مجھے وہاں دوبارہ کیوں بھیجنا چاہتے ہیں..... وہ بھی حرم کے ساتھ... وہ سخت .. جھنجھلایا ہوا تھا

وہ اس لئے میری جان کے جو بات جہاں سے بگڑتی ہے اس کو سدھارنے اور سہی کرنے کی شروعات بھی وہیں سے کرنی چاہیے.. ابھی تم نہیں سمجھ رہے مگر میں فیصلہ کر چکا .. ہوں اسی لئے نو آرگیو

... اب جاؤ اور جا کر ریسپشن کی تیاری کرو... ہر ٹینشن کو دل و دماغ سے ناکل دو

اور ایسا بھی ممکن تھا کہ میری بات ٹال دیتا... اسی لئے چپ چاپ وہاں سے چلا آیا...



شہر کے بڑے سے ہال میں موجود وہ سب خوش تھے  
 بڑی بڑی بزنس، سیاست اور حتیٰ کہ شوبز کی دنیا کی ہستیاں اس ریسپشن میں موجود  
 تھیں...

پچ کلر کی میکسیوں میں دلہنوں پر نظر ہی نہیں ٹھہر رہی تھی.... اوپر سے حجاب اور  
 ..میک اپ، نے چار چاند لگا دیئے تھے  
 ولے بھی کچھ کم ہینڈ سم اور ڈیشنگ نہیں تھے.. اوپر ساہلکے سے مسکراتے تو وہ اٹریکٹیو  
 ...ڈمپل سب کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتے

...پری کی اپنے شاہ کا بھی ڈمپل دیکھنے کی خواہش پوری ہو ہی گئی تھی  
وہ بھی پیچ کمر کے ڈیس میں الوہی سے روپ میں آسمان سے اتری پری لگ رہی  
..تھی

..کچھ محبت نے ایک الگ ہی روپ بخشا تھا  
....ویر اور حاتم مسکرا کر سب گیسٹس کو ویلکم بول رہے تھے  
...فنکشن کافی دیر تک جاری رہا  
...پھر اپنے اختتام کو پہنچ ہی گیا  
...سب مہمان جاچکے تھے

ویر نے مکمل تیاری کر رکھی تھی... اسی لئے ڈرائیور اور گارڈز کے ساتھ میر اور حرم کو  
..وہیں سے ہی مری کے لیے روانہ کیا



اور وہ لوگ خود گھر واپس آگئے



... راستے بھر میں خاموشی چھائی رہی

.. وہ لیپ ٹاپ میں بڑی رہا

... اور حرم جھنجھلائی سی پہلو بدلتی رہی

.. پھر آخر میر کو کچھ خیال آ ہی گیا

.. گارڈ کو اشارہ کیا تو اس نے ڈیش بورڈ میں سے ایک پیکٹ نکال کر پیچھے میر کو تھمایا

..میر نے وہ پیکٹ تھام کر حرم کی جانب بڑھایا

کیا ہے یہ... حرم نے سنجیدگی سے پوچھا.. اب اسے شاہ میر کی خاموشی سے کوفت  
..ہونے لگی تھی

...موبائل فون ہے تمہارے لئے خریدا تھا

..حرم نے خاموشی سے پیکٹ تھام لیا... اور اپنے ہینڈ بیگ میں رکھا

وہ جھلائی... میر اس دلہن کے روپ میں بھی اس کی جانب ایک نظر اٹھا کر دیکھنے تک  
کا روادار نا تھا

یہ جانے بغیر کہ وہ تو کب کا اسے جی بھر کر دیکھ کر اب اس کی موجودگی کا احساس اپنی  
روح میں اتار رہا تھا

... مری پہنچ کر وہ اسے اندر کمرے تک چھوڑنے آیا

.. عزیز نے کافی شاندار استقبال کیا تھا ان کا

.. ریلیکس ہو جاؤ حرم اور چلنج کر لو.. مجھے کچھ ضروری کام ہے.. میں ابھی آیا

.. یہ کہہ کر میری جاؤ جا... پیچھے حرم کلس کر رہ گئی

چلنج کیا... بور ہو گئی

شام کے سائے گہرے تھے.. مگر ابھی سے سونا بے وقوفی تھی

اسی لیے وہ یونہی باہر نکلی اور بے اختیار انکیسی کی طرف گئی

یقیناً فرح ادھر ہی ہوگی.. چلو کچھ باتیں کر لوں گی

..وہ آگے بڑھی تو سامنے ہی فرح اپنے چار سالہ بیٹے کو شاید پڑھا رہی تھی

..او شاید دوبارہ کنسیو کرنے والی تھی

اسے دیکھ کر پر جوش سی ہنسی

..اٹھ کر تعظیماً کھڑی ہوئی اور حرم سے مصافحہ کیا

کیسی ہیں آپ؟

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ؟ حرم نے پوچھا تو وہ شرما سی گئی



... میں بالکل ٹھیک... اور جب سے آپ کی شادی کا سنا تو دل سے بوجھ سا اتر گیا  
..... آئیے بیٹھے

... حرم چارپائی پر بیٹھ گئی

... کیسا بوجھ؟ حرم نے پوچھا

مجھے لگا میں نے آگ لگا کر آپ دونوں کا رشتہ توڑ دیا۔ یہ سوچے بغیر کے خدا ہمارے  
عیبوں پر پردہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں میں بھی دوسروں کے عیبوں پر پردہ رکھنے والوں  
.. کو پسند فرماتا ہے

بہر حال جو بھی ہوا... اس دن میں نے شاہ میر صاحب کا الگ ہی روپ دیکھا تھا... وہ  
بہت دکھی تھے.. آپ کو کھونے کے ڈر سے... بہت سدھر چکے تھے.. نہیں تو جو میں نے

غلطی کی تھی بہت بری سزا دیتے مجھے... وہ آپ سے بے تحاشا محبت کرتے ہیں... میں  
... خوش ہوں کہ آپ دونوں ایک ہو گئے

حرم ہنس دی... یہ تو ہے... اور تم سناؤ... تمہارے عزیز صاحب سدھرے کے  
نہیں؟

..ہاہاہاہاہاہا.. وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی... ہاں وہ بھی سدھر گئے.. آپ کچھ کھائیں گی

..بہت شکریہ... میں ویسے ہی ملنے چلی آئی.. اب چلتی ہوں.. گھر فون کرنا ہے  
..یہ کہہ کر حرم انیکسی سے نکلی

مگر سامنے سے شاہ میر آتا دکھائی دیا.. حرم کا چہرہ کھلا

مگر شاہ میر کا اسے انیکسی سے نکلتے دیکھ چہرہ دھواں دھواں ہوا.. اسے لگا حرم پھر فرح سے اسکا کریکٹر سرٹیفکیٹ لینے گئی ہے.. اس سے پوچھنے گئی ہے... وہ سرخ چہرہ لئے.. تیزی سے اندر جا چکا تھا

... حرم بھی نوٹ کر چکی تھی... سو اس کے پیچھے لپکی

وہ اندر بیڈ پر بیٹھا تیزی سے پاؤں جھلا رہا تھا.. جب حرم کمرے میں داخل ہوئی

وہ میں بور ہو رہی تھی.. اس لئے فرح سے ملنے چلی گئی.. وہ اپنے بے بی کو پڑھا رہی تھی.. حرم نے جلدی سے صفائی پیش کی.. مگر بالکل اندازہ نالگا سکی کہ اس کے دل میں کیا چل رہا ہے

...بتنے میں میڈکھانے کے لیے بلانے چلی آئی  
...کچن میں ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ کر خاموشی سے بھی کھایا

...کمرے میں آئے... حرم بیڈ کی جانب بڑھی  
...وہ باہر جانے لگا

..کدھر جا رہے ہیں آپ؟ حرم جھنجھلائی

....ادھر باہر ہی ہوں.. لیپ ٹاپ پہ کچھ کام ہے.. تم سو جاؤ حرم

..وہ کہتا باہر جا چکا تھا... حرم کو اب اس کا سرد سا رویہ یرٹ کر رہا تھا

اسے کیا معلوم وہ تو خود اپنے آپ سے ایک جنگ سی لڑ رہا تھا.. عجیب سی وحشت تھی جو  
..دل و دماغ کو جکڑے ہوئے تھی



قرب آ نہیں سکتا تھا اور دور جانا کسی عذاب سے کم نہیں تھا  
 ..رات بھر طوفانی بارش کے بعد برف باری نے موسم پھر تیخ بستہ کر دیا تھا  
 ..اور حرم میڈم کی نازک سی جان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا  
 ..تیز بخار سے وہ ٹوٹ چکی تھی  
 لگے دو دن وہ بیمار رہی

اور پھر وہ جو حرم کو اس کی سرد مہری کی شکایت ہو رہی تھی.... دیکھا  
 وہ کس قدر تڑپ رہا ہے...دن رات وہ اس کی کئیہ کرنے میں لگا رہا... ہر چھوٹی سے  
 چھوٹی چیز کا خیال رکھ رہا تھا  
 ..رات کو بھی گھنٹوں اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا  
 ..دو تین راتوں سے اس نے حرم کے لئے اپنی نیند چھین، سکون سب برباد کر رکھا تھا



لگے دن وہ کافی بہتر فیل کر رہی تھی.. سو اٹھ کر فریش ہوئی... شاہ میر نے کہا تھا وہ گھومنے چلیں گے

آج پھر وہ مکمل وائٹ ڈریس میں تھی اور شاہ میر کا ضبط آزما رہی تھی

وہ خود بھی تو ڈسپل بوائے سفید شلوار قمیض میں بلیک ویسکوٹ پہنے مردانہ بلیک شال بکندھوں پر گرا لے کوئی معرور وڈیرہ لگ رہا تھا

..تیار ہوئی کچھ ہی دیر میں وہ دونوں گھومنے نکلے

..وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے بازار گھما رہا تھا

۔ ہر طرف قدرت نے حسن بکھیرا تھا

.. وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے رہے

میرا سے اس جگہ کے بارے میں بتا رہا تھا.. اور بات کرتے ہوئے بھی ڈمپل اپنی  
چھب ضرور دکھلا رہا تھا

.. کافی سارے سکول کا لہجہ کے ٹور بھی آئے ہوئے تھے

حرم کو آگ تو تب لگی جب فیروزی یونیفارم میں چند کلج کی لڑکیاں ان دونوں کے پیچھے  
.. ہی ہو لیں اور بڑے بے باک طریقے سے شاہ میر پر ہونٹنگ کرنے لگیں

... ارے وڈیرہ جی۔ ڈمپل بوائے۔ نمبر و ممبر چلیے کیا؟ تو کنیزیں حاضر ہیں

ایک نے تو حد ہی کر دی.. ڈھٹائی اور بے شرمی کی حد تو یہ تھی کہ ان اندھیوں کو وڈیرہ  
.. جی کے پہلو میں چلتی اس کی بیوی کا بھی لحاظ نہ تھا

شاہ میر لاہرواہی سے چلتا رہا.. بھلا ایسی باتوں سے اسے کیا فرق پڑتا تھا.. مگر حرم کا چہرہ  
.. غصے سے لال ٹماڑ ہو چکا تھا

اونہہ.. بد تمیز، بے غیرت... جب سیب خود ہی اپنے آپ کو تھالی میں پیش کر کے کہے  
کہ آؤ مجھے کھا لو.. تو کھانے والے کا کیا قصور... وہ دل میں بڑبڑائی

شاہ میر واپس چلیں... وہ اکتا کر بولی

...تو شاہ میر چپ چاپ واپس آکر گاڑی میں بیٹھا

.. وہ واپس گھر آگئے





وہ کسلمندی سے لیٹی ہوئی تھی.. حلق میں جیسے کانٹے آگ آئے تھے

شاہ میر جانے کہاں تھا

..جگ میں دیکھا.. پانی نہیں تھا وہ شدید بے زار ہوئی.. جگ اٹھا کر کچن کی طرف بڑھی

پانی بھر کر واپس مڑی تھی کہ لاؤنج میں پہنچ کر جگ بری طرح ہاتھ سے پھسلا اور ٹوٹ

کر چکنا چور ہو گیا

..اففف... وہ موٹے کلنچ کے ٹکڑے کو اٹھانے آگے بڑھی

..پانی پہ حرم کا پاؤں پھسلا تھا.. اور اس سے پہلے وہ ٹوٹے کلنچ پر اوندھے منہ گرتی

.....حرم سنبھلو

..میر جو لاؤنج میں ابھی ابھی داخل ہوا تھا بجلی کی سی تیزی سے اس کی جانب بڑھا

...حرم کے پیٹ کے گرد اس کا بازو لپیٹا تھا

..مگر میر کا پاؤں بھی پانی سے پھسل چکا تھا.. وہ بھی توازن برقرار نہ رکھ پایا

..مگر گرتے گرتے وہ حرم کو اپنے اوپر کرچکا تھا.. تاکہ اسے چوٹ نہ لگے

..شیشے کے چند ٹکڑے میر کے بائیں پہلو میں پیوست ہوئے تھے

وہ فوراً اٹھے... واٹ ٹی شرٹ سرخ ہوئی تھی اور حرم کے اوسان خطا... وہ بے تحاشا

بے آواز رو دی

سہارا دے کر اسے بیڈ روم لائی تھی اور بیڈ پر بٹھایا.. اس نے ایک جھٹکے سے ٹی شرٹ اتاری تھی

.. شیشے کے ٹکڑے جسم سے نکلے.. مگر ایک ابھی باقی تھا  
.. خون تواتر سے بہہ رہا تھا

چہرہ اور آنکھیں شدت ضبط سے لال سرخ ہو چکی تھیں

.. حرم نکالو اسے

... مم.. میں... نن.... نہیں.... آپ... میرے... سامنے... کیوں آئے.. وہ جھلائی .

... تمہیں لگتی تو مجھے زیادہ تکلیف ہوتی.. اب رونا بند کرو یا... کچھ ہوا تو نہیں مجھے

..چپ کریں آپ بالکل چپ.. کچھ ہوتا تو تب روتی میں.. حرم نے بری طرح اسے جھڑکا  
تو کئی دنوں بعد اس قاتل ڈمپل کے درشن ہوئے.. حرم نے جان نثار کرنے والے انداز  
..میں اس ڈمپل کو دیکھا

..اونہہ... جادوگر کہیں کے.... وہ دل میں تلملائی

..اچھا نکالو اسے... یار مجھے پین ہو رہا ہے



مرتے کیا نا کرتے.. ڈرتے ڈرتے شیشے کو چھوٹے سے ٹکڑے کو ہاتھ سے کھینچا اور خود  
.. ہی ہلکی سی چیخ مار کر اس سے لپٹ گئی

ظالم، دشمن جاں کیوں ہر مرتبہ اس کا درد خود میں سمیٹ لیتا تھا... کیوں؟

حرم کو احساس بھی نا ہوا کہ وہ شرٹ لیس ہے اور وہ اس کی گردن کے گرد بازو لپیٹے  
اس سے لپٹی ہے.. احساس تو تب ہوا جب شاہ میر کے ہاتھ اپنی کمر کے گرد لپیٹتے  
محسوس ہوئے.. اور اس نے حرم کو خود کے چوڑے کسرتی سینے میں بری طرح بھینچا..  
.. بڑی شدت تھی اس پر حدت لمس میں

وہ کسمسائی.. چہرہ حیا سے سرخ ہوا.. اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کہ اسے دور کرنے کی  
.. کوشش کی

.. شاہ میر نے نرمی سے اسے چھوڑ دیا

.. میں ڈریسنگ کروا کر آتا ہوں.. وہ اٹھا وارڈروب سے شرٹ لی اور باہر نکل گیا

افف کتنی بری ہوں میں.. وہ پھر سے ناراض ہو گئے ہوں گے میرے انہیں خود سے دور کرنے سے.. وہ اس کی ناراضگی کا سوچ کر رونے بیٹھ گئی

دو تین گھنٹے یوچکے تھے اسے گئے

جب فرح کمرے میں داخل ہوئی.... تو وہ روئی روئی سی بھگیے چہرے کے ساتھ تھی  
.. اسے روتا دیکھ کر وہ خاموش سی ہو گئی

حرم میرے ساتھ آؤ... حرم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

...آؤ تو سہی

وہ اس کا ہاتھ تھام کر گھر سے باہر لائی.. دس منٹ چل کر وہ ایک درگاہ کے سامنے  
..کھڑی تھیں

..یہاں فاتحہ پڑھ کر دعا مانگ لو دل کو سکون ملے گا

حرم اندر داخل ہوئی تو دیکھ کر حیران ہوئی کہ شاہ میر پہلے ہی وہاں آنگن میں درخت کے  
بتے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہے

میر کی پیٹھ اس کی جانب تھی اسی لئے میر نے اسے نہیں دیکھا تھا... مگر وہ میر کو بخوبی  
..دیکھ سکتی تھی

..وہ قریب ہوئی

..تبھی ثانیہ اس درگاہ میں داخل ہوئی تھی

اور شاہ میر سلطان کو اس بکھرے سے حلیے میں وہاں دیکھ کر حیران ہوئی.. وہ اس کے قریب آئی.

شاہ میر یہ تم ہو.... شاہ میر سلطان تم یہاں اور ایسے؟ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے شاہ میر تم نے؟.. اس نے بے یقینی سے اسے پکارا  
وہ جوتنے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا.. چونک کر سیدھا ہوا اور اسے سامنے دیکھ کر کرب سے مسکرایا

تمہاری بددعاؤں نے مجھے دیکھو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ثانیہ... دیکھو کیسے عشق میں ایڑیاں رگڑ رہا ہوں.. اور ستم تو یہ کہ اپنی محبت حاصل کر کے بھی بے مراد ہوں.. اسے پا کر بھی ابھی نہیں پاسکا.. عجیب سی وحشت ہوتی ہے مجھے خود سے... گھن آتی ہے...  
... کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی ثانیہ



.. اس کی بات پر ثانیہ تڑپی

میں کون ہوتی ہوں میرے تمہیں معاف کرنے کا کرنے والی.. اس دن وہاں سے جانے کے بعد میں نے انصاف کرتے ہوئے سوچا تو ادراک ہوا کہ میں بھی اس گناہ میں برابر کی شریک تھی.. تم نے زبردستی تو نہیں کی تھی کوئی مجھ سے یا کسی سے بھی... اس لئے صرف تم گناہ گار نہیں تھے ہر وہ قدم گناہ گار تھے جو خود چل کر تم تک آتے تھے میں نے توبہ کی اور آج اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہوں... تم بھی اب بس کردو میرا اور اپنی زندگی میں آگے بڑھو.. پھر بھی اگر تمہاری تسلی ہوتی ہے تو میں نے اپنی ساری بدعائیں واپس لیں اور تمہیں دل سے معاف کیا

یہ کہہ کر وہ جا چکی تھی.. میرے کندھوں سے پہاڑ جتنا بوجھ آخر سرک ہی گیا.. سکون سے آنکھیں موند لیں

.. حرم جو وہاں موجود سب باتیں سن چکی تھی.. پر سکون سی ہو کر واپس پٹی اور گھر آگئی



میرات آٹھ بجے کے قریب لاؤنج میں داخل ہوا تو وہ باہر ہی لاؤنج کے صوفے پر کمفرٹر  
اورھے لیٹی تھی

... حرم جان ... چلو اٹھو اندر چلو

.. وہ صوفے پر کان بند کیے لیٹی رہی... بلکہ پوری طرح کمفرٹر میں منہ دیئے سوتی بن گئی

..اونہہ.. میرے کمرے میں ہونے نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے

بات تک تو کرتے نہیں.. مجھے کیا موت آئی ہے جو اٹھ کے جاؤں اور اندر جا کر گونگی  
..بہری بن جاؤں

...رہیں اکیلے خود ہی.. وہ سخت جھنجھلائی دل میں اپنے آپ سے باتیں کیے جا رہی تھی

جبکہ میر اس کے سر پہ کھڑا کب سے آوازیں دے رہا تھا.. اسے کیا پتا... وہ تو اس کی  
..خوشبو اور موجودگی کا اسے دیکھنے کا آڈیکٹ ہو چکا تھا

اب تو اس کے بغیر ایک پل نا بتایا جاتا کہاں وہ پوری رات اسے سولی پر چڑھانے کے  
..چکروں میں تھی

حرم... اٹھو جان.... وہ قریب ہوا.. مگر وہ ہلی بھی نہیں

....حرم

..میر نے اچانک اس پہ سے کمفرٹر اتارا تھا.. نیچے جھک کر اسے بازوؤں میں بھرا  
 وہ جو صرف سونے کا ٹانگ کر رہی تھی اس کے پر حدت لوپتے لمس اور شدت بھری  
 قربت سے جی جان سے لرزی.. مگر شکر ہے کہ گھنے بال کھلے تھے.. اس کے سینے پہ  
 ..سر ڈھلکا تو بال سامنے آگئے

میر کے گال پر تو ڈمپل اس وقت گہرا ہوا جب اس کی قربت سے گھبرا کر دونوں لرزتے  
 ..ہاتھوں سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں بری طرح جکڑی تھی  
 ..اور اسے پتہ چل گیا کہ میڈم جاگ رہی ہے

..اسے لا کر بیڈ پر لٹایا

..ایک گھنٹا بیڈ پر رکھ کر اس پر جھکا.. دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھے



اب ایسا بھی نہیں ہے جان... کہ تم میرے لئے شجرِ ممنوعہ ہو..... یہ کہہ کر  
..گردن پر جھک کر دہکتے لبوں کا لمس رکھا

..حرم کی روح فنا ہوئی  
...مچل کر اس کے سینے پر ہاتھ لگھے  
....مم...میر.....وہ

کا نشان حرم کی دودھیا گردن پر آیا تھا... وہ پوری love bite بہت جلد اس کے  
جان سے لرزی

بس.... ڈئیر والئی.... میری اتنی سی قربت سے موم کی طرح پگھل رہی ہو.. اگر بہت  
 .. قریب چلا آیا تو کیا کرو گی.. ہاں  
 جزبوں سے بوجھل بھاری گھمبیر لہجہ  
 .. حرم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی  
 .. وہ فوراً اٹھ کر سیدھی ہوئی



.. جلال اس کے سرہانے گم صم سا بیٹھا تھا  
 وہ بھی خالی سی نظروں سے اپنے مسیحا کا اداس چہرہ دیکھ رہی تھی  
 کیونکہ کچھ ہی دیر بعد اسے فوربرین کے میجر آپریشن کے لئے آئی سی یو میں لے کر جانے  
 والے تھے

ادھر پری ویڈیو کال میں اسے دیکھ کر ویر کے بازوؤں میں بکھر رہی تھی  
..ویر نے اس خود میں سمایا ہوا تھا اور اسے تسلی پینے کے لئے اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا

ہمیں پورا بھروسہ ہے ویر کے یہ آپریشن کامیاب ہوگا اس لئے فکر مت کرو اور بھابھی کو  
سنجھالو.. میں فون رکھتا ہوں.. اوکے.. جلال نے پھیکا سا مسکرا کر کہا

اوکے مجھے تم لوگوں پر پورا بھروسہ ہے.. کہہ کر ویر نے فون رکھا.. اور پانی کا گلاس  
پری کے لبوں کے ساتھ لگایا  
اس نے چند گھونٹ پیے

..شاہ... پریمہا ٹھیک تو ہو جائے گی ناں.. اس نے امید بھری نظروں سے ویر کو دیکھا  
 .کیوں نہیں میری جان... ویر نے اپنے لبوں سے اس کے آنسو چنے  
 ..پری نے خود سپردگی کے عالم میں اس کے کشادہ سینے پر سر رکھا  
 ..تو وہ سکون سے مسکرا دیا



..ادھر آؤ حرم... شاہ میر نے اس کے سامنے اپنا چوڑا ہاتھ پھیلایا  
 آج جب جان و روح میں سکون سا تھا تو اسے حرم کے قریب جانے سے کوئی وحشت  
 ..کوئی بے چینی نہیں ہو رہی تھی



ایک مسکراہٹ تھی جو مسلسل چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی.. اور آج اس ڈمپل میں  
ایک شرارت اور جڑبوں کا طوفان سا تھا جو مچل رہا تھا

حرم نے جھجھکتے اس کے ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ تھمایا  
.. وہ اسے باہر آیا

.. لاؤنج میں پہنچ کر اسے ایک پیکیٹ تھمایا

.. حرم کی سوالیہ نظروں کے جواب میں وہ بولا

.. ڈریس ہے میری وائٹ فیری.. میری پسند کا.. جاؤ چیلنج کر کے ریڈی ہو کر آؤ

حرم پیکیٹ تھام کر اندر آئی.. ڈریس کھول کر دیکھا تو وائٹ پیروں تک باربی سٹائل فراک  
.. تھی

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

..ڈریس چنج کیا

شاہ میر کی نظریں سوچ کر شرم سے دوہری ہو گئی کیونکہ وہ وائٹ وچ اس ڈریس میں  
سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔ پھر ہلکا سا ریڈی ہوئی.. اور باہر آئی

..باہر شاہ میر بھی اب بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا  
..اسے لئے باہر آیا

حرم حیران ہوئی۔ باہر لان میں ہلکی ٹھنڈی ہوا میں چار مصنوعی پلر لگا کر اور پھولوں کی  
چھت بنا کر ڈھیر سارے پھولوں کے درمیان کینڈل لائٹ ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا

..وہ ٹیبل تکلف.. حرم روح تک سرشار ہوئی.. شاہ میر نے چئیر پیچھے کر کے اسے بٹھایا

.. اور خود سامنے بیٹھ گیا

.. اس کی پر حد نگاہیں ہٹ نہیں رہی تھیں حرم سے.. حرم کا چہرہ گلال ہوا

تم جانتی ہو حرم کے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں.. میری ہر آتی جاتی سانس میں  
تم بسی ہو.. میری رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہو.. تمہارے بغیر ایک پل بھی.. میں  
.. کبھی اپنے لیے نہیں سوچ سکتا

.. یہ کہتے میر نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا

آج وہ پھر کھل کر اظہار کر رہا تھا اور حرم کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں.. لرزتا  
ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا.. تو شاہ میر نے ایک خوبصورت سی رنگ اس کی انگلی میں  
پہنائی



.. حرم سے نظریں اٹھانا دو بھر ہو رہا تھا

بی ریلیکس جان... آرام سے کھانا کھاؤ.. شاہ میر نے اپنی نظریں ہٹائیں

.. خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا

.. ٹھنڈ کافی بڑھ چکی تھی

. اسی لے میر اس کے قریب گیا.. اسے اپنی بانہوں میں بھرا

. وہ گھبرائی.. مم.... میر... میں خود چل لوں گی

مجھے پتہ ہے جان.. پر آج میں ایک سیکنڈ کے لیے بھی تمہیں خود سے دور نہیں رکھنا

. چاہتا.. چہرے پر شرارتی سی مسکان تھی.. اور حرم کی گھبراہٹ عروج پر

میر اسے لئے کمرے میں داخل ہوا۔ پاؤں سے دروازہ آٹو لاک کیا۔ اور نرمی سے اسے نیچے اتارا۔

.. مگر اسے بازوؤں کی گرفت سے آزاد نہیں کیا

.. کمر کے گرد بازوؤں کا حصار باندھ کر بے خود سا ہو کر اسے سینے میں بھینچا

اس کے بالوں میں منہ چسپے.. بالوں کی خوشبو سانسوں میں اتاری

حرم..... جزبات سے بوجھل بھاری آواز

جج..... جی..... وہ اس کی دہکتی قربت اور پناہوں میں پگھل رہی تھی.. مشکل بولی

میں نے تو اپنی محبت کا اظہار کر دیا.. تم کچھ نہیں کہو گی جان..؟

وہ.... مم. میر... اس سے پہلے وہ کچھ کہتی.. کمر پہ کھلتی زپ سے بے تحاشا گھبرا کر وہ دیوار سے لگی

شاہ میر بے خود اور مدہوش سا اس کے قریب آیا.. ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو گرفت میں لے کر خود میں سمیٹا

دوسرا اس کے بالوں میں الجھایا

.. ملتے سے ماتھا ٹکا کر آنکھیں موندی

.. حرم نے بھی گھبرا کر آنکھیں بند کیں

وہ جسے اس کے دور بہنے کی شکایت تھی اب اس کی اس قدر شدت اور پاگل پن سے  
حرم کی چھوٹی سی جان پر بنی ہوئی تھی

حرم... اجازت ہے.. تمہارے بہت زیادہ قریب آ جاؤں.. اتنے قریب کہ ہم ایک  
.. دوسرے کی روح میں سما جائیں

حرم کی زبان تو وہ اپنی شدتوں سے تالو سے چپکا چکا تھا

.. تڑپ کر اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا

.. حرم کے اوسان خطا ہوئے تھے

میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور ہٹانے کی کوشش کی



مگر وہ اس کے ہاتھ تھام کر دیوار سے لگا چکا تھا  
لمحہ بہ لمحہ میر کے عمل میں شدت آرہی تھی اور حرم سہ نہیں پارہی تھی

میر نے نرمی سے اسے چھوڑا.. پھر اپنی بانہوں میں بھرا... بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر  
... جھکتا چلا گیا

شامیر... حرم نے کانپتے پکارا

وہ جو اس کی گردن کو پور پور محبت کی بارش میں بھگو رہا تھا.. بے خود سا بولا  
... حکم میری جان

... وہ.... میں.. میر نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی

...وہ محبت کا جام پینے اس کے بھیکے لبوں پر جھکتا چلا گیا  
 آج اسے کوئی بہانہ کوئی مزاحمت نہیں چاہیے تھی

...کمرے میں معنی خیز خاموشی تھی  
 ..حرم کو آج ہر حال میں شاہ میر کا دیوانہ پن سہنا تھا



..شاہ زرتین چار دنوں سے اس کی خاموشی اور بے توجہی نوٹ کر رہا تھا

آنکھوں میں ایک اداسی سی تھی جسے وہ چھپانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی

..وہ الجھا ہوا تھا

اس نے کئی بار جب سے وجہ پوچھی اور بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ یہ کہہ کر ٹال گئی  
..کہ اسے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

اب بھی بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں اپنی نوٹس پر ضروری پوائنٹس نوٹ کر رہا تھا.. جب  
..وہ مصروف سی اندر داخل ہوئی

....ہاتھ میں کچھ پیپر تھے

شاہ زریہ میں نے ایک لیڈیز جم جوائن کرنا ہے اس کے رجسٹریشن کے پیپر ہیں پلیز  
..سائن کر دو

..وہ جو مصروف ساتھ.. بغیر دیکھے پیپر سائن کر دیئے

...حب نے سکون کا سانس لیا

..اور جلدی سے پیپر الماری میں اپنی ڈار میں رکھ کر لاک لگا لیا  
وہ شاہ زر کا انتظار کیے بغیر کمفرٹ میں منہ دیئے جلد ہی سو گئی تھی  
..شاہ زر نے پیچھے مڑ کر اسے حیرت سے دیکھا

Strange.....

..وہ تو اس کے بازو پر سر رکھ کر سوتی تھی آج کیا ہوا تھا

.....حب میری جان



شاه زر نے جزبات بوجھل آواز میں اسے پکارا

وہ سوتی بن گئی

شاه زر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچا

جبہ.. دیٹس ناٹ فیئر... میرے قریب آؤ جان.... اپنا آڈیکٹ بنا کر اب ایسے تو نہیں کرو

کمر پر اس کے سر سراتے ہاتھ

جبہ نے اس کے سینے میں منہ دیا

..پلیز شاہ زر... میں تھک گئی ہوں.. سونے دیں مجھے

وہ روہانسی ہوئی

..ہاہاہاہاہاہا.. شاہ زر نے قمقمہ لگایا

...تو جان میں کونسا کہہ رہا ہوں آؤ ڈانس کریں.. سو جاؤ.. مگر میرے بہت قریب

اس کی کوشش کرنے کے باوجود جب نے اس کے سینے سے منہ باہر ناکالا تو وہ بھی  
... سکون سے آنکھیں موندے لیٹ گیا

... اگلا دن بہت عجیب اور بوجھل سا تھا

... شاہ زریونی میں تھا

.. جب جب طبیعت خراب ہے کا بول کر جلد ہی گھر لوٹ آئی تھی

.. وہ گھر واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ جم کا کہہ کر باہر گئی ہے

... تبھی شاہ زر کا فون رنگ ہوا تھا

..ہیلو... شاہ زر نے بے زاری سے کہا

..ہیلو آپ شاہ زر سلطان ہیں... مقابل بھی زرا تیز لہجے میں بولی

جی میں ہی ہوں کیوں؟

میں ڈاکٹر ماریہ ہوں... نمرہ میری دوست ہے اور نمرہ سے جان پہچان ہے میری۔ اسی لئے تمہیں بھی جانتی ہوں۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ نمرہ کا بھائی ہونے کے باوجود تم..اپنی مسز پر اتنا ظلم کیوں کر رہے ہو...کہ اسے آبارشن کے لئے مجبور کرو

واٹ.... شاہ زر بھونچکا رہ گیا... یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کب اور کیسے ہوا یہ... اور حبہ ..کہاں ہے؟ صدمے سے اس کی آنکھیں پھٹیں

او کم آن لتنے انجان مت بنو.. تمہارے سائن کیے ہوئے پیپر میرے ہاتھوں میں ہیں.. اور اب تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کب اور کیسے... یہیں ہے وہ.. اور اس کا کہنا ہے کہ ابھی.. میرے ہزبینڈ نہیں چلتے یہ بچہ مسٹر شاہ زر سلطان تم سے اس قدر گراوٹ کی امید ہرگز نہیں تھی کہ تم اپنی وائف کو اس قدر مجبور کرو اس آبارشن کے لئے

.. واٹ... کیا بکواس کر رہی ہو.. ڈاکٹر.. وہ دھاڑا

.. آواز اونچی کرنے سے سچائی نہیں بدل جائے گی



تو ٹھیک ہے.. میرے آنے تک یہ آبارشن نہیں ہونا چاہیے... میں آگیا تو اس سب کی  
.. ضرورت ہی نہیں پچے گی

فون بند کر کے وہ بھسم کر پینے والے انداز میں الماری کی طرف بڑھا۔ اور اس میں سے  
پسٹل نکالی

نمرہ ہکا بکا جو یہ سب دیکھ اور سن رہی تھی  
.. شاہ زر کی جانب لپکی

کیا ہوا شاہ زر،؟ حبہ کہاں ہے؟ کدھر جا رہے تم؟ کیا کرنے جا رہے ہو؟ وہ اس کا  
.. گرمیابان پکڑ کر چلائی

آکا اس سے اس بے وفائی کا حساب لینے جا رہا ہوں... وہ کیوں نہیں چاہتی میرا بچہ...  
 یہ پوچھوں گا... اور اگر ایسا سچ میں ہے تو میرے بچے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی بھی  
 ... جان دینی ہوگی

یہ کہتا وہ سرخ چہرے اور لال انگارہ آنکھیں لئے وہاں سے طوفان بنا سب کچھ تھس تھس  
 .. کر پینے کے ارادے سے نکلا تھا



صبح میری آنکھ کھلی تو اپنی زندگی کا حسین ترین نظارہ دیکھا  
 اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اب وہ مہبوت سا اپنی وائٹ وچ کو سوتے ہوئے دیکھ رہا تھا

جو اسی کی وائٹ شرٹ میں دنیا جہان سے بیگانہ بچوں جیسی معصومیت چہرے پر  
سجائے اس کے کندھے پر سر ڈھلکائے میٹھی نیند سو رہی تھی

بمفرٹ کندھوں تک لیٹایا ہوا تھا

میر نے اس کے چہرے پر آنے والی شریر بالوں کی لٹوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کر کے  
..کان کے پیچھا اڑسا

..اس کی پر تپش نگاہوں کا ہی اعجاز تھا کہ وہ گہری نیند میں کسمپائی

..میر پھر بے قابو سا ہوا

..زرا سا جھک کر اسے تکیے پر نرمی سے سیدھا کیا اور اس کی شہ رگ پر دہکتے لب بکھے

وہ بری طرح ڈسٹرب ہوئی..... خمار آلود نگاہیں زرا سی واکیں اور اسے دوبارہ خود پر جھکے  
دیکھا تو برا سامنہ بنایا

نرمی سے اسے پیچھے ہٹایا... پلیز شاہ میر... سونے دیں ناں... آپ بہت برے ہیں.....  
..یہ کہہ کر وہ اس کی مخالف جانب کروٹ بدلا چکی تھی

...میر کا ڈمپل شرارت سے گہرا ہوا

.....تو جان تم سؤؤگی اتنی دیر میں کیا کروں گا

..آپ فریش ہو جائیں ناں جا کر.. وہ نیند میں جھلائی



اچھا ہو جاتا ہوں.... میر نے اس کے قریب ہو کر اس کے پیٹ پہ ہاتھ لپٹایا.. اور  
شرٹ کے بٹن شرارت سے تھامے

... میری شرٹ واپس کرو جان میں نے پہننی ہے

... حرم کی نیند بھک سے اڑی تھی.. اسے رات والے موڈ میں واپس آتا دیکھ کر  
... تڑپ کر سیدھی ہوئی.. اور میر کے سینے میں منہ دیئے چھپ گئی  
.. شاہ میر پلیز... وہ روہانسی ہوئی

.. میر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا.. تو اس نے مکا بنا کر میر کی کمر پر دھموکا رسید کیا  
.. اسے اور ہنسی آئی

.. اس کے گرد بازو لپٹا کر سکون سے آنکھیں موند لیں



.. شاہ زر بھسم کر پینے والے انداز میں ہو سپیٹل میں داخل ہوا تھا  
... انٹری کاؤنٹر پر گیا

Yes Sir how may I help you?

.. نرس نے پوچھا

.. حبہ شاہ زر سلطان پیشنٹ کا نیم ہے میں ان کا ہزبینڈ ہوں

مجھے ملنا ہے؟ Where's she?

..... سر سیکنڈ فلور پہ روم نمبر 25

.. شاہ زر اوپر جانے لگا پھر دھواں دھواں چہرہ لئے مڑا

میری مسز کا آبارشن ہو چکا ہے کیا...؟

یس سر... ان کے ساتھ جو ان کی فرینڈ تھیں پتہ نہیں کیوں پر بہت جلدی مچائی  
.. انہوں نے

.. شاہ زر کا دل کیا پوری دنیا کو آگ لگا دے

دل کے بچے ادھیڑ کر رکھ دیئے تھے اس بے وفائے.. بڑی مشکل سے سیکنڈ فلور پر پہنچا تھا..

..جلدی سے کوریڈور میں داخل ہوا  
مگر سامنے کا منظر انتہائی غیر متوقع اور ناقابلِ یقین تھا

..شاہ زر کا دماغ جھنجھنا اٹھا

..حبہ روم نمبر 25 کے باہر بیچ پر سر جھکائے بیٹھی سر پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی

..شاہ زر کا دماغ جھنجھنایا



جانی پہچانی آہٹ پا کر حبہ نے سر اوپر اٹھایا.. خوف سے چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہوا تھا..  
 جی جان سے لرزتی کانپتی کھڑی ہوئی تھی کیونکہ شاہ زر کی آنکھوں میں خون اترتا تھا  
 اور اگر اسے حقیقت پتا چل جاتی تو وہ کیا کر بیٹھتا

کیا کر رہی ہو یہاں تم حبہ شاہ زر سلطان... وہ دھاڑا.. اور اگر تم یہاں ہو تو وہ کونسی مسز  
 .. شاہ زر سلطان ہے جو اندر ہے

وہ دیکھنے اندر کی جانب بڑھا.. مگر اس سے پہلے ہی حبہ ہراساں سی ہو کر اس کے سامنے  
 .. آئی اور اسے گرمیوں سے پکڑا

شاہ زر... خدا کے لیے آپ اندر مت جائیں... پلیز آپ کو خدا کا واسطہ.. وہ اس کے سینے  
 .. پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

شاہ زر نے بازو سے دبوچ کر اسے پیچھے ہٹایا.. دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہوئے  
.. اسے بھی ساتھ ہی گھسیٹا

مگر اندر جو وجود نیم مردہ نیم جان سا بیڈ پر تھا.. اسے دیکھ کر شاہ زر کے سر پر ہوسپیٹل  
..... کی دیواریں گرمی تھیں

.. ایک قیامت تھی جو اس پر گزری تھی

... تانی..... لب کپکپائے

.. سامنے پڑی اکا آپی کی بیٹی نے بھی زرا سا سر گھما کر سامنے شاہ زر کو دیکھا

.. آنسو روانی سے گالوں پر لڑھکے

..کیونکہ شاہ زر کے بالکل پیچھے کھڑی اپنی ماں کو دیکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی

.... اور نمرہ کی تو دنیا اندھیر ہوئی تھی اپنی سترہ سالہ غیر شادی شدہ بیٹی کو وہاں دیکھ کر

..حبہ کے آکا آپی کو دیکھ کر اوسان خطا ہوئے تھے

پھر اتنے دنوں کی بے چینی، بے قرامی بے خوابی اور ٹینشن نے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا لایا تھا

..وہ تیسرا کر شاہ زر کے بازوؤں میں جھول گئی تھی

..حبہ... شاہ زر نے تڑپ کر اسے پکارا

..فورا کمرے میں تانی کے چیک اپ کے لئے آتی نرس کو ڈاکٹر کو بلانے کا بولا

ڈاکٹر آئی... اور حبہ کو ساتھ والے روم میں لانے کا اشارہ کیا۔ شاہ زرا سے اٹھائے

ساتھ والے روم میں آیا.. بیڈ پر لٹایا

. اور خم آنکھیں لئے باہر نکل گیا

.. آخر یہ ہو کیا رہا تھا ان کے ساتھ

. جلدی سے تانی کے روم میں آیا

. مگر دروازے کے پیچھے رک گیا وہ چاہتا تھا کہ تانی اپنی ماں کو کھل کر ساری بات بتائے

. ابھی چار دن پہلے ہی تو وہ آئی تھی ان کے پاس

. اسے اب یاد آیا کہ حبہ تقریباً جب سے تانی آئی تھی تب سے ہی پریشان تھی



..نمرہ اس کے سرہانے بیٹھی۔ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

میری بچی۔ مجھے بتاؤ تمہارے ساتھ کیا ہوا کیونکہ مجھے اپنی بیٹی اور اپنی تربیت پر پورا .. بھروسہ ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میری بیٹی کوئی غلط کام نہیں کرے گی

مما وہ .... اور پھر تانی اپنے اوپر گزرنے والی وہ ظلم کی داستان سنانے لگی جو اس کے باپ کے ہوتے ہوئے اس پر گزر چکی تھی

نمرہ اور ان کے شوہر فواد میں کافی عرصے سے ناراضگی چل رہی تھی اور دونوں الگ تھے .. اور ستم تو یہ کہ انھوں نے دوسری شادی ایک جرمن لڑکی سے کر لی تھی

تانی کو کچھ عرصے کے لئے اپنے پاس لے کر گئے تھے

بڑی منت سماجت کے بعد

اور اپنی بیٹی کی حفاظت بھی نہیں کر پائے.. اس جرمن بیوی کے درندے بھائی نے  
.. موقع دیکھ کر ظلم کا نشانہ بنایا تانی کو

.. اور پھر وہ ادھر اپنی ماں کے پاس آئی اپنا سب کچھ لٹا کر

مما جس دن میں آئی.. میں خودکشی کرنے والی تھی.. کچن میں..... میں اپنا گلا کٹنے والی  
تھی کہ حبہ مامی نے دیکھ لیا... اور مجھے ایسا کرنے سے روک لیا.. وہ بہت روئیں اور  
.. لگے دن میرا میڈیکل کروایا

مگر جب انھیں یہ پتہ چلا تو وہ بھی ہل گئیں تھیں اندر سے.. لیکن میری لائف سپوئل  
.. نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں

اسی لیے انھوں نے یہ کیا

۔ ماما میں جینا نہیں چاہتی... مر جانا چاہتی تھی

۔ مگر میرا کلاس فیلو کی آیا ماما کے پاس.. جسے میں ادھر فون پہ سب کچھ بتا چکی تھی

.. اس نے حبہ ماما سے کہا کہ وہ کچھ بھی ہو جائے مگر مجھ سے شادی کرے گا

حبہ ماما نے اس سے کوئی بات نہیں چھپائی.. اس نے کہا کہ وہ مجھے ہر حال میں قبول کر لے گا... اسی لئے حبہ ماما کی سپورٹ کی وجہ سے آج میں زندہ ہوں نہیں تو میں نے تو جینے کی امید ہی چھوڑ دی تھی... ماما

بتانی نے ہچکیوں کے درمیان خود پر بیٹی سنائی

... میری بچی... نمرہ تڑپ ہی تو گئی تھی

اور پھر فون کر کے فواد کو فوراً ہو سپیٹل آنے کا بولا  
 . تمہیہ کیا تھا کہ وہ اس دندے کو اب جیل پہنچا کر ہی دم لیں گی  
 اور فواد کا بھی گریبان پکڑیں گی جو اپنی بیٹی کی حفاظت بھی نہ کر پائے؛

حبہ کی کوششوں نے ایک معصوم زندگی موت کی نظر ہونے سے بچالی تھی

شاہ زر سلطان جو کچھ ہی لمحوں پہلے اس بے وفا سے بے وفائی کا حساب لینے اور اسے  
 مارنے آیا تھا... اب نم آنکھیں لئے کھڑا اسی پر فخر محسوس کر رہا تھا

مسٹر شاہ زر سلطان.... ڈاکٹر نے پکارا.. دوسرے روم میں آئیں.. وہ خاموشی سے ڈاکٹر  
 .... کے ساتھ حبہ والے روم میں آیا



اس کے قریب گیا... جب نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں

مسٹر شاہ زر یہ پرگینٹ ہیں.. پر بہت ویک ہیں.. آپ ان کے گھر والوں اور ہزبینڈ کو  
بول دینا کے ان کی بہت زیادہ کئیر کریں... میں میڈیسنز اور ڈائٹ چارٹ بنا کر دے  
..دوں گی

میں ابھی آتی ہوں

..یہ کہہ کر وہ باہر جا چکی تھیں

جبہ کا چہرہ گلابی ہوا.. اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا.. شاہ زر اس کے سرہانے بیٹھا.. اور نرمی  
..سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

اور اگر میری شیرنی کو یہ پتہ چل جائے کہ میں پسٹل لے کر اسے مارنے آیا تو.....  
..لا حول ولا قوۃ... میرا منہ توڑ دے

حبہ.... میری جان کیوں کیا ایسے؟ مجھ سے شہر تو کیا ہوتا.. کیوں اکیلے اپنی جان پر سہا یہ  
سب؟

آپ ناراض ہیں مجھ سے؟ بازو ہٹا کر پوچھا

کوئی اپنی زندگی سے بھی بھلا ناراض ہو سکتا ہے.... لیکن میں ڈر گیا تھا.. تمہیں لے  
...کر... کہ تمہیں کچھ ہو نہ جائے.. اور ہمارے بے بی کو لے کر

آپ کو کیسے پتہ چلا اس سب کے بارے میں...؟ بے بی کے نام پر حبہ شرم سے  
..دوہری ہوئی

وہ چھوڑو جان اور بات مت گھماؤ... ہمارے بے بی کے بارے میں مجھے کیوں نہیں  
بتایا...؟

شاہ زر مجھے بھی ابھی پتہ چلا ناں.... وہ روہانسی ہوئی۔ اور اس کے سینے میں لال ٹماٹر  
منہ چھپایا۔

I'm proud of you my love.... My life

.... تم نے جو کچھ بھی کیا بہت اچھا کیا

... شاہ زر نے جھک کر اس کے سر پر عقیدت سے بوسہ لیا



وہ سب گھر واپس آئے تھے

نمرہ نے فواد صاحب کو حقیقت بتا کر خوب زلیل کیا تھا

وہ بہت شرمندہ ہوئے

فوراً کاروائی کی گئی

وہ درندہ بھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھا

علیحدگی نہیں ہوئی تھی نمرہ اور فواد کی... اس حادثے نے ان دونوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا

... اور تمام گلے شکوے دھو ڈالے تھے



وکی آکر ان سے ملا تھا

اچھے گھرانے کا سلجھا ہوا لڑکا تھا مگر گھر میں ایک دادی کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا۔

نمرہ نے ان دونوں کا نکاح کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور رخصتی تعلیم مکمل ہونے کے بعد

حادثے کہیں بھی کسی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر حبہ اور وکی جیسے لوگ آس پاس ہوں تو زندگی کی نئی اور خوبصورت شروعات ممکن بن جاتی ہے

نمرہ کو اپنے انتخاب حبہ پر فخر محسوس ہوا۔ اور پھر اس کی جانب سے بھی خوشی کی خبر..... نے پورا گھر خوشیوں سے بھر دیا

... کیونکہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔ تانی آہستہ آہستہ زندگی کی جانب لوٹ رہی تھی

حبہ آنکھیں موندے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی.. جب شاہ زر دودھ کا گلاس  
.. اور میڈیسنز لئے اندر داخل ہوا

. دودھ کا گلاس دیکھ کر حبہ نے برا سا منہ بنایا.. شاہ زر نے دانتوں تلے لب دبایا  
سوئیٹ ہارٹ... جلدی سے یہ فنش کرو... اب میں برگر کے پیچ میں تو میڈیسن رکھ کر  
... چنے سے رہا تمہیں

.. شاہ زر نے چھیڑا... وہ تلملائی

شاہ زر مجھے نہیں پینا.. پہلے ہی ابکائیاں لے لے کر نڈھال ہو چکی تھی اور پھر دودھ اور  
.. اوپر سے میڈیسن

... مگر شاہ زر نے زور زبردستی سے اسے میڈیسن دے ہی دی

..وہ کڑوے کڑوے منہ بنا رہی تھی جب شاہ زر کو بہت ہنسی آئی

...وہ پھر بھنا اٹھی

میں اتنی تکلیف میں ہوں اور آپ کو ہنسی سوجھ رہی ہے

..مسٹر شاہ زر سلطان آج تو میں یہ ڈمپل بالکل نہیں چھوڑوں گی

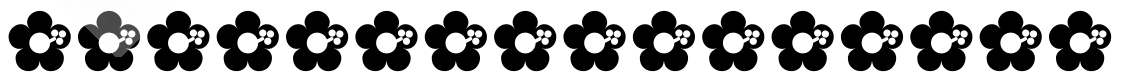
اس نے بول کر ایک مرتبہ پھر اس کی شرٹ کالر سے دبوچی اور ڈمپل کو دانتوں سے  
کاٹا

شاہ زر نے آنکھیں بند کیں.. تو میں کونسا کہہ رہا ہوں میری جان.... بیشک بالکل بھی نا  
..چھوڑو مجھے

یہ کہہ کر اس نے حبہ کا دوپٹہ سائیڈ پر رکھا تھا اور اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹا کر  
 .. مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا  
 .. حبہ بوکھلائی

شاہ..... اور آگے بولنے سے پہلے ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے  
 .. کر اس کی بولتی بند کر چکا تھا  
 .. نرمی سے اسے لے کر بیڈ پر گرا تھا

.. اس کے ارادے بھانپ کر حبہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی  
 . مگر اب اس شیرنی کا اپنے شیر کی دہکتی سلگتی گرفت میں سے نکل پانا ناممکن تھا  
 .. اسی لئے چپ چاپ اس کی شدتیں اور پور پور برستی محبتیں برداشت کرنے لگی





پری کی آنکھ کھلی تھی.. آدھی رات کا وقت تھا.. بیڈ ٹولا تو دوسرا حصہ سونا تھا  
.. وہ گھبرا کر اٹھی

شاہ..... شاہ... جھلا کر آوازیں دیں

ویر جو کہ سڈی میں لیپ ٹاپ پر ضروری فائلز چیک کر رہا تھا پری کی گھبرائی آواز سن  
.. کر تیزی سے روم کی طرف بھاگا

واٹ ہسپنڈ... پری میری جان.. پین ہو رہا ہے.. ہو سپیٹل چلیں کیا؟ وہ اس کے  
قریب آکر بیٹھا.. اور ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرا

نہیں شاہ.... ابھی تو دو ماہ باقی ہیں... مجھے آپ کے بغیر ڈر لگتا ہے.. اور آپ یہی کرتے ہیں میرے ساتھ.. مجھے اکیلا چھوڑ کر سٹڈی میں چلے جاتے ہیں.. میں سمیع لالہ کو بول کر اس سٹڈی کو ہی آگ لگوا دوں گی.. وہ برا سا منہ بنا کر بولی

ویر کا ڈمپل گہرا ہوا.. پری مہبوت سی ڈمپل کو دیکھے گئی اور پھر شہادت کی انگلی اس .. خوبصورت گڑھے پر رکھ کر اسے چھوا اور محسوس کیا

ویر زور سے ہنسا.... وہ پھر جھلائی

جی بلکل... جانتی ہوں آپ اس ڈمپل کی نمائش ہی اس لئے کرتے ہیں کہ میرا غصہ کم ہو جائے اور آپ کی جان چھوٹ جائے... پر آج میں آپ کو سزا دوں گی.. کیونکہ میں نے کل بھی وارن کیا تھا کہ ایسے مجھے چھوڑ کر مت جایا کریں میں ڈر جاتی ہوں

میری جان چھوڑ کر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا... میں تو اس لئے سڈی میں جاتا ہوں کہ تم ڈسٹرب نا ہو.. اور مجھے ایک بات تو بتاؤ؟ میری جان کو نیند میں بھی کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں بیڈ پر نہیں ہوں.. کیا میری قربت میری جان کو نیند میں بھی محسوس ہوتی ہے اور نیند میں بھی بہت ضروری ہے؟

وہ شرارت سے بولا تو پری بوکھلائی

اور ایک اور بات اس گھر میں سزا چنے کا اختیار تو بس میرا ہے اس لئے خود کو بھی میں ہی سزا دوں گا.. اور میری سزا یہ ہے کہ سڈی میں جانے کے بدلے میں اپنی جان کو... ڈھیر سارا پیار کروں

یہ کہہ کر ویر نے اس کا بھرا بھرا وجود بانہوں میں بھرا تھا.. اور اس کے چہرے کے  
 ..ایک ایک نقش پر محبت کی مہر ثبت کرنے لگا  
 وہ کسمائی

..شاہ... آپ چیئنگ کر رہے ہیں.. یہ سزا تو نا ہوئی.. وہ ویر کی چالاکي پر جھنجھلائی

یس... میری جان یہ میرے لئے جزا ہے.. اب شرافت کا مظاہرہ کرو. اور چپ چاپ  
 ..بیٹھی رہو.. خود بلایا ہے مجھے اپنے قریب... وہ اس کی گردن میں منہ دئے بولا

..کہ جاؤں واپس سڈی میں؟ ویر نے چھیڑا  
 ..اونہہ جائیں تو سہی... میں..... پری نے دانت تلے لب دبایا



تو کیا..... کیا میں؟

میں یہ ڈسپل کھا جاؤں گی... پری اطمینان سے بولی  
..ویر نے قہقہہ لگایا

کھا جاؤ... نہیں ایسا کرو پورا کا پورا کھا جاؤ مجھے۔ وہ شرارت سے اور قریب ہوا... اور اس  
..کے لبوں پر جھکا

چند لمحوں میں ہی پری کے اوسان خطا ہو چکے تھے  
...ویر نے نرمی سے اسے چھوڑا.. اور پھر شرارت سے جھکنے لگا  
..شاہ پلینز..... پری نے جھلا کر اسی کے سینے میں منہ چھپا لیا

...ویر نے اپنی روح تک سکون اترتا محسوس کیا



..حرم صبح جلدی جلدی اپنی پیکنگ کر رہی تھی  
..کیونکہ آج انھیں واپس جانا تھا

..تبھی شاہ میر روم میں داخل ہوا تھا.. ڈمپل میں پھر وہی دنیا جہان کی شرارت تھی

میر کی شرارتوں سے جب اس کی بوکھلاہٹیں عروج پر ہوتیں تو وہ کس قدر حسین لگتی  
تھی یہ تو شاہ میر کا دل ہی جانتا تھا

اب بھی وہ دروازہ لاک کر چکا تھا  
.. حرم میری جان..... گھمبیر آواز پر حرم اچھلی

جج... جی.... اس کے ہاتھ پیروں میں میر کے اس شرارتی لہجے سے پسینے چھوٹ جاتے  
تھے...

...یار جانے سے پہلے میری ایک اور فرمائش پوری کر دو ناں پلیز  
.....کک... کیا

وہ یہ ڈریس پہن کر دکھاؤ مجھے.. اس نے پیکٹ آگے بڑھایا

حرم نے پیکٹ تھاما.. شاہ میر آپ بہت برے ہیں... قہ روہانسی ہوئی

ہاں جانتا ہوں میری جان ... مگر صرف اور صرف تمہارے معاملے میں .. تم خوبصورت ... ہی اتنی ہو کہ مجھے برا بننے پر مجبور کرتی ہو۔ ڈارلنگ

اس کے بہکتے قدم حرم کی جانب بڑھے  
.. اس سے پہلے ہی وہ پیکٹ لئے واش روم میں گھس کر لاک لگا چکی تھی  
.. شاہمیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

حرم کی سٹی تو اس وقت گم ہوئی جب پیکٹ کھول کر دیکھا .. کیونکہ وہ کوئی ڈریس نہیں  
.. ریڈ کلر کا نائٹ ڈریس تھا

جو تھا تو پیروں تک مگر اوپر سے بازو سرے سے تھے ہی نہیں ... بس ڈوریاں تھیں جو  
.. کندھوں پر باندھنی تھیں



مگر اس کے اوپر اسی کپڑے کی لونگ جیکٹ بھی تھی

۔ شاہ میر یہ کیا ہے... اس نے دروازہ کھولا اور سخت جھلائی

۔ میر نے دانتوں تلے لب دبایا

...پلیز حرم..... پہن کے دکھاؤ ناں

... اس نے دروازہ بند کیا.. وہ ڈریس پہنا اور اوپر لونگ ریڈ جیکٹ پہن کر مطمئن ہو گئی

۔ اب باہر کیسے جائے

میر نے کافی دیر انتظار کیا.. جب وہ باہر نا آئی تو بے حد شرارت سے اچانک دروازہ کھول  
.. کر اندر داخل ہوا

.. وہ جو دم سادھے کھڑی تھی.. ایک دم اچھلی.. اس سے پہلے زمین بوس ہوتی  
... میر اسے بازوؤں میں بھر چکا تھا  
.. اسے باہر لے کر آیا

... شاہ میر پلیر... اس نے ہاتھوں میں چہرہ چھپایا

کیا؟ کچھ بھی نہیں یہ دیکھو کتنی حسین لگ رہی ہو... اس نے ڈریسنگ کے پاس اتار کر  
اسے اس کے ہاتھ آنکھوں سے ہٹائے.. اور کمر سے اس کو تھاما

..آج تو ریڈ وچ لگ رہی ہے میری جان..... میر نے چھیرا تو وہ ہتھ سے اکھڑ گئی  
 شاہ میر کتنے بد تمیز ہیں آپ ایک تو میں نے اتنی مشکل سے یہ ڈریس پہنا اوپر سے آپ  
 مجھے ہی جادو کرنی کہہ رہے ہیں.. میں بولوں گی ہی نہیں آپ سے

ہاں تو ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں میں... میر نے بے خود اور مدہوش سا ہوتے اس کے  
 ..بالوں میں منہ دیا.. جادو ہی تو ہے میری جان.. جو میرے سر چڑھ کر بولتا ہے  
 یہ کہہ کر میر نے اس کے کندھے سے جیکٹ ہٹائی تھی.. یہ جادو ہی تو ہے کہ مجھے پھر  
 اپنا بھی ہوش نہیں رہتا.. اور دھکتے لب اس کے کندھے پر رکھے

..حرم کی جان پر بن گئی تھی

....شاہ میر... پلیز... پیکنگ

...نو.... میری جان... ابھی نہیں

..یہ کہہ کر وہ اس کے وجود میں گم ہوتا چلا گیا تھا



پریمہا کا آپریشن ہو چکا تھا اور لگے بارہ گھنٹے اس کے لئے قیمتی اور بے حد حساس تھے کیونکہ ان گھنٹوں میں اس کا ہوش میں آنا بہت ضروری تھا

نہیں تو وہ کومے میں جا سکتی تھی

مر سکتی تھی



ایک اور جان تھی جو پل پل یہ گھنٹے اپنی جان پر جھیل رہی تھی

ڈاکٹر جلال کے لب بس دعا کے لیے ہل رہے تھے کہ اسے ہوش آجائے کیونکہ آپریشن تو  
.. کامیاب رہا اور اگر اسے ہوش آجاتا ہے تو وہ ایک نارمل زندگی گزار سکتی تھی

... اگر ہوش آتا تب

..... اب تو انتظار تھا جو کرنا تھا انھیں



جلال کی رگوں میں زندگی اور سرخوشی خون بن کر دوڑی تھی جب پریمہ نے آہستگی سے  
اپنی آنکھیں کھولیں تھیں

تشکر کے احساس سے اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں  
.. پریمہ نے بھی زرا سا مسکرا کر اپنے مسیحا کو دیکھا

پورے ہو سپیٹل میں حیرت کی ایک لہر دوڑی تھی.. کیونکہ یہ ایک میریکل ہی تھا کہ پریمہ  
.. کے اتنے بڑے آپریشن کے بعد وہ اتنی جلد ہوش میں آگئی تھی

.. جلال نے ویڈیو کال ملائی تھی

.. پلو شہ نے پریمہ کو ہوش میں آتا دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

.. جسے وہ پورا کرنے چلا تھا

... اب بہت جلد پریمہ نے ٹھیک ہو جانا تھا

پلو شہ بے تحاشا خوش تھی



نواب حیدر جو احساس جرم سے پل پل افیت میں تھا پل پل ترپتا تھا حافظ سعید اور فوزیہ  
.. بیگم کے سامنے اپنے جرم کا اقرار کر چکا تھا

کیونکہ اب تو پری کو بھی پتہ چل چکا تھا اور وہ باپ سے ملنا اور اس کی شکل بھی دیکھنا  
.. پسند نہیں کرتی تھی

حافظ سعید، فوزیہ بیگم اور مامی پری سے مل آتے تھے مگر اسے اجازت نہیں تھی سلطان  
.. مینشن میں قدم رکھنے کی

فوزیہ بیگم کو بھی چپ لگ گئی تھی.. نواب کے گناہوں کا سایہ ان کے گھر کی خوشیاں  
.. اور سکون نکل گیا تھا برباد کر چکا تھا

مگر جب سے پری نے بتایا کہ پریمہا کا علاج ہو چکا ہے اور وہ جلد ہی ٹھیک ہو کر لندن  
سے واپس آنے والی ہے شاہ ویر سلطان کی عزت ان کی نظروں میں اور بڑھ گئی تھی

ویر کو روح تک سکون سا ملتا تھا جب فوزیہ بیگم اسے بیٹا بول کر اس کا ماتھا چومتی  
.. تھیں

... نواب اندر ہی اندر گھل رہا تھا.. اسی لئے ایک دن ہمت کر کے سلطان مینشن کیا تھا



پری سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔ بیٹی تھی کب تک دل پتھر کیے رکھتی باپ کے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ ویر سلنے آیا تو اس کے سلنے بھی ہاتھ جوڑے

میرے سلنے ہاتھ مت جوڑو نواب حیدر... کیونکہ میں نے یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے... اب وہ جانے اور تم.. اپنی بخشش اب اللہ سے مانگو.. یہ کہہ کر ویر نے بات ہی ختم کر دی تھی.. اور وہاں سے چلا گیا

مگر نواب حیدر اندر ہی اندر ختم ہو رہا تھا.. کھوکھلا ہو چکا تھا.. روح پر بوجھ تھا.. اور پھر یہ.. بوجھ ان کے دل کو نگل گیا تھا.. جب ایک رات وہ دل..... دورے پر نکلا اور انھیں.. لگے جہان پہنچا گیا

... ایک مرتبہ پھر پری کی چیخیں سلطان مینشن میں گونجیں تھیں.. پری کو سنبھالنا مشکل ترین ہو چکا تھا

ویر نے نواب حیدر کی میت کو کندھا دیا تھا... حافظ سعید بھی اس کا ظرف دیکھ کر  
.. حیران ہوئے تھے

. غم چاہے جتنا مرضی بڑا ہو وقت اسے مندل کر ہی دیتا ہے



فوزیہ بیگم اور روپ اس کا سایہ بنی ہوئیں تھیں کیونکہ کبھی بھی اس کی طبیعت خراب  
.. ہو سکتی تھی

..ویر.... فوزیہ بیگم کو مستقل سلطان مینشن ہی لے آیا تھا

اب بھی وہ لاؤنج میں بیٹھے تھے... کیونکہ

.. ابھی ابھی حبہ، شاہ زر اور جلال پریمہا کو لندن سے واپس لے کر آئے تھے

.. پلوشہ اور فوزیہ کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے

.. کیونکہ وہ ... تھوڑی سی اٹکتی تھی مگر اب پریمہا بول پارہی تھی.. اور چل بھی رہی تھی

.. سر پر ابھی صرف ایک انچ بال ہونے کی وجہ سے سر سکارف سے بالکل ڈھانپا ہوا تھا

سادہ سی ہاف وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں وہ مسکراتی سیدھا کسی کہ دل میں  
اتر رہی تھی

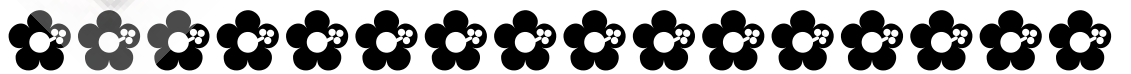
ویر... جلال کی بے چین نگاہیں نوٹ کر چکا تھا.. اور من ہی من شرارت سے ہنس رہا تھا کیونکہ جلال کے ناک میں دم کرنے کی چابی جو ہاتھ لگ چکی تھی... جس نے بچپن سے کوئی موقع نا چھوڑا تھا اسے پریشان کرنے کا

سلطان مینشن میں ہر طرف سے خوشیاں دستک دے رہی تھیں کیونکہ حرم اور حبہ کی... جانب سے بھی خوشخبری تھی

ویر بے تحاشا خوش تھا آج زیب سے کیا وعدہ وفا کر چکا تھا کہ اپنا اور چھوٹے بھائیوں کا.... ہر طرح سے خیال رکھے گا

اور آج وہ سب خوش تھے.. مطمئن اور پرسکون تھے

.. ادھر لندن میں نمرہ بھی فواد اور تانی کے ساتھ بے حد خوش تھی





..رات کے ایک بجے کا وقت تھا جب درد سے بے تحاشا بے چین پری کی آنکھ کھلی تھی

....شاہ.. وہ سسکی... شاہ

..ویر جو کہ گہری نیند میں تھا اس کے ایک مرتبہ ہلانے پر گھبرا کر اٹھ بیٹھا

کیا ہوا پری... تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے.. میں روپ ماما کو بلا کر لاتا ہوں.. پھر  
..ہوسپٹل چلتے ہیں

..ویر نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

..وہ جانے لگا پری نے درد سے تڑپ کر اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑی

..ویر نے اس کی پیٹھ تھپتھا کر اسے حوصلہ دیا

... میں ابھی آیا میری جان ... حوصلہ رکھو

..... پھر چند لمحوں میں ہی وہ سب ہو اسپتال میں موجود تھے

..ویر بے چینی سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا

.. جب چند گھنٹوں بعد ڈاکٹر نے بیٹا ہونے کی نوید سنائی تھی

..ڈاکٹر میری وائف ... ویر نے بے چینی سے پوچھا

..وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں ... مبارک ہو مسٹر شاہ ویر سلطان

.... تھینکس ڈاکٹر



سب ہو سپیٹل میں تھے.. پریمہا کی بے چینی حد سے سوا تھی۔ وہ لاؤنج میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی

..جب جلال لاؤنج میں داخل ہوا

...مس پریمہا آپ اتنی پریشان کیوں ہیں.. وہ جلد ہی آجائیں گے بخیر و عافیت

..وہ.... مم..... مجھے..... ہو..... ہو سپیٹل... جانا ہے

جلال نے اس کے کپکپاتے لب غور سے دیکھے... دن والے حلیے میں وہ اس کی جان کا ...آزار بن چکی تھی

..چلیں میں لے کر چلتا ہوں

بس ہو چکی تھی اس کی.. اب تو وہ اس کی دل و جان کی اس کی دھڑکنوں کی تمنائیں چکی  
.. تھی

گاڑی میں خاموشی تھی.. پریمہ اس معنی خیز خاموشی کا مطلب اچھے سے سمجھ رہی تھی  
مگر کہاں وہ لندن کا اتنا بڑا ڈاکٹر اور کہاں وہ ابھی زبان سے لڑکھڑاتی اور بالوں سے  
محروم.... گہنائی ہوئی.. اسی لئے نظر انداز کر رہی تھی

وہ تو علاج کہ دوران ہی اس کے سچے اور منہ بولتے جزیروں کو سمجھ چکی تھی

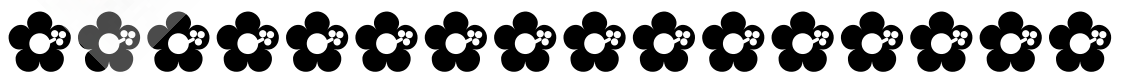
مس پریمہ... مجھ سے شادی کریں گی... آخر جلال بول ہی پڑا

..... پریمہ نے پہلو بدلہ.. مم..... مگر



مجھے پتہ ہے آپ خود کو لے کر احساس کمتری کا شکار ہیں۔ مگر یہ تو مجھ سے پوچھئے کہ آپ میرے لیے کیا ہیں اور کس قدر ضروری ہیں۔ آپ میرے لیے اس قدر ضروری ہیں کہ اگر آج آپ نے انکار کیا تو یہ آپ کا مسیحا ٹوٹ جائے گا۔ بکھر جائے گا یا شاید مر ہی جائے۔

اللہ... نن.... نہ.... کرے..... پریمہ اس کی باتوں سے دہل گئی  
... تو بس پھر مجھے اقرار چاہیے کہ آپ میری زندگی میں شامل ہو رہی ہیں  
۔ پریمہ نے کھڑکی کی طرف منہ کر کے دانتوں تلے لب دباتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا  
۔ جلال اس کی اس ادا پر کھل کے مسکرایا



اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا سب مرے جا رہے تھے جو نیئر شاہ ویر سے ملنے کے لیے

مگر وہ ویر تھا.. جس کا سب سے پہلے حق بنتا تھا

.. اور شاہ ویر سلطان اپنا حق وصولنا جانتا تھا

.. سب سے پہلے روم میں داخل ہوا

.. وہ آنکھیں موندے نڈھال سی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی

ساتھ ہی کاٹ میں ننھا فرشتہ بالکل شاہ ویر کی کاربن کاپی دنیا جہان سے بے خبر سو رہا تھا

اس نے جھک کر جونئیر کے ماتھے پر بوسا لیا.. وہ کسمسایا اور ماں کی طرح کیوٹ اور برا سا  
 .منہ بنایا تو ویر کا ڈمپل بہت گہرا ہو گیا  
 .اس دشمن جاں کے قریب بیٹھا  
 .جھک کر عقیدت سے ماتھے پر لب بکھے  
 ..تو اس نے آنکھیں کھولیں

تھینک یو سوچ میری جان... مجھے اتنا بڑا گفٹ پینے کے لیے.. وہ اس کے لبوں پر جھکنے  
 .لگا جب پری نے بے تحاشا گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا  
 شاہ کوئی آجائے گا.... وہ روہانسی ہوئی

ہمم.. یہ تو ہے... مگر گھر پر اپنے روم میں تو کوئی نہیں آئے گاناں.. یہ جونئیر کی وجہ سے  
 تمہیں ڈھیل ملی ہوئی تھی مگر اب تو میں اپنی جان کو سانس لینے کا موقع بھی نہیں پینے

والا.. کافی عرصہ سے جان چھوٹی ہوئی تھی مجھ سے مگر اب تو ایک ایک پل کا حساب  
لے کر بیٹھا ہوں میں

.. اس کی باتوں پر پری کانوں تک سرخ ہوئی  
شاہ... کاش آپ اتنے بولڈ ناں ہوتے.. پری نے ویر کی کمر میں دھموکا رسید کیا تو وہ قہقہہ  
لگا کر ہنس پڑا

.. پھر سب اندر آئے تھے

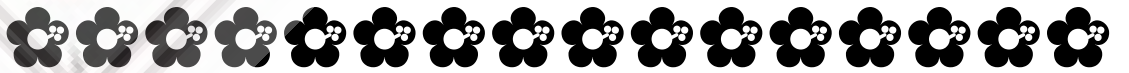
شاہ زر مجھے دیں اسے... جبہ چلائی.. کیونکہ کافی دیر سے جونئیر پر شاہ زر نے قبضہ جمایا  
ہوا تھا



نو... میں تو اسے حرم بھابھی کو دوں گا... تاکہ یہ تم جیسا جنگلی بننے کی بجائے حرم  
بھابھی جیسا کولڈ ماسٹڈ بنے

شاہ زر نے چھیڑا.. جس سے حرم اور میر تو مسکرا اٹھے.. مگر حبہ کو آگ لگی  
.. کولڈ ماسٹڈ یا ڈرپوک..... مجھے دیں تاکہ میرے جیسا بریو ہو  
... روپ اور فوزیہ ان کی نوک جھونک انجوائے کر رہے تھے  
پریمہ... پلو شہ کے سرہانے لگی بیٹھی تھی.. اور جلال کی نظروں سے خائف ہو رہی  
.. تھی

پھر خوشیوں سے دامن بھرے وہ سب سلطان مینشن واپس گئے تھے



..آج پھر سلطان مینشن میں گہما گہمی تھی

..آج پریمہا اور جلال کے نکاح کے بعد انھوں نے لندن چلے جانا تھا

....نکاح ہو چکا تھا

وہ سب سوائے حبہ اور حرم کے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی... انھیں چھوڑنے  
..ایئر پورٹ گئے تھے

..ویر نے اشارہ کیا

..میر، شاہ زر روپ اور فوزیہ بیگم سلطان مینشن آگئے

..جبکہ ویر پری کے ساتھ گاڑی میں کسی دوسرے راستے پر گامزن تھا

شاہ ہم کہاں جا رہے ہیں... گھر چلیں ناں شاہ ذل پریشان کر رہا ہو گا حرم اور حبہ کو

..ابھی تین ماہ کا تو ہے

اسے ویر کی نظریں بوکھلانے پر مجبور کر رہیں تھیں.. جو ریڈ ساڑھی میں اونچے سے جوڑے  
.. کے ساتھ آج شاہ ویر کے لئے سراپا امتحان بنی رہی تھی

ہم کہاں جا رہے ہیں یہ تو سرپرائز ہے میری جان اور رہی بات جو نئیر کی تو ڈونٹ وری  
... اسے اس کی نانو اور دادی سنبھال لیں گے.. آج بس میرا اور تمہارا دن ہے  
نہیں دن نہیں بلکہ رات ہے... ویر بے حد شرارت سے بولا پری کی ریڑھ کی ہڈی میں  
.. سر سر اہٹ ہوئی

.. مارگلہ کے پہاڑ پر گاڑی ایک چھوٹے سے کٹیج کے پورچ میں داخل ہوئی تھی  
.. ویر اترا اور پری کی جانب کا دروازہ کھول کر اس کی جانب ہاتھ بڑھایا  
.. پری نے ہاتھ تھاما

.. پورا کٹیج جیسے گلابوں سے بھر دیا گیا تھا

....پھولوں سے بنی راہ گزر پر چل کر وہ اندر ائے تھے

...چھوٹے سے لاؤنج میں کھانا کھایا

..پھر ویر نے اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا... اور لے کر ایک روم میں داخل ہوا

وہ کمرہ جیسے عجلہ عروسی کے لیے سجایا گیا تھا

..ہر طرف پھولوں کی مسجور کن خوشبو تھی جو روح کو معطر کر رہی تھی

..پری کے اوسان خطا ہوئے

...شش... شاہ.... یہ سب

..تمہارے لیے میری جان.. جذبات سے بوجھل گھمبیر آواز

..نیچے اتار کر بانہوں میں جکڑا



..اور گردن پر دھکتے لب بکھے

...شاہ وہ

ا شششششش... آج کچھ مت بولو میری جان.. بس مجھے اور میری محبت محسوس کرو.. جو

..کہ ہم بس ایک ہی مرتبہ محسوس کر پائے

... لیکن اب اور دوری نہیں.. میری جان

یہ کہہ کر ویر نے اسے اٹھایا اور سفید جالی ہٹا کر اس گول بیڈ پر لٹا کر خود اس پر حاوی

..ہوا

.. اس کی گردن کو پور پور محبت سے بھگویا

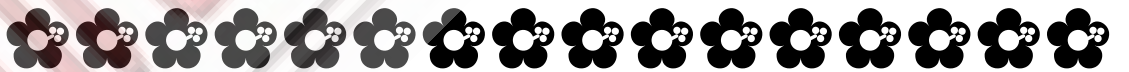
..زرا سا اس سے دور ہو کر اپنی شرٹ اتاری

اور اس کے لبوں پر جھکا.... پری کی سانسوں کی خوشبو اپنے سینے میں اتاری

پری اس کی دہکتی سلگتی قربت میں پگھل رہی تھی.. روح فنا تو تب ہوئی جب ویر نے اس کا پلو ہٹا کر اسے سینے میں بھینچا.. اور زرا سا اوپر اٹھا کر اپنے ہاتھ اس کی زپ اور ڈوری میں الجھائے

پری نے گھبرا کر ویر کے سینے میں منہ چھپا لیا

..قطرہ قطرہ پگھلتی رات میں ویر نے اسے اپنی محبتوں اور شدتوں میں پور پور بھگویا اور دنیا بھلا دی



..وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی جب شاہ زرنے آکر اس کا بھرا بھرا وجود بانہوں میں بھرا

..میری جھانسی کی رانی کا موڈ آف ہے یا الہی خیر

ہٹے پیچھے مجھے بات نہیں کرنی آپ سے... میری اتنی طبیعت خراب تھی اور مجھے چھوڑ  
کر چلے گئے...؟ وہ جھلائی

ہاں تو کیا کروں موٹی ہو گئی ہو.. میں نے کہا کوئی سمارٹ سی لڑکی ڈھونڈتا ہوں.. افیئر  
..چلانے کے لیے.. شاہ زر کا ڈمپل گہرا ہوا

آج سبز رنگ کی ہلکے کادار سی فراک میں وہ بار بار اس کی دل کی دھڑکن بے ترتیب  
کرتی رہی

مگر اسے پٹا کر اس کا الوہی روپ دیکھنا بھی ضروری تھا

..وہ جو سیونٹھ منٹھ پر یگنٹ تھی.. غصے اور صدمے سے جھنجھٹا ٹھی

..شاہ زر.. وہ چلائی.. میں چھوڑوں گی نہیں آپکو

شاہ زر قہقہے لگا کر ہنس پڑا.. جب وہ اسے مارنے اس کی جانب لپکی اور بری طرح  
..کارپٹ میں الجھی مگر اس سی پہلے کہ گرتی دو مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا تھا

..شاہ زر کی مستی سیکنڈوں میں ہوا ہوئی تھی

..نرمی سے اٹھا کر اسے بیڈ پر لٹایا

..وہ سوں سوں کرنے لگی

افف یہ دیکھو میری ماں..... اس نے ہاتھ جوڑے.. مزاق کر رہا تھا.. میری اور میرے  
..باپ کی توبہ جو کبھی دوبارہ ایسی بات کی



واقعی حب نے ایک ادا سے آنسو صاف کیے.. اور تیزی سے ہاتھ جوڑتے شاہ زر کی تصویر  
اپنے موبائل میں کھینچ لی

.. شاہ زر ہکا بکا اس کی کاروائی دیکھتا رہ گیا  
حب چڑیل یہ پک فوراً ڈلیٹ کرو.. وہ اس کی جانب لپکا  
نہیں کروں گی.. وہ تڑخ کر بولی

اچھا تو پھر بھگتو... یہ کہہ کر شاہ زر نے اسے اپنی دہکتی گرفت میں لیا تھا  
.. اور اس کے لبوں پر شدت سے جھکا تھا

..چند پلوں میں ہی وہ اس نازک سی جان کو نڈھال کر چکا تھا

حبہ نے بے تحاشا گھبرا کر اسی کی پناہوں میں خود کو چھپا لیا



.. حرم جو نیئر پر جھکی ہوئی تھی.. وہ کاٹ میں میٹھی نیند سو رہا تھا  
جب پیچھے سے آکر میر نے اسے گرفت میں لیا.. وہ اچھلی.. وہ آج بھی شاہ میر کی بھڑکتی  
سلگتی قربت سے دہل جایا کرتی تھی

.. اوں.... ہوں.... حرم جان سنبھال کر یا.. ہمارا بے بی ڈسٹرب ہو جائیے گا  
.. میر نے اس کے پیٹ پر نرمی سے ہاتھ رکھے

آپ بھی تو مجھے ڈراپتے ہیں شاہ میر... وہ مڑ کر برا سا منہ بنا کر بولی.. اور اس کے کشادہ  
.. سینے پر سر رکھا

... میر کا ڈمیل گہرا ہوا

... ویسے حبہ بولتی تو سی ہے

کیا؟

بہی کہ تم ڈرپوک ہو..... وہ شرارت سے بولا

.. حرم جھلائی

.. جی نہیں میں تو نہیں ہوں

اچھااااا.... تو پھر مجھ سے زیادہ تو یہ جونئیر لکی ہے جسے میری بیوی خود ہی کب سے پیار

یکے جا رہی تھی

....اگر نہیں ہو ڈرپوک تو زرا اپنے ہی کو پیار کر کے دکھاؤ تو مانوں تمہاری بریوری

۔ شاہ میر... پلیز... وہ تو اپنے ہی جال میں پھنس چکی تھی

Come on Jan do it....

۔ وہ اسے اکسارہا تھا... اچھا میں آنکھیں بند کرتا ہوں

میر نے آنکھیں بند کیں

اس نے گھبراتے جھجھکتے میر کا کالر مٹھی میں جکڑا اور پیروں پر اونچا ہو کر اس کے  
۔ ہاتھ پر لب رکھے

۔ میر نے دانتوں تلے لب دبایا

... اس سے زیادہ کی امید تم سے کی بھی نہیں جا سکتی ڈیر واٹھی



...اور اسے خود میں بھیج لیا



یہ خوبصورت منظر سلطان مینشن کے لاؤنج کا ہی تھا  
جہاں حرم اور حبہ اپنی شیطان کی نانیوں کو سنبھالنے کے چکروں میں پاگل ہو چکی  
...تھیں

حبہ کی دو سال کی بیٹی مطربہ شاہ زر سلطان  
اور حرم کی ڈیڑھ سال کی ربیع شاہ میر سلطان

جب کے شاہ ذل سلطان باپ کی طرح ایسے مزاج ہی کا بچہ تھا کہ جب تک پرسکون رہتا  
تب تک تو راوی چین ہی چین لکھتا

.... مگر جب اس کی من مرضی نا ہوتی تو وہ قہر ڈھاتا تھا کہ الامان الحفیظ

پری بھی گھبرا جاتی تھی

.. وہ سب یہیں موجود تھے.. سنڈے کا دن تھا

اسی لئے وہ آفت کی پرکالہ اپنے اپنے ڈیڈ کی اور بڑے پاپا کی موجودگی میں زیادہ پھیل رہیں  
تھی

.. روپ اور فوزیہ بیگم ان کہ صدقے واری جا رہیں تھیں

پاس بیٹھے دادا حاتم نے بھی ان کو بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی

پری، حرم اور حبہ دانت پیستی کچن کا رخ کر چکی تھیں

شاہ ویر سلطان نے ہنسی دباتے ہوئے ایک پرسکون سی لمبی سانس اپنی روح تک کھینچی  
اور جونئیر شاہ ویر سلطان کی طرف متوجہ ہو گیا  
..جو کب سے ڈیڈ ڈیڈ پکار رہا تھا

ختم شد

Search on Google ( Urdu Novels Ghar )  
For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>